كَنزُ الإِنَابَة

فِي

مَنَاقِبِ الصَّحَابَة

﴿صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل و مناقب﴾

❁❁❁

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

مِنہاجُ القرآن پبلیکیشنز

365-ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 5168514، 3-5169111

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 7237695

www.Minhaj.org - www.Minhaj.biz

www.MinhajBooks.com

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

جملہ حقوق بحقِ تحریکِ منہاج القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب	:	كنز الإنابة في مناقب الصحابة
تالیف	:	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
تحقیق و تخریج	:	فیض اللہ بغدادی، حافظ ظہیر احمد الاِسنادی
زیرِ اِہتمام	:	فریدِ ملّت رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk
مطبع	:	منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور
اِشاعتِ اَوّل	:	اپریل 2006ء
تعداد	:	2,200
قیمت	:	200 روپے

❁ ❁ ❁

نوٹ: ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تمام تصانیف اور خطبات و لیکچرز کے آڈیو / ویڈیو کیسٹس، CDs اور DVDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لئے **تحریکِ منہاج القرآن** کے لئے وقف ہے۔

(ڈائریکٹر منہاج القرآن پبلی کیشنز)

sales@minhaj.biz

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

بسم الله الرحمن الرحيم

مَوْلَايَ صَلِّ وَ سَلِّمْ دَآئِمًا أَبَدًا

عَلَى حَبِيبِكَ خَيرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

نَبِيُّنَا الآمِرُ النَّاهِي فَلَا أَحَدٌ

أَبَرَّ فِي قَوْلِ لَا مِنْهُ وَلَا نَعَمِ

﴿صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيهِ وَ عَلَى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَ بَارِکَ وَسَلَّمَ﴾

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش
www.MinhajBooks.com

حکومتِ پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔ا) ۴-۱/۸۰ پی آئی وی، مؤرّخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومتِ بلوچستان کی چِٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل و ایم ۴ / ۷۰-۹۷-۳-۷، مؤرّخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومتِ شمال مغربی سرحدی صوبہ کی چِٹھی نمبر ۲۴۴۱۱-۶۷ این۔ا / اے ڈی (لائبریری)، مؤرّخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛ اور حکومتِ آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چِٹھی نمبر س ت / اِنتظامیہ ۶۳-۸۰۶۱/۹۲، مؤرّخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصنیف کردہ کتب تمام سکولز اور کالجز کی لائبریریوں کے لئے منظور شدہ ہیں۔

www.MinhajBooks.com

فہرس

الرقم	الأبواب	الصفحة
۱	مَنَاقِبُ صَحَابَةِ الرَّسُوْلِ ﷺ ﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام ﷺ کے مناقب﴾	۲۱
۲	مَنَاقِبُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِيْقِ ﷺ ﴿حضرت ابوبکر صدیق ﷺ کے مناقب﴾	۵۷
۳	مَنَاقِبُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ ﴿حضرت عمر بن خطاب ﷺ کے مناقب﴾	۱۰۳
٤	مَنَاقِبُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ ﷺ ﴿حضرت عثمان بن عفان ﷺ کے مناقب﴾	۱۵۱
۵	مَنَاقِبُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ﷺ ﴿حضرت علی بن ابی طالب ﷺ کے مناقب﴾	۱۸۹
٦	جَامِعُ مَنَاقِبِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ ﷺ ﴿خلفاء راشدین ﷺ کے جامع مناقب﴾	۲۵۳

www.MinhajBooks.com

الصفحة	الأبواب	الرقم
٢٨٥	مَنَاقِبُ الْمُهَاجِرِيْنَ ﴿مہاجرین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مناقب﴾	٧
٣٠٧	مَنَاقِبُ الْأَنْصَارِ ﴿انصارِ مدینہ کے مناقب﴾	٨
٣٥١	مَنَاقِبُ أَهْلِ بَدْرٍ وَالْحُدَيْبِيَةِ ﴿اہلِ بدر اور اہلِ حدیبیہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے مناقب﴾	٩
٣٦٥	مَنَاقِبُ الْعَشْرَةِ الْمُبَشَّرَةِ ﴿عشرہ مبشرہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مناقب﴾	١٠
٣٨٧	مَنَاقِبُ الصَّحَابِيَاتِ رضي الله عنهن ﴿مناقب صحابیات رضی اللہ عنہن﴾	١١
٤٠١	مصادر التخريج	☆

www.MinhajBooks.com

فہرس

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
١	الْبَابُ الْأَوَّلُ:	
	مَنَاقِبُ صَحَابَةِ الرَّسُوْلِ رضی اللہ عنہم	٢١
	﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مناقب﴾	
١	فَصْلٌ فِي كَوْنِ قَرْنِ الصَّحَابَةِ خَيْرَ الْقُرُوْنِ ﴿صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ کا سب سے بہترین زمانہ ہونے کا بیان﴾	٢٣
٢	فَصْلٌ فِي قَوْلِ الرَّسُوْلِ ﷺ طُوْبَى لِمَنْ رَآنِي ﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی زیارت کرنے والے مؤمنین کے لئے خوشخبری کا بیان﴾	٢٩
٣	فَصْلٌ فِي أَنَّ الصَّحَابَةَ أَمَنَةٌ لِأُمَّتِهِ ﷺ ﴿صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا آپ ﷺ کی امت کے لئے سببِ امان ہونے کا بیان﴾	٣٣

www.MinhajBooks.com

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
٤	فَصْلٌ فِي أَمْرِ النَّبِيِّ بِالْمُحَافَظَةِ عَلَى أَصْحَابِهِ ﷺ ﴿حضور نبی اکرم ﷺ کا اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محافظت کا حکم دینے کا بیان﴾	٣٧
٥	فَصْلٌ فِي التَّوَسُّلِ بِأَصْحَابِهِ ﷺ لِلْفَتْحِ ﴿آپ ﷺ کے صحابہ کرام کے توسّل سے حصولِ فتح کا بیان﴾	٤١
٦	فَصْلٌ فِي تَحْرِيمِ سَبِّ أَصْحَابِهِ ﷺ ﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو برا بھلا کہنے کی ممانعت کا بیان﴾	٤٥
٧	فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ أَصْحَابِهِ ﷺ ﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے جامع مناقب کا بیان﴾	٥٢
٢	الْبَابُ الثَّانِي:	
	مَنَاقِبُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رضی اللہ عنہ ﴿حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مناقب﴾	٥٧

www.MinhajBooks.com

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
١	فَصْلٌ فِيمَا يَتَعَلَّقُ بِاسْمِهِ وَنَسَبِهِ وَكَوْنِهِ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الرِّجَالِ وَأَوَّلَ مَنْ جَمَعَ الْقُرْآنَ ﴿حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے نام و نسب، مَردوں میں سب سے پہلے اسلام لانے اور سب سے پہلے مُدوِّن قرآن ہونے کا بیان﴾	٥٩
٢	فَصْلٌ فِي مَنْزِلَتِهِ رضی اللہ عنہ عِنْدَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ﴿حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے مقام و مرتبہ کا بیان﴾	٦٥
٣	فَصْلٌ فِي أَنَّهُ كَانَ أَشَدَّ النَّاسِ حُبًّا لِلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ﴿حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شدید محبت کا بیان﴾	٧١
٤	فَصْلٌ فِي أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتَّخَذَهُ صَاحِبًا لَهُ وَرَفِيقًا وَنَائِبًا وَوَزِيرًا ﴿حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو اپنا ساتھی، دوست، نائب اور وزیر قرار دینا﴾	٨١

www.MinhajBooks.com

الرقم	الأبواب و الفصول	الصفحة
٥	**فَصْلٌ فِي مُصَاحَبَتِهِ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْغَارِ وَالْمَزَارِ** ﴿حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا رفیق غار و مزار ہونے کا بیان﴾	۸٦
٦	**فَصْلٌ فِي مَكَانَةِ أَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہ فِي الْآخِرَةِ** ﴿روزِ آخرت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے مقام و مرتبہ کا بیان﴾	۸۸
۷	**فَصْلٌ فِي جَامِعِ صِفَاتِهِ وَمَنَاقِبِهِ رضی اللہ عنہ** ﴿حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی جامع صفات اور مناقب کا بیان﴾	۹۳
۳	**اَلْبَابُ الثَّالِثُ:** **مَنَاقِبُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ** ﴿حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے مناقب﴾	۱۰۳
۱	**فَصْلٌ فِيْمَا يَتَعَلَّقُ بِإِسْلَامِهِ رضی اللہ عنہ** ﴿حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قبولِ اسلام کا بیان﴾	۱۰۵

www.MinhajBooks.com

الصفحة	الأبواب والفصول	الرقم
۱۰۸	فَصْلٌ فِي مَنْزِلَتِهِ رضی الله عنه عِنْدَ النَّبِيِّ صلی الله علیه وآله وسلم ﴿حضور نبی اکرم صلی الله علیه وآله وسلم کی بارگاہ میں حضرت عمر رضی الله عنه کے مقام و مرتبہ کا بیان﴾	۲
	فَصْلٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صلی الله علیه وآله وسلم: لَوْ كَانَ نَبِيٌّ بَعْدِي لَكَانَ عُمَرُ ﴿فرمان رسول صلی الله علیه وآله وسلم: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر ہوتا﴾	۳
۱۱۶	فَصْلٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صلی الله علیه وآله وسلم: إِنَّ الشَّيْطَانَ يَفِرُّ مِنْ ظِلِّ عُمَرَ ﴿فرمانِ رسول صلی الله علیه وآله وسلم: شیطان عمر کے سائے سے بھی بھاگتا ہے﴾	٤
۱۲۱	فَصْلٌ فِي تَبْشِيرِ النَّبِيِّ صلی الله علیه وآله وسلم لَهُ بِالْجَنَّةِ ﴿حضور نبی اکرم صلی الله علیه وآله وسلم کا حضرت عمر رضی الله عنه کو جنت کی بشارت دینے کا بیان﴾	٥
۱۲٦	فَصْلٌ فِيمَا وَرَدَ لَهُ مِنَ الْفَضْلِ مِنْ مُوَافَقَتِهِ رضی الله عنه لِلْوَحْيِ	٦

www.MinhajBooks.com

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
	﴿حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کے مطابق نزولِ وحی الٰہی کا بیان﴾	
۷	فَصْلٌ فِي جَامِعِ صِفَاتِهِ وَ مَنَاقِبِهِ رضی اللہ عنہ	۱۳۵
	﴿حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جامع صفات اور مناقب کا بیان﴾	
٤	اَلْبَابُ الرَّابِعُ:	
	مَنَاقِبُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ	۱۵۱
	﴿حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے مناقب﴾	
۱	فَصْلٌ فِي مَكَانَتِهِ رضی اللہ عنہ عِنْدَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	۱۵۳
	﴿حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مقام و مرتبہ کا بیان﴾	
۲	فَصْلٌ فِي اخْتِصَاصِهِ بِأَنَّهُ أَشَدُّ الْأُمَّةِ حَيَاءً	۱۵۷
	﴿حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا امت میں سب سے زیادہ حیادار ہونے کا بیان﴾	
۳	فَصْلٌ فِي تَبْشِيْرِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لَهُ بِمُرَافَقَتِهِ فِي الْجَنَّةِ	۱۵۹

www.MinhajBooks.com

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
	﴿حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے جنت میں رفاقتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشارت کا بیان﴾	
٤	فَصْلٌ فِي اخْتِصَاصِ كَوْنِهِ ذَا النُّوْرَيْنِ	١٦٣
	﴿حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے ذوالنورین کے لقبِ خاص کا بیان﴾	
٥	فَصْلٌ فِي اخْتِصَاصِهِ بِإِقَامَةِ يَدِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَقَامَ يَدِهِ فِي بَيْعَةِ الرِّضْوَانَ	١٦٩
	﴿حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیعت رضوان میں اپنے دستِ مبارک کو دستِ عثمان قرار دینے کا بیان﴾	
٦	فَصْلٌ فِي إِعْلَامِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إِيَّاهُ بِاسْتِشْهَادِهِ	١٧٥
	﴿حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہادت کی خبر دینے کا بیان﴾	
٧	فَصْلٌ فِي جَامِعِ صِفَاتِهِ وَ مَنَاقِبِهِ رضی اللہ عنہ	١٨٠
	﴿حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی جامع صفات اور مناقب کا بیان﴾	

www.MinhajBooks.com

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
٥	**اَلْبَابُ الْخَامِسُ:**	
	مَنَاقِبُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه ﴿حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے مناقب﴾	١٨٩
١	**فَصْلٌ فِي كَوْنِهِ رضي الله عنه أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ وَ صَلَّى** ﴿حضرت علی رضی اللہ عنہ کی قبولِ اسلام اور نماز پڑھنے میں اولیت کا بیان﴾	١٩١
٢	**فَصْلٌ فِي مَكَانَتِهِ رضي الله عنه عِنْدَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم** ﴿حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں قرب اور مقام و مرتبہ کا بیان﴾	١٩٥
٣	**فَصْلٌ فِي كَوْنِهِ رضي الله عنه مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ** ﴿حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اہلِ بیت میں سے ہونے کا بیان﴾	٢٠٩
٤	**فَصْلٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ** ﴿فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے﴾	٢١٥

www.MinhajBooks.com

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
٥	فَصْلٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: مَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَبْغَضَ عَلِيًّا فَقَدْ أَبْغَضَنِي ﴿حبِ علی رضی اللہ عنہ حبِ مصطفیٰ ﷺ اور بغضِ علی رضی اللہ عنہ بغضِ مصطفیٰ ﷺ ہونے کا بیان﴾	٢٣٠
٦	فَصْلٌ فِي مَكَانَتِهِ رضی اللہ عنہ الْعِلْمِيَّةِ ﴿حضرت علی رضی اللہ عنہ کے علمی مقام ومرتبہ کا بیان﴾	٢٣٦
٧	فَصْلٌ فِي جَامِعِ صِفَاتِهِ وَمَنَاقِبِهِ رضی اللہ عنہ ﴿حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جامع صفات اور مناقب کا بیان﴾	٢٣٩
٦	**الْبَابُ السَّادِسُ:**	
	جَامِعُ مَنَاقِبِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ رضی اللہ عنہم ﴿خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے جامع مناقب﴾	٢٥٣
١	فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ رضی اللہ عنہم ﴿خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے جامع مناقب کا بیان﴾	٥٥٢

www.MinhajBooks.com

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
٧	**اَلْبَابُ السَّابِعُ:**	
	مَنَاقِبُ الْمُهَاجِرِيْنَ	٢٥٨
	﴿مہاجرین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مناقب﴾	
١	**فَصْلٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَءًا مِنَ الْأَنْصَارِ**	٢٨٧
	﴿فرمانِ رسول ﷺ: اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا﴾	
٢	**فَصْلٌ فِي دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ لِلْمُهَاجِرِيْنَ**	٢٩٠
	﴿حضور نبی اکرم ﷺ کا مہاجرین کے لئے دعا فرمانے کا بیان﴾	
٣	**فَصْلٌ فِيْمَا جَاءَ فِي فَضْلِهِمْ**	٢٩٥
	﴿فضیلتِ مہاجرین کا بیان﴾	
٤	**فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِهِمْ**	٣٠٠
	﴿مہاجرین صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کے جامع مناقب کا بیان﴾	

www.MinhajBooks.com

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
٨	**الْبَابُ الثَّامِنُ:**	
	مَنَاقِبُ الْأَنْصَارِ	٣٠٧
	﴿انصارِ مدینہ کے مناقب﴾	
١	**فَصْلٌ فِي حُبِّ الْأَنْصَارِ مِنَ الإِيْمَانِ**	٣٠٩
	﴿انصار سے محبت علامتِ ایمان ہونے کا بیان﴾	
٢	**فَصْلٌ فِي نُصْرَةِ الْأَنْصَارِ لِلنَّبِيِّ ﷺ**	٣١٤
	﴿انصار کا حضور نبی اکرم ﷺ کی مدد و نصرت کرنے کا بیان﴾	
٣	**فَصْلٌ فِي دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ لِلْأَنْصَارِ وَلِأَبْنَائِهِمْ وَنِسَائِهِمْ**	٣٤٠
	﴿حضور نبی اکرم ﷺ کا انصار اور ان کی اولاد و ازواج کے لئے دعا فرمانے کا بیان﴾	
٤	**فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ الْأَنْصَارِ**	٣٤٣
	﴿انصار صحابہ رضی اللہ عنہم کے جامع مناقب کا بیان﴾	

www.MinhajBooks.com

الصفحة	الأبواب و الفصول	الرقم
	الْبَابُ التَّاسِعُ:	۹
۳۵۱	**مَنَاقِبُ أَهْلِ بَدْرٍ وَالْحُدَيْبِيَةِ**	
	﴿اہلِ بدر اور اہلِ حدیبیہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے مناقب﴾	
۳۵۳	**فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ أَهْلِ بَدْرٍ وَالْحُدَيْبِيَةِ**	۱
	﴿اہلِ بدر اور اہلِ حدیبیہ صحابہ کے جامع مناقب کا بیان﴾	
	الْبَابُ الْعَاشِرُ:	۱۰
۳۶۵	**مَنَاقِبُ الْعَشْرَةِ الْمُبَشَّرَةِ**	
	﴿عشرہ مبشرہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مناقب﴾	
۳۶۷	**فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ الْعَشْرَةِ الْمُبَشَّرَةِ**	۱
	﴿عشرہ مبشرہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے جامع مناقب کا بیان﴾	
	الْبَابُ الْحَادِي عَشَرَ:	۱۱
۳۷۸	**مَنَاقِبُ الصَّحَابِيَاتِ** رضي الله عنهن	
	﴿مناقب صحابیات رضی اللہ عنہن﴾	
۳۸۹	**فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ الصَّحَابِيَاتِ** رضي الله عنهن	۱
	﴿صحابیات رضی اللہ عنہن کے جامع مناقب کا بیان﴾	
۴۰۱	**مصادر التخريج**	❁

www.MinhajBooks.com

اَلْبَابُ الْأَوَّلُ:

مَنَاقِبُ صَحَابَةِ الرَّسُوْلِ رضی اللہ عنہم

﴿حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مناقب﴾

www.MinhajBooks.com

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

١۔ فَصْلٌ فِي كَوْنِ قَرْنِ الصَّحَابَةِ خَيْرَ الْقُرُوْنِ

{صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانے کا سب سے بہترین زمانہ ہونے کا بیان}

١/ ١۔ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، قَالَ عِمْرَانُ: فَلَا أَدْرِي أَذَكَرَ بَعْدَ قَرْنِهِ قَرْنَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ إِنَّ بَعْدَكُمْ قَوْمًا يَشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ وَ يَخُوْنُوْنَ وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ وَ يَنْذُرُوْنَ وَلَا يُوْفُوْنَ. يُظْهَرُ فِيْهِمُ السِّمَنُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالطَّحَاوِيُّ.

’’حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سب سے بہتر میرا زمانہ ہے پھر جو ان کے بعد ہوں گے اور پھر جو ان کے بعد ہوں گے۔ حضرت عمران رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے یاد نہیں کہ اپنے زمانے کے بعد دو زمانوں کا ذکر فرمایا یا تین کا۔ (پھر فرمایا:) پھر تمہارے بعد ایسی قوم آئے گی کہ وہ گواہی دیں گے حالانکہ ان سے گواہی طلب نہیں کی جائے گی۔ وہ خیانت کریں گی حالانکہ وہ امین نہیں بنائے جائیں گے۔ وہ نذریں مانیں گے اور ان کو پورا نہیں کریں گے اور ان پر چربی چڑھی ہو گی۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری اور امام طحاوی نے روایت کیا ہے۔

٢/ ٢۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنُ الَّذِيْنَ

الحديث رقم ١: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل أصحاب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ٣/ ١٣٣٥، الرقم: ٣٤٥٠، والطيالسی فی المسند، ١/ ١١٣، الرقم: ٨٤١، وابن الجعد فی المسند، ١/ ١٩٦ الرقم: ١٢٨٩، والطحاوی فی شرح معانی الآثار، ٤/ ١٥١۔

الحديث رقم ٢: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: ←

يَلُوْنِي ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ. ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ. ثُمَّ يَجِيئُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِيْنَهُ وَيَمِيْنُهُ شَهَادَتَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمایا: میری امت کے بہترین لوگ وہ ہیں جو اس قرن (زمانہ) میں ہیں جو میرے قریب ہے، پھر وہ لوگ ہیں جو ان کے قریب ہیں، پھر وہ لوگ ہیں جو ان کے قریب ہیں، ان کے بعد ایسے لوگ آئیں گے جن میں سے کسی ایک کی شہادت اس کی قسم پر سابق ہوگی اور اس کی قسم اس کی شہادت پر سابق ہوگی۔'' اس حدیث کو امام مسلم اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۳/۳۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ قَالَ: اَلْقَرْنُ الَّذِي أَنَا فِيْهِ. ثُمَّ الثَّانِي. ثُمَّ الثَّالِثُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا کہ کون سے لوگ بہتر ہیں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سب سے بہتر لوگ اس زمانے کے ہیں جس میں، میں موجود ہوں اس کے بعد دوسرے زمانے کے اور اس کے بعد تیسرے زمانے کے۔'' اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

------ فضل الصحابة، ٤/١٩٦٢، الرقم: ٢٥٣٣، وابن أبی شيبة فی المصنف، ٦/٤٠٤، الرقم: ٣٢٤٠، وأبو يعلی فی المسند، ٩/٤٠، الرقم: ٥١٠٣.

الحديث رقم٣: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضل الصحابة، ٤/١٩٦٥، الرقم: ٢٥٣٦، و أحمد بن حنبل فی المسند، ٦/١٥٦، الرقم: ٢٥٢٧٢، و ابن أبی شيبة فی المصنف ٦/٤٠٤، الرقم: ٣٢٤٠٩، و ابن أبی عاصم فی السنة، ٢/٦٢٩، الرقم: ١٤٧٥.

٤/ ٤۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنُ الَّذِيْنَ بُعِثْتُ، فِيْهِمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، وَاللهُ أَعْلَمُ أَ ذَكَرَ الثَّالِثَ أَمْ لَا؟ قَالَ: ثُمَّ يَخْلُفُ قَوْمٌ يُحِبُّوْنَ السَّمَانَةَ. يَشْهَدُوْنَ قَبْلَ أَنْ يُّسْتَشْهَدُوْا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے بہترین لوگ اس زمانہ کے ہیں جس میں میں مبعوث ہوا ہوں پھر وہ لوگ ہیں جو ان کے قریب ہیں اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ آپ نے تیسرے زمانے کا ذکر کیا یا نہیں پھر ایک ایسی قوم آئے گی جو فربہی کو پسند کریں گے وہ شہادت طلب کئے جانے سے پہلے شہادت دیں گے۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٥/ ٥۔ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حَصِيْنٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنُ الَّذِيْنَ بُعِثْتُ، فِيْهِمْ، ثُمَّ الَّذِيْنُ يَلُوْنَهُمْ، قَالَ: وَلَا أَعْلَمُ أَذَكَرَ الثَّالِثَ أَمْ لَا، ثُمَّ يَنْشَأُ أَقْوَامٌ يَشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ، وَيَخُوْنُوْنَ وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ، وَيَفْشُوْ فِيْهِمُ السِّمَنُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

الحديث رقم٤: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضل الصحابة، ٤/ ١٩٢٣، الرقم: ٢٥٣٤، و أحمد بن حنبل فى المسند، ٢/ ٢٢٨، الرقم: ٧١٢٣، والشوكاني فى نيل الأوطار، ٩/ ٢٠٨.

الحديث رقم٥: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: الفتن، باب: ماجاء في القرن الثالث، ٤/ ٥٠٠، الرقم: ٢٢٢٢، وأبوداود فى السنن، كتاب: السنة، باب: في فضل أصحاب رسول الله ﷺ، ٤/ ٢١٤، الرقم: ٤٦٥٧، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٤/ ٤٤٠، وابن حبان فى الصحيح، ١٥/ ١٢٣، الرقم: ٦٧٢٩.

وَقَالَ أَبُوعِيسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں میرے زمانہ بعثت کے لوگ بہتر ہیں پھر ان سے متصل زمانے کے لوگ راوی کہتے ہیں مجھے معلوم نہیں کہ تیسر زمانے کا ذکر فرمایا یا نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پھر ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو بغیر کہے شہادت دیں گے امانت میں خیانت کریں گے اور ان میں موٹاپا عام ہوگا۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی، ابوداود اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٦/٦۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْلَاةَ قَالَ: بَيْنَا أَنَا أَسِيْرُ بِالْأَهْوَازِ إِذَا بِرَجُلٍ يَسِيْرُ بَيْنَ يَدَيَّ عَلَى بَغْلٍ أَوْ بَغْلَةٍ وَهُوَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ، قَدْ ذَهَبَ قَرْنِي مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ فَأَلْحِقْنِي بِهِمْ فَقُلْتُ: وَأَنَا أَدْخُلُ فِي دَعْوَتِکَ قَالَ: وَصَاحِبِي هٰذَا إِنْ أَرَادَ ذٰلِکَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنِي مِنْهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، فَلَا أَدْرِي أَ ذَكَرَ الثَّالِثَ أَمْ لَا؟ ثُمَّ يَخْلِفُ قَوْمٌ يَظْهُرُ فِيْهِمُ السِّمَنُ، يَهْرِيْقُوْنَ الشَّهَادَةَ وَلَا يَسْأَلُوْنَهَا. وَإِذَا هُوَ بُرِيْدَةُ الْأَسْلَمِيُّ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ أَبُوْيَعْلَى.

’’حضرت عبداللہ بن مولیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جب میں اہواز میں چل رہا تھا تو اچانک اپنے سامنے میں نے ایک آدمی کو خچر پر سوار دیکھا اور وہ کہہ رہا تھا اے اللہ، میرے زمانے کے لوگ اس امت سے جا چکے ہیں اے اللہ، مجھے ان کے ساتھ ملا دے میں نے کہا: میں بھی تمہاری دعا میں داخل ہونا چاہتا ہوں تو وہ آدمی کہنے

الحديث رقم٦: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ٥/ ٣٥٠، الرقم: ٢٣٠١٠، وأبويعلی فی المسند، ١٣/ ٤١٦، الرقم: ٨٤٢٠، والطيالسی فی المسند، ١/ ٣٩ الرقم: ٢٩٩۔

لگا اور میرا یہ دوست بھی (یعنی اس کو بھی ان کے ساتھ ملا دے) اگر یہ اسی طرح کا ارادہ رکھتا ہے وہ کہنے لگا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے بہترین زمانہ میرا زمانہ ہے پھر ان لوگوں کا زمانہ جو میرے زمانہ کے ساتھ ملے ہوئے ہیں: پھر ان لوگوں کا زمانہ جو اس کے ساتھ ملے ہوئے ہیں روای کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے تیسری مرتبہ ایسا فرمایا: یا نہیں پھر ان کے بعد ایسی قوم آئے گی جن میں سے موٹاپا بہت زیادہ پایا جائے گا وہ شہادت کے لئے خون بہائیں گے لیکن اس کا سوال نہیں کریں گے پھر میں نے دیکھا (ایسا کہنے والے) بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ تھے۔'' اس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

٧/٧۔ عَنْ بِنْتِ أَبِي جَهْلٍ قَالَتْ: مَرَّ بِنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَاسْتَسْقَى فَقُمْتُ إِلَى كُوْزٍ فَسَقَيْتُهُ، فَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَخْضَرَانِ فَقَالَ: تَعْبُدُ اللهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيْمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ. قَالَ: ثُمَّ قَالَ: خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''بنت ابی جہل سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس سے گزرے اور پینے کے لئے پانی طلب کیا پس میں آپ ﷺ کے لئے ایک پیالے میں پانی لے کر آئی اتنے میں ایک آدمی جس نے دو سبز رنگ کے کپڑے پہنے تھے آپ ﷺ سے کچھ پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور نماز قائم کرو زکوۃ دو۔ راوی کہتے ہیں پھر آپ ﷺ نے فرمایا: امت میں سے بہترین میرے زمانے کے لوگ ہیں پھر وہ جو اس کے ساتھ ملے ہوئے ہیں۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم٧: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٤/ ٢٥٨، الرقم: ٢٥٨، والشيباني في الآحاد والمثاني، ٥/ ٧٣، الرقم:٣١٦٩، والعسقلاني في الإصابة، ٧/ ٥٥٩، الرقم: ١٠٩٧٤.

۸/ ۸۔ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنُ الَّذِيْنَ بُعِثْتُ فِيْهِمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنِ يَلُوْنَهُمْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے بہترین زمانہ وہ ہے جس زمانہ میں، میں ان کی طرف مبعوث ہوا پھر ان کا جو اس کے ساتھ ملے ہوئے ہیں اور پھر ان کا جو اِن کے ساتھ ملے ہوئے ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۹/ ۹۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خَيْرُ قَرْنٍ: الْقَرْنُ الَّذِي أَنَا فِيْهِ، ثُمَّ الثَّانِيُّ، ثُمَّ الثَّالِثُ، ثُمَّ الرَّابِعُ، فَلاَ يَعْبَأُاللهُ بِهِمُ شَيْئًا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بہترین زمانہ وہ ہے جس میں، میں موجود ہوں پھر دوسرا پھر تیسرا پھر چوتھا پس اللہ تعالیٰ ان کی ذرہ برابر پرواہ نہیں کرے گا۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم۸: أخرجه الطبرانی فی المعجم الصغير، ۱/ ۷٦، الرقم: ۹٦، و الهيثمی فی مجمع الزوائد، ۱۰/ ۱۹۔

الحديث رقم۹: أخرجه الطبرانی فی المعجم الأوسط، ۳: ۳۲۹، الرقم: ۳٤۲۵، و فی المعجم الصغير، ۱/ ۲۲۰، الرقم: ۳۵۲، وأبونعيم فی حلية الأولياء، ٤/ ۱۷۲، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ۱۰/ ۱۹۔

٢۔ فَصْلٌ فِي قَوْلِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ طُوبَى لِمَنْ رَآنِي

حضور نبی اکرم ﷺ کی زیارت کرنے والے مؤمنین کے لئے خوشخبری کا بیان

١٠/ ١٠۔ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَآنِي أَوْ رَآى مَنْ رَآنِي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اس مسلمان کو جہنم کی آگ ہرگز نہیں چھوئے گی جس نے مجھے دیکھا یا مجھے دیکھنے والے (یعنی میرے صحابی) کو دیکھا۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور اسے حسن کہا ہے۔

١١/ ١١۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: طُوبَى لِمَنْ رَآنِي وَ آمَنَ بِي وَطُوبَى ثُمَّ طُوبَى لِمَنْ آمَنَ بِي وَلَمْ يَرَنِي.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھے حالت ایمان میں دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا اس کے لئے خوشخبری ہے اور اس کے لئے دوبار خوشخبری ہے جو مجھ پر بن دیکھے ایمان لایا۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ١٠: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب، باب: ماجاء فى فضل من رأى النبى ﷺ، ٥/ ٦٩٤، الرقم: ٣٨٥٨.

الحديث رقم ١١: أخرجه ابن حبان فى الصحيح، ١٦/ ٢١٣، الرقم: ٧٢٣٠.

١٢/ ١٢۔ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَا تَزَالُوْنَ بِخَيْرٍ مَا دَامَ فِيْكُمْ مَنْ رَآنِي وَصَاحَبَنِي، وَاللهِ، لَا تَزَالُوْنَ بِخَيْرٍ مَا دَامَ فِيْكُمْ مَنْ رَأَى مَنْ رَأَنِي وَ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَنِي. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: خدا کی قسم تم اس وقت تک خیر میں رہو گے جب تک تم میں وہ باقی ہے جس نے مجھے (حالتِ ایمان میں) دیکھا اور میری صحبت اختیار کی (پھر فرمایا) خدا کی قسم تم اس وقت تک خیر میں رہو گے جب تک تم میں وہ باقی ہے جس نے اس کو دیکھا جس نے مجھے دیکھا اور اس کی صحبت اختیار کیا جس نے میری صحبت اختیار کیا۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

١٣/ ١٣۔ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُهَنِيِّ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ طَلَعَ رَاكِبَانِ فَلَمَّا رَآهُمَا قَالَ: كِنْدِيَانِ مُذْحِجِيَّانِ، حَتَّى أَتَيَاهُ فَإِذَا رِجَالٌ مِنْ مُذْحِجٍ قَالَ: فَدَنَا إِلَيْهِ ﷺ أَحَدُهُمَا لِيُبَايِعَهُ، فَلَمَّا أَخَذَ بِيَدِهِ قَالَ: يَارَسُوْلَ اللهِ، أَرَأَيْتَ مَنْ رَآکَ وَآمَنَ بِکَ وَأَتْبَعَکَ وَصَدَّقَکَ مَاذَا لَهُ قَالَ: طُوْبَى لَهُ. قَالَ: فَمَسَحَ عَلَى يَدِهِ فَانْصَرَفَ، ثُمَّ أَقْبَلَ الْآخَرُ حَتَّى أَخَذَ بِيَدِهِ لِيُبَايِعَهُ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَرَأَيْتَ مَنْ آمَنَ بِکَ، وَاتَّبَعَکَ، وَصَدَّقَکَ، وَلَمْ يَرَکَ، مَاذَا لَهُ قَالَ: طُوْبَى لَهُ، ثُمَّ طُوْبَى لَهُ قَالَ: فَمَسَحَ عَلَى يَدِهِ فَانْصَرَفَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

الحديث رقم١٢: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ٤٠٥، الرقم: ٣٢٤١٧۔
الحديث رقم١٣: أخرجهٔ أحمد بن حنبل في المسند، ٤/ ١٥٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/ ٢٨٩، الرقم: ٧٤٢۔

’’حضرت عبدالرحمن جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھے اس دوران دو گھوڑ سوار نمودار ہوئے پس جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں دیکھا تو فرمایا: دوکندی مذحجی ہیں یہاں تک کہ جب وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے تو وہ مذحج سے آئے تھے راوی کہتے ہیں کہ ان میں سے ایک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب ہوا تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت کرسکے پس جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا ہاتھ پکڑا تو وہ آدمی کہنے لگا: یا رسول اللہ! آپ کی کیا رائے ہے اس شخص کے بارے جس نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لایا اور آپ کی تصدیق کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس کے لئے مبارکباد ہو۔ راوی بیان کرتے ہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ پھیرا پھر وہ آدمی چلا گیا اور دوسرا آدمی آگے بڑھا یہاں تک کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے ہاتھ کو پکڑا تاکہ اس کی بیعت کرسکیں تو وہ آدمی عرض کرنے لگا: یا رسول اللہ! آپ کی کیا رائے ہے اس شخص کے بارے میں جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع اور تصدیق کرے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اسے دو دفعہ مبارکباد ہو۔ راوی بیان کرتے ہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ پھیرا پھر وہ آدمی وہاں سے چل دیا۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۴/ ۱۴۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: اللَّهُمَّ، اغْفِرْ لِلصَّحَابَةِ وَلِمَنْ رَأَى مَنْ رَآنِي قَالَ: قُلْتُ: وَمَا قَوْلُهُ وَلِمَنْ رَأَى قَالَ مَنْ رَأَى مَنْ رَآهُمْ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْنُعَيْمٍ.

’’حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے میرے اللہ! میرے صحابہ کو بخش دے اور اسے بھی بخش دے جس نے ان کو دیکھا

الحديث رقم ١٤: أخرجه الطبرانی فی المعجم الکبير، ٦/ ١٦٦، الرقم: ٥٨٧٤، و أبو نعيم فی حلية الأولياء، ٣/ ٢٥٤.

جنہوں نے مجھے دیکھا۔ راوی کہتے ہیں میں نے کہا حضور نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان ’’ولمن رأنی‘‘ (اور جس نے مجھے دیکھا) سے کیا مراد ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا اس سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے ان کو دیکھا جنہوں نے انہیں (صحابہ کو) دیکھا۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی اور امام ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

٣۔ فَصْلٌ فِي أَنَّ الصَّحَابَةَ أَمَنَةٌ لِأُمَّتِهِ ﷺ

﴿صحابہ کرام ﷺ کا آپ ﷺ کی امت کے لئے سببِ امان ہونے کا بیان﴾

١٥ / ١٥۔ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: صَلَّيْنَا الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، ثُمَّ قُلْنَا: لَوْ جَلَسْنَا حَتَّى نُصَلِّيَ مَعَهُ الْعِشَاءَ. قَالَ: فَجَلَسْنَا فَخَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ: مَا زِلْتُمْ هٰهُنَا؟ قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، صَلَّيْنَا مَعَكَ الْمَغْرِبَ، ثُمَّ قُلْنَا: نَجْلِسُ حَتَّى نُصَلِّيَ مَعَكَ الْعِشَاءَ قَالَ: أَحْسَنْتُمْ أَوْ أَصَبْتُمْ قَالَ: فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَكَانَ. كَثِيْرًا مِمَّا يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ. فَقَالَ: النُّجُوْمُ أَمَنَةٌ لِلسَّمَاءِ فَإِذَا ذَهَبَتِ النُّجُوْمُ أَتَى السَّمَاءَ مَا تُوْعَدُ، وَأَنَا أَمَنَةٌ لِأَصْحَابِي فَإِذَا ذَهَبْتُ أَنَا أَتَى أَصْحَابِي مَا يُوْعَدُوْنَ، وَ أَصْحَابِي أَمَنَةٌ لِأُمَّتِي، فَإِذَا ذَهَبَ أَصْحَابِيُ أَتَى أُمَّتِي مَا يُوْعَدُوْنَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

”حضرت ابوبردہ ﷺ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نمازِ مغرب پڑھی پھر ہم نے کہا کہ اگر ہم یہیں بیٹھے رہیں یہاں تک کہ

الحديث رقم ١٥: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: بيان أن بقاء النبى أمان لأصحابه وبقاء أصحابه أمان للأمة، ٤ / ١٩٦١، الرقم: ٢٥٣١، و أحمد بن حنبل فى المسند، ٤ / ٣٩٨، وأبو يعلى فى المسند، ١٣ / ٢٦٠، الرقم: ٧٢٧٦۔

عشاء بھی آپ کے ساتھ پڑھیں (تو یہ بہتر ہو گا) وہ کہتے ہیں کہ ہم بیٹھے رہے پھر آپ ﷺ باہر تشریف لائے اور آپ ﷺ نے فرمایا: تم یہاں سے گئے نہیں تو ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ، ہم نے آپ کے ساتھ مغرب کی نماز ادا کی اور پھر ہم نے کہا کہ اگر ہم یہیں بیٹھے رہیں یہاں تک کہ عشاء کی نماز بھی آپ کے ساتھ پڑھیں تو بہت اچھا ہو گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے بہت اچھا کیا یا فرمایا: ٹھیک کیا۔ پھر آپ ﷺ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور آپ ﷺ اکثر چہرہ اقدس آسمان کی طرف اٹھاتے تھے پھر فرمایا: تارے آسمان کے لئے بچاؤ ہیں اور جب تارے ختم ہو جائیں گے تو جس چیز کا وعدہ کیا گیا ہے وہ (یعنی قیامت) آسمان پر آ جائے گی اور میں اپنے صحابہ کے لئے ڈھال ہوں اور جب میں چلا جاؤں گا تو میرے صحابہ پر بھی وہ وقت آئے گا جس کا ان سے وعدہ ہے اور میرے صحابہ میری امت کے لیے بچاؤ ہیں اور جب میرے صحابہ چلے جائیں گے تو میری امت پر وہ وقت آئے گا جن کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔'' اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

١٦/ ١٦۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِي يَمُوْتُ بِأَرْضٍ إِلَّا بُعِثَ قَائِدًا وَنُوْرًا لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

''حضرت ابوبریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ میں سے جو صحابی کسی زمین پر فوت ہو گا تو قیامت کے دن ان کے لئے نور اور رہنما بن کر اٹھے گا۔'' اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

١٧/ ١٧۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا

الحديث رقم١٦: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: فیمن سب أصحاب النبي ﷺ، ٥/ ٦٩٧، الرقم: ٣٨٦٥۔

الحديث رقم١٧: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ١/ ٨٩، الرقم: ٦٧٥، وعبد بن حميد فی المسند، ١/ ٥٢، الرقم: ٦٩۔

تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتَّى يُلْتَمَسَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِي كَمَا تُلْتَمَسُ أَوْتُبْتَغى الضَّالَّةُ فَلاَ تُوْجَدُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی آدمی کو اس طرح ڈھونڈا جائے گا جس طرح گمشدہ چیز کو تلاش کیا جاتا ہے لیکن وہ نہیں ملتی۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۸ / ۱۸۔ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: أَصْحَابِي أَمَنَةٌ لِأُمَّتِي فَإِذَا ذَهَبَ أَصْحَابِي أَتَى أُمَّتِي مَا يُوْعَدُوْنَ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے صحابہ میری امت کے لئے بچاؤ کا ذریعہ ہیں اور جب میرے صحابہ چلے جائیں تو میری امت پر وہ وقت آئے گا جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۱۹ / ۱۹۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: مَثَلُ أَصْحَابِي مَثَلُ النُّجُوْمِ يُهْتَدى بِهَا فَأَيُّهُمْ أَخَذْتُمْ بِقَوْلِهِ اهْتَدَيْتُمْ. رَوَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے صحابہ کی مثال ستاروں کی طرح ہے۔ جن سے راستے کی تلاش کی جاتی ہے پس تم میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے جس کے قول کو بھی پکڑو گے ہدایت پا جاؤ گے۔‘‘ اس حدیث کو امام عبد بن حمید نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم۱۸: أخرجه ابن أبی شيبة فی المصنف، ٦ / ٤٠٤، الرقم: ٣٢٤٠٦۔

الحديث رقم۱۹: أخرجه عبد بن حميد فی المسند، ١ / ٢٥٠، الرقم: ٧٨٣۔

٢٠/ ٢٠۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: سَأَلْتُ رَبِّي فِيْمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ أَصْحَابِي مِنْ بَعْدِی، فَأَوْحَی إِلَيَّ: يَا مُحَمَّدُ إِنَّ أَصْحَابَکَ عِنْدِي بِمَنْزِلَةِ النُّجُوْمِ فِي السَّمَاءِ: بَعْضُهَا أَضْوَءُ مِنْ بَعْضٍ، فَمَنْ أَخَذَ بِشَيءٍ مِمَّا هُمْ عَلَيْهِ مِنِ اخْتِلَافِهِمْ فَهُوَ عِنْدِي عَلَی هُدًی. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت عمر بن خطاب ﷺ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے رب سے اپنے صحابہ کے اختلاف کے بارے میں سوال کیا تو مجھ پر وحی کی گئی: اے محمد! آپ کے اصحاب میرے نزدیک ستاروں کی طرح ہیں۔ بعض بعض سے قوت میں افضل ہیں اور ہر ایک کو روشنی حاصل ہے پس جس نے ان کے اختلاف میں سے جس پر وہ ہیں کچھ لے لیا پس وہ میرے نزدیک ہدایت پر ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٢٠: أخرجه ديلمی فی مسند الفردوس، ٢/ ٣١٠، الرقم: ٣٤٠٠۔

www.MinhajBooks.com

٤۔ فَصْلٌ فِي أَمْرِ النَّبِيِّ ﷺ بِالْمُحَافَظَةِ عَلَى أَصْحَابِهِ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کا اپنے صحابہ ﷺ کی محافظت کا حکم دینے کا بیان﴾

۲۱/ ۲۱۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی الله عنه قَالَ: خَطَبَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَامَ فِيْنَا مِثْلَ مُقَامِي فِيْكُمْ، فَقَالَ: احْفَظُوْنِي فِي أَصْحَابِي ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ يَفْشُوْ الْكَذِبُ، حَتَّى يَشْهَدَ الرَّجُلُ وَمَا يُسْتَشْهَدُ وَيَحْلِفُ وَمَا يُسْتَحْلَفُ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

’’حضرت جابر بن سمرہ رضی الله عنه سے روایت ہے کہ جابیہ کے مقام پر حضرت عمر بن خطاب رضی الله عنه نے ہم سے خطاب کیا اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے تھے جیسے میں تمہارے درمیان کھڑا ہوں اور فرمایا: میرے صحابہ کا خیال رکھنا اور پھر جو ان کے بعد لوگ ہوں گے۔ ان کا اور پھر جو ان کے بعد ہوں گے۔ پھر جھوٹ عام ہو جائے گا حتیٰ کہ ایک شخص خود بخود گواہی دے گا حالانکہ اس سے گواہی نہیں لی جائے گی اور وہ قسم کھائے گا حالانکہ اس سے قسم نہیں لی جائے گی۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۲۲/ ۲۲۔ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ: أَنْتُم

الحديث رقم۲۱: أخرجه ابن ماجة فی السنن، المقدمة، كتاب: الأحكام، باب: كراهية شهادة، ۲/ ۷۹۱، الرقم: ۲۳۶۳، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۱/ ۱۹۳، الرقم: ۹۸۔

الحديث رقم۲۲: أخرجه ابن أبی شيبة فی المصنف، ۶/ ۴۰۴، الرقم: ۳۲۴۰۵، و أحمد بن حنبل فی فضائل الصحابة، ۱/ ۵۹، الرقم: ۱۷، وابن المبارك فی الزهد، ۱/ ۲۰۰، الرقم، ۵۷۲۔

فِي النَّاسِ كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ الْحَسَنُ: وَلَا يَطِيْبُ الطَّعَامُ إِلَّا بِالْمِلْحِ، ثُمَّ يَقُوْلُ الْحَسَنُ: كَيْفَ بِقَوْمٍ ذَهَبَ مِلْحُهُمْ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ سے فرمایا: تم لوگوں میں ایسے ہو جیسے کھانے میں نمک ہوتا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نمک کے بغیر کھانا اچھا نہیں ہوتا پھر حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے کہا: اس قوم کا کیا حال ہو گا جس کا نمک ہی چلا گیا۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٢٣/ ٢٣۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: خَطَبَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ: قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الْيَومَ فَقَالَ: أَلَا أَحْسِنُوْا إِلَى أَصْحَابِي، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ...... الحديث. رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جابیہ کے مقام پر ہم سے خطاب کیا اور فرمایا کہ آج کے ہی دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا: خبردار! میرے صحابہ سے اچھا سلوک کرنا اور پھر جو ان کے بعد آئیں گے...... آگے طویل حدیث ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن حبان، حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

الحديث رقم٢٣: أخرجه ابن حبان فی الصحيح، ١٠/ ٤٣٦، الرقم: ٤٥٧٦، والحاكم في المستدرك، ١/ ١٩٨، الرقم: ٣٨٨، والطبراني فی المعجم الأوسط، ٣/ ٢٠٤، الرقم: ٢٩٢٩، و فی المعجم الصغير، ١/ ٥٨، الرقم: ٢٤٥۔

۲۴ / ۲۴۔ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ: خَطَبَنَا عُمَرُ بِبَابِ الْجَابِيَةِ فَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَامَ فِيْنَا ثُمَّ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا اللهَ فِي أَصْحَابِي، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ اتَّقُوْا الْكَذِبَ وَشَهَادَاتِ الزُّوْرِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت قبیصہ بن جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جابیہ کے دروازے پر ہمیں خطاب کیا۔ اور کہا بے شک رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے لوگو میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرنا پھر جو ان کے بعد ہوں گے اور پھر جو ان کے بعد ہوں گے پھر جھوٹ اور جھوٹی شہادتوں سے بچنا۔'' اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۲۵ / ۲۵۔ عَنْ عُمَرَ قَالَ: قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: أَحْسِنُوْا إِلَى أَصْحَابِي، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، مَنْ أَحَبَّ بَحْبُوْحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ، وَمَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کے ساتھ بھلائی کرو پھر جو ان کے بعد ہوں گے اور پھر جو ان کے بعد ہوں گے اور جو جنت کے وسط میں گھر بنانا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ وہ جماعت کو لازم پکڑے اور جس کو اس کی نیکی خوشی میں ڈال دے اور برائی اس کو پریشانی میں مبتلا کر دے وہ حقیقی مومن ہے۔'' اس حدیث کو امام بزار اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۲٤: أخرجه ابن أبی شيبة فی المصنف، ٦/ ٤٠٤، الرقم: ۳۲٤۱۲۔

الحديث رقم ۲٥: أخرجه البزار فی المسند، ۱/ ۲٦۹، الرقم: ۱٦٦، وابن أبی عاصم فی السنة، ۲/ ٦۳۱، الرقم: ۱٤۸۹۔

٢٦/ ٢٦۔ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا ذُكِرَ أَصْحَابِي فَأَمْسِكُوْا، وَ إِذَا ذُكِرَتِ النُّجُومُ فَأَمْسِكُوْا، وَ إِذَا ذُكِرَ الْقَدْرُ فَأَمْسِكُوْا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب میرے صحابہ کا ذکر کیا جائے تو خاموش ہو جاؤ جب ستاروں کا ذکر کیا جائے تو خاموش ہو جاؤ اور جب قدر کا ذکر کیا جائے تو بھی خاموش ہو جاؤ۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٧/ ٢٧۔ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ هَلْ كَانَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَضْحَكُوْنَ؟ قَالَ: نَعَمْ وَالإِيْمَانُ فِي قُلُوْبِهِمْ أَعْظَمُ مِنَ الْجِبَالِ. رَوَاهُ أَبُوْنُعَيْمٍ.

و في رواية: عَنْ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: احْفَظُوْنِي فِي أَصْحَابِي، فَإِنَّهُمْ خِيَارُ أُمَّتِي. رَوَاهُ الْقُضَاعِيُّ.

''حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ کیا اصحابِ رسول ﷺ مسکراتے تھے۔ تو انہوں نے فرمایا کہ ہاں اور ایمان ان کے دلوں میں پہاڑوں سے بھی بڑا تھا۔'' اس حدیث کو امام ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

اور ایک روایت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کے بارے میں میرا لحاظ کرنا کیونکہ وہ میری امت کے بہترین لوگ ہیں۔'' اس حدیث کو امام قضاعی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم٢٦: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢/ ٩٦، الرقم: ١٤٢٧۔
الحديث رقم٢٧: أخرجه أبونعيم في حلية الأولياء، ١/ ٣١١، والقضاعي في مسند الشهاب، ١/ ٤١٨، الرقم: ٧٢٠۔

٥۔ فَصْلٌ فِي التَّوَسُّلِ بِأَصْحَابِهِ لِلْفَتْحِ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام ﷺ کے توسل سے حصولِ فتح کا بیان﴾

٢٨/ ٢٨۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْ فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ: هَلْ فِيْكُمْ مَنْ صَاحَبَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْ فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ: هَلْ فِيْكُمْ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْ فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ: هَلْ فِيْكُمْ مَنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جب لوگوں کی ایک بڑی جماعت جہاد کرے گی تو ان سے پوچھا جائے گا کیا تم میں سے کوئی ایسا شخص ہے جو رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں رہا ہو؟

الحديث رقم٢٨: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل أصحاب النبی ﷺ، ٣/ ١٣٣٥، الرقم: ٣٤٤٩، ومسلم فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: فضل الصحابة ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم، ٤/ ١٩٦٢، الرقم: ٢٥٣٢، و أحمد بن حنبل فی المسند، ٣/ ٧، الرقم: ١٠٥٦، و ابن حبان فی الصحيح، ١١/ ٨٦، الرقم: ٤٧٦٨۔

پس وہ لوگ کہیں گے ہاں تو انہیں فتح حاصل ہو جائے گی۔ پھر لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ جب لوگوں کی ایک بڑی جماعت جہاد کرے گی تو ان سے پوچھا جائے گا کیا تم میں کوئی ایسا شخص ہے کہ جس نے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کی صحبت پائی ہو؟ تو وہ کہیں گے ہاں تو پھر انہیں فتح حاصل ہو جائے گی۔ پھر لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ ایک کثیر جماعت جہاد کرے گی تو ان سے پوچھا جائے گا: کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کی صحبت پانے والوں کی صحبت پائی ہو؟ تو وہ کہیں گے کہ ہاں تو انہیں فتح دے دی جائے گی۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٩/ ٢٩۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَغْزُوْنَ فَيُقَالُ: هَلْ فِيْكُمْ مَنْ صَحِبَ الرَّسُوْلَ ﷺ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُوْنَ فَيُقَالُ لَهُمْ: هَلْ فِيْكُمْ مَنْ صَحِبَ مَنْ صَحِبَ الرَّسُوْلَ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ جنگ کریں گے تو انہیں کہا جائے گا کہ کیا تم میں کوئی ایسا شخص بھی ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت پائی ہو؟ وہ کہیں گے کہ ہاں تو انہیں فتح حاصل ہو جائے گی۔ پھر وہ جہاد کریں گے تو ان سے کہا جائے گا کہ تم میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کی صحبت اختیار کر رکھی ہو؟ وہ کہیں گے جی ہاں! تو انہیں فتح حاصل ہو جائے گی۔'' اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٣٠/ ٣٠۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:

الحديث رقم٢٩: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة فی الإسلام، ٣/ ١٣١٦، الرقم: ٣٣٩٩۔

الحديث رقم٣٠: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضل الصحابة ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم، ٤/ ١٩٦٢،←

يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُبْعَثُ مِنهُمُ الْبَعْثُ فَيَقُولُونَ: انْظُرُوا هَلْ تَجِدُونَ فِيكُمْ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَيُوجَدُ الرَّجُلُ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهِ، ثُمَّ يُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّانِيُّ فَيَقُولُونَ: هَلْ فِيهِمْ مَنْ رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهِ ثُمَّ يُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّالِثُ، فَيُقَالُ: انْظُرُوا هَلْ تَرَوْنَ فِيهِمْ مَنْ رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ؟ ثُمَّ يَكُونُ الْبَعْثُ الرَّابِعُ فَيُقَالُ: انْظُرُوا هَلْ تَرَوْنَ فِيهِمْ أَحَدًا رَأَى مَنْ رَأَى أَحَدًا رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَيُوجَدُ الرَّجُلُ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جس میں وہ ایک لشکر کو جنگ کے لئے روانہ کریں گے، لوگ کہیں گے دیکھو ان میں حضور نبی اکرم ﷺ کا کوئی صحابی ہے؟ پھر ایک شخص مل جائے گا اور ان کو اس کی برکت سے فتح حاصل ہو جائے گی، پھر ایک دوسرا لشکر روانہ کیا جائے گا لوگ کہیں گے: کیا ان کوئی ایسا شخص ہے جس نے حضور نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کو دیکھا ہو؟ پھر اس کی برکت سے ان کو فتح حاصل ہو جائے گی پھر ایک تیسرا لشکر روانہ کیا جائے گا اور یہ کہا جائے گا دیکھو کیا ان میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے حضور نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کو دیکھنے والے کو دیکھا ہو پھر ایک چوتھا لشکر روانہ کیا جائے گا پھر کہا جائے گا دیکھو تم ان میں سے کوئی ایسا شخص دیکھتے ہوں جس نے حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کے دیکھنے والوں میں سے کسی ایک شخص کو دیکھا ہو پھر ایک شخص مل جائے گا اور اس کی برکت سے فتح حاصل ہو جائے گی۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

------ الرقم: ٢٥٣٢، وأبو يعلى في المسند، ٢/ ٢٦٣، الرقم: ٩٧٣.

٣١ / ٣١۔ عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ثُمَّ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَخْرُجُ الْجَيْشُ مِنْ جُيُوْشِهِمْ فَيُقَالُ: هَلْ أَحَدٌ صَحِبَ مُحَمَّدًا فَتَسْتَنْصِرُوْنَ بِهِ فَتَنْتَصِرُوْا؟ ثُمَّ يُقَالُ: مَنْ صَحِبَ مُحَمَّدًا؟ فَيُقَالُ: لَا. فَمَنْ صَحِبَ أَصْحَابَهُ؟ فَيُقَالُ: لَا فَيُقَالُ: مَنْ رَأَى مَنْ صَحِبَ أَصْحَابَهُ؟ فَلَوْ أُسْمِعُوْا بِهِ مِنْ وَرَاءِ الْبَحْرِ لَأَتَوْهُ. رَوَاهُ أَبُوْيَعْلَى.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ضرور بالضرور لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ ان کے لشکروں میں سے ایک لشکر جہاد کے لئے نکلے گا پس کہا جائے گا کہ کیا کوئی حضور نبی اکرم ﷺ کا صحابی ہے؟ جس کے ذریعے تم نصرت طلب کرو تو فتح یاب ہو جاؤ پھر کہا جائے گا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا صحابی کون ہے؟ کہا جائے گا کوئی نہیں۔ پھر کہا جائے گا کوئی تابعی ہے؟ کہا جائے گا کوئی نہیں پھر کہا جائے گا کوئی تبع تابعی ہے؟ کہا جائے گا کوئی نہیں اور اگر وہ اس کے متعلق سمندر کے اس پار سے اس کے بارے میں سنتے تو ضرور اس کے پاس آجاتے۔‘‘ اسے امام ابویعلی نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

الحديث رقم ٣١: أخرجه أبويعلى فى المسند، ٤ / ١٣٢، الرقم: ٢١٧٢، و عبد بن حميد في المسند، ١ / ٣١٣، الرقم: ١٠٢٠، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ١٠ / ١٨۔

٦۔ فَصْلٌ فِي تَحْرِيْمِ سَبِّ أَصْحَابِهِ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو برا بھلا کہنے کی ممانعت کا بیان﴾

۳۲/۳۲۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا تَسُبُّوْا أَصْحَابِي. فَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ، وَلَا نَصِيْفَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کو برا مت کہو پس اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کر دے تو پھر بھی وہ ان میں سے کسی ایک کے سیر بھر یا اس سے آدھے کے برابر بھی نہیں پہنچ سکتا۔‘‘ اسے امام بخاری، ترمذی اور ابوداود نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۳۳/۳۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تَسُبُّوْا

الحديث رقم۳۲: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: قول النبی ﷺ: لو کنت متخذا خليلا، ۳/۱۳۴۳، الرقم: ۳۴۷۰، والترمذی في السنن، کتاب: المناقب، باب: (۵۹)، ۵/۶۹۵، الرقم: ۳۸۶۱، وأبوداود فی السنن، کتاب: السنة، باب: في النهی عن سب أصحاب رسول الله ﷺ، ۴/۲۱۴، الرقم: ۴۶۵۸۔

الحديث رقم۳۳: أخرجه مسلم فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: تحريم سب الصحابة، ۴/۱۹۶۷، الرقم: ۲۵۴۰، و ابن ماجة فی ←

أَصْحَابِي لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَو أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَکَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کو برا مت کہو، میرے صحابہ کو برا مت کہو پس قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کردے تو پھر بھی وہ ان میں سے کسی ایک کے سیر بھر یا اس سے آدھے کے برابر بھی نہیں پہنچ سکتا۔‘‘
اس حدیث کو امام مسلم، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۳۴/ ۳۴۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: اللهَ اللهَ فِي أَصْحَابِي، لَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا بَعْدِي، فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ، وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي، وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللهَ، وَمَنْ آذَى اللهَ فَيُوْشِکُ أَنْ يَأْخُذَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں اللہ سے ڈرو اور میرے بعد ان کو اپنی

.......السنن، المقدمة، باب: فضل أهل بدر، ١/ ٥٧، الرقم: ١٦١، والنسائی فی السنن الکبری، ٥/ ٨٤، الرقم: ٨٣٠٨، و ابن حبان فی الصحيح، ١٦/ ٢٣٨، الرقم: ٧٢٥٣.

الحديث رقم ٣٤: أخرجه الترمذی في السنن، کتاب: المناقب، باب: فی من سب أصحاب النبی ﷺ، ٥/ ٦٩٦، الرقم: ٣٨٦٢، و أحمد بن حنبل في المسند، ٤/ ٨٧، و الرؤيانی في المسند ٢/ ٩٢، الرقم: ٨٨٢، و الديلمی في مسند الفردوس، ١/ ١٤٧، الرقم: ٥٢٥.

گفتگو کا نشانہ مت بنانا کیونکہ جس نے ان سے محبت کی اس نے میری وجہ سے ان سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے میرے بغض کی وجہ سے ان سے بغض رکھا اور جس نے ان کو تکلیف پہنچائی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی اور جس نے مجھے تکلیف پہنچائی اس نے اللہ کو تکلیف پہنچائی جس نے اللہ کو تکلیف پہنچائی عنقریب اس کی گرفت ہوئی۔'' اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٣٥/ ٣٥۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَسُبُّوْنَ أَصْحَابِي فَقُوْلُوْا: لَعْنَةُ اللهِ عَلَى شَرِّكُمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کرام کو برا بھلا کہتے ہیں تو تم کہو کہ تم پر اللہ کی لعنت ہو تمہارے شر کی وجہ سے۔'' اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٣٦/ ٣٦۔ عَنْ نُسَيْرِ بْنِ ذَعْلُوقٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ: لَا تَسُبُّوْا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ فَلَمَقَامُ أَحَدِهِمْ سَاعَةً خَيْرٌ مِنْ عَمَلِ أَحَدِهِمْ عُمُرَهِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت نسیر بن ذعلوق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ

الحديث رقم٣٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: ما جاء فى فضل من رأى النبى ﷺ، ٥/ ٦٩٧، الرقم: ٣٨٦٦، و الطبرانى فى المعجم الأوسط، ٨/ ١٩١، الرقم: ٨٣٦٦، و الديلمى في مسند الفردوس، ١/ ٢٦٣، الرقم: ١٠٢٢.

الحديث رقم٣٦: أخرجه ابن ماجة فى السنن، باب: فضل أهل بدر، ١/ ٥٧، الرقم: ١٦٢، و ابن أبى شيبة، فى المصنف، ٦/ ٤٠٥، الرقم: ٣٢٤١٥، و ابن أبى عاصم فى السنة، ٢/ ٤٨٤، الرقم: ١٠٠٦.

عنهما کہتے ہیں کہ اصحاب رسول ﷺ کو برا مت کہو پس ان کے عمل کا ایک لمحہ تمہاری زندگی کے تمام اعمال سے بہتر ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۳۷/ ۳۷۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ فَقَالَ: أَكْرِمُوْا أَصْحَابِي، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ يَظْهَرُ الْكَذِبُ حَتَّى يَحْلِفَ الرَّجُلُ قَبْلَ أَنْ يُسْتَحْلَفَ، وَيَشْهَدُ قَبْلَ أَنْ يُسْتَشْهَدَ، فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ بَحْبُوْحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ وَهُوَ مِنَ الإِثْنَيْنِ أَبْعَدُ وَلَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ فَإِنَّ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ، وَمَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو خطاب کرتے ہوئے سنا پس آپ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کی عزت کرو پھر ان کی جو ان کے ساتھ ملے ہوئے ہیں اور پھر ان کی جو ان کے ساتھ ملے ہوئے ہیں پھر جھوٹ ظاہر ہوگا یہاں تک کہ آدمی قسم طلب کیے جانے سے پہلے قسم اٹھالے گا اور شہادت طلب کیے جانے سے پہلے شہادت دے دے گا پس جو جنت کی وسعت کا طالب ہے تو تو اس پر لازم ہے جماعت کو لازم پکڑے اور جدائی اور تفرقہ سے بچو بے شک شیطان ایک کے ساتھ ہے اور وہ دو سے بہت دور ہے اور کوئی آدمی ہرگز کسی عورت کے ساتھ خلوت میں

الحديث رقم۳۷: أخرجه النسائی فی السنن الکبری، ۵/ ۳۸۷، الرقم: ۹۲۲۲، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ۳/ ۲۰۴، الرقم: ۲۹۲۹، والطحاوی فی شرح معانی الآثار، ۴/ ۱۵۰، والطیالسی فی المسند، ۱/ ۷، الرقم: ۳۱۔

نہ ملے کیونکہ ان میں شیطان ہے اور جس کو اس کی نیکی خوش اور برائی پریشان کرے تو وہی مومن ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام نسائی نے اور امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳۸/ ۳۸۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُوْنَ، وَإِنَّ أَصْحَابِي يَقِلُّوْنَ، فَلَا تَسُبُّوْهُمْ، فَمَنْ سَبَّهُمْ فَعَلَيْهِ لَعَنَةُ اللهِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ يَعْلَى.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک لوگ کثیر تعداد میں ہیں اور میرے صحابہ قلیل ہیں۔ پس میرے صحابہ کو برا بھلا مت کہو اور جس نے ان کو برا بھلا کہا اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی اور امام ابویعلی نے روایت کیا ہے۔

۳۹/ ۳۹۔ عَنْ عَطَاءٍ يَعْنِي: بْنَ أَبِي رِبَاحٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ حَفِظَنِي فِي أَصْحَابِي كُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَافِظًا وَمَنْ سَبَّ أَصْحَابِي فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت عطا بن ابو رباح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میرے صحابہ کی میری وجہ سے حفاظت اور عزت کی تو قیامت کے دن میں اس کا محافظ ہوں گا اور جس نے میرے صحابہ کو گالی دی تو اس پر خدا کی لعنت ہو۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۳۸: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۲/ ٤٧، الرقم: ۱۲۰۳، وأبويعلى في المسند، ٤/ ۱۳۳، الرقم: ۲۱۸٤، و أبو نعيم في حلية الأولياء، ۳/ ۳٥۰، و الديلمي في مسند الفردوس، ٤/ ۳۰۱، الرقم: ٦٨٨٤.

الحديث رقم ۳۹: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱/ ٥٤، الرقم: ۱۰.

٤٠ / ٤٠. عِنْ عُوَيْمِ بْنِ سَاعِدَةَ رضي الله عنه: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللهَ اخْتَارَنِي وَاخْتَارَ لِي أَصْحَابًا فَجَعَلَ لِي مِنْهُمْ وُزَرَاءَ وَ أَصْهَارًا وَأَنْصَارًا فَمَنْ سَبَّهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ. لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت عویم بن ساعدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے (اپنا پسندیدہ رسول) اختیار کیا اور میرے لیے میرے صحابہ کو اختیار کیا پس اس نے میرے لئے ان میں سے وزراء بنائے اور قریبی رشتہ دار اور انصار (مددگار) پس جس نے انہیں گالی دی تو اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو اور قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ان کے کسی ہیر پھیر یا دلیل کو قبول نہیں کرے گا۔‘‘ اس حدیث کو امام حاکم، طبرانی اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٤١ / ٤١. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَاتَذْكُرُوْا مَسَاوِي أَصْحَابِي فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ عَلَيْهِمْ، وَاذْكُرُوْا مَحَاسِنَ أَصْحَابِي حَتَّى تَأْتَلِفَ عَلَيْهِمْ قُلُوْبُكُمْ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

الحديث رقم ٤٠: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٣/ ٧٣٢، الرقم: ٦٦٥٦، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ١/ ١٤٤، الرقم: ٤٥٦، وابن أبي عاصم فى السنة، ٢/ ٤٨٣، الرقم: ١٠٠٠، و الشيبانى فى الآحاد و المثانى، ٣/ ٣٧٠، الرقم: ١٧٧٢.

الحديث رقم ٤١: أخرجه الديلمي فى مسند الفردوس، ٥/ ٣١، الرقم: ٧٣٦٢.

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے صحابہ کی برائیاں بیان نہ کرو کہ ان کے لئے تمہارے دلوں میں اختلاف پیدا ہو جائے اور میرے صحابہ کے محاسن اور اچھائیاں یاد کرو یہاں تک کہ تمہارے دل ان کے لئے آپس میں اکٹھے ہو جائیں۔‘‘ اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

٧۔ فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ أَصْحَابِهِ رضی اللہ عنہم

۝ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے جامع مناقب کا بیان ۝

٤٢/ ٤٢۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم كَانَ عَلَى حِرَاءَ هُوَ وَ أَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ وَ عَلِيٌّ وَ طَلْحَةُ وَ الزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إِهْدَأْ، فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْصِدِّيْقٌ أَوْشَهِيْدٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حرا پہاڑ پر تشریف فرما تھے اور آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم تھے اتنے میں پہاڑ لرزاں ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ٹھہر جا، کیونکہ تیرے اوپر نبی، صدیق اور شہید کے سوا کوئی اور نہیں ہے۔“ اِس حدیث کو امام مسلم اور امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

٤٣/ ٤٣۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيْقٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: أَيُّ

الحديث رقم٤٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل طلحة والزبير رضی اللہ عنہما، ٤/ ١٨٨٠، الرقم: ٢٤١٧، والترمذی في السنن، كتاب: المناقب، باب: فی مناقب عثمان بن عفان، ٥/ ٦٢٤، الرقم: ٣٦٩٦، و النسائی في السنن الكبرى، ٥/ ٥٩، الرقم: ٨٢٠٧، و ابن حبان في الصحيح، ١٥/ ٤٤١، الرقم: ٦٩٨٣۔

الحديث رقم ٤٣: أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب أبی بكر الصديق رضی اللہ عنہ ٦/ ٣٩، الرقم: ٣٦٥٧، و ابن ماجة فی ←

أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ؟ قَالَتْ : أَبُوْ بَكْرٍ، قُلْتُ : ثُمَّ مَنْ؟ قَالَتْ : عُمَرُ، قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَتْ: ثُمَّ أَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ : فَسَكَتَتْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ أَحْمَدُ.

’’حضرت عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: حضور نبی اکرم ﷺ کے ہاں آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کون سب سے زیادہ محبوب تھے؟ اُمُّ المؤمنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ میں نے عرض کیا: پھر کون زیادہ محبوب تھے؟ آپ نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ۔ میں نے عرض کیا: پھر کون زیادہ محبوب تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ۔ میں نے پوچھا پھر کون؟ اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا خاموش ہو گئیں۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی، امام ابن ماجہ اور امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

٤٤ / ٤ ـ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّ اللهَ نَظَرَ فِي قُلُوْبِ الْعِبَادِ، فَوَجَدَ قَلْبَ مُحَمَّدٍ ﷺ، خَيْرَ قُلُوْبِ الْعِبَادِ، فَاصْطَفَاهُ لِنَفْسِهِ، فَابْتَعَثَهُ اللهُ بِرِسَالَتِهِ، ثُمَّ نَظَرَ فِي قُلُوْبِ الْعِبَادِ بَعْدَ قَلْبِ مُحَمَّدٍ، فَوَجَدَ

........السنن، المقدمة، باب: فضل عمر رضی اللہ عنہ، ١/ ٣٨، الرقم: ١٠٢، و أحمد بن حنبل فی المسند، ٦/ ٢١٨، الرقم: ٢٥٨٧١.

الحديث رقم ٤٤: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ١/ ٣٧٩، الرقم: ٣٦٠٠، والبزار فی المسند، ٥/ ٢١٢، الرقم: ١٨١٦، ١٧٠٢، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٤/ ٥٨، الرقم: ٣٦٠٢، و فی المعجم الكبير، ٩/ ١١٢، ١١٥، الرقم: ٨٥٨٢، ٨٥٩٣، والبيهقی فی الاعتقاد، ١/ ٣٢٢، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ١/ ١٧٧، ٨/ ٢١٢.

قُلُوْبَ أَصْحَابِهِ خَيْرَ قُلُوْبِ الْعِبَادِ، فَجَعَلَهُمْ وُزَرَاءَ نَبِيِّهِ، يُقَاتِلُوْنَ عَلَى دِيْنِهِ (وفي رواية: فَجَعَلَهُمْ أَنْصَارَ دِيْنِهِ) فَمَا رَأَى الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا، فَهُوَ عِنْدَ اللهِ حَسَنٌ، وَمَا رَأَوْا سَيِّئًا، فَهُوَ عِنْدَ اللهِ سَيِّئٌ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب بھی تمہیں کتاب اللہ کا حکم دیا جائے تو اس پر عمل لازم ہے، اس پر عمل نہ کرنے پر کسی کا عذر قابل قبول نہیں، اگر وہ (مسئلہ) کتاب اللہ میں نہ ہو تو میری سنت میں اسے تلاش کرو جو تم میں موجود ہو اور اگر میری سنت سے بھی نہ ہو تو (اس مسئلہ کا حل) میرے صحابہ کے اقوال کے مطابق (تلاش) کرو فرمایا: میرے صحابہ کی مثال یوں ہے جیسے آسمان پر ستارے، ان میں سے جس کا دامن پکڑ لو گے ہدایت پا جاؤ گے اور میرے صحابہ کا اختلاف (بھی) تمہارے لئے رحمت ہے۔‘‘ اسے امام احمد، بزار، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٤٥/ ٤٥۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:

الحديث رقم٤٥: أخرجه البيهقي فى المدخل إلى السنن الكبرى، ١/ ١٦٢، الرقم: ١٥٢، و عبد بن حميد نحوه فى المسند، ١/ ٢٥٠، الرقم: ٧٨٣، و القضاعي فى مسند الشهاب، باب: مثل أصحابي مثل النجوم، ٢/ ٢٧٥، الرقم: ١٣٤٦، و الديلمي فى مسند الفردوس، ٤/ ١٦٠، الرقم: ٦٤٩٧، و الذهبي فى ميزان الاعتدال، ٢/ ١٤٢: ٨/ ٧٣، و فى لسان الميزان، ٢/ ١١٨، ١٣٧، الرقم: ٥٩٤، والخطيب بغدادي فى الكفاية فى علم الرواية، ١/ ٤٨، وابن كثير فى تحفة الطالب، ١/ ٤٥١، الرقم: ٣٤١، و ابن الملقن فى خلاصة البدر المنير، ٢/ ٤٣١، الرقم: ٢٨٦٨، وابن عبد البر فى التمهيد، ٤/ ٢٦٣، و العسقلاني فى فتح الباري، ٤/ ٥٧، و ابن قدامة فى المغني، ٣/ ٢١٠٩، و آمدي فى الإحكام، ١/ ٢٩٠، و ابن حزم فى الإحكام، ٥/ ٦١.

مَهْمَا أُوْتِيتُمْ مِنْ كِتَابِ اللهِ فَالْعَمَلُ بِهِ لَا عُذْرَ لِأَحَدٍ فِي تَرْكِهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللهِ فَسُنَّةٌ مِنِّي مَاضِيَةً فَإِنْ لَمْ يَكُنْ سُنَّتِي فَمَا قَالَ أَصْحَابِي إِنَّ أَصْحَابِي بِمَنْزِلَةِ النُّجُوْمِ فِي السَّمَاءِ فَأَيُّمَا أَخَذْتُمْ بِهِ اهْتَدَيْتُمْ وَ اخْتِلَافُ أَصْحَابِي لَكُمْ رَحْمَةٌ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب بھی تمہیں کتاب اللہ کا حکم دیا جائے تو اس پر عمل لازم ہے، اس پر عمل نہ کرنے پر کسی کا عذر قابل قبول نہیں، اگر وہ (مسئلہ) کتاب اللہ میں نہ ہو تو میری سنت میں اسے تلاش کرو جو تم میں موجود ہو اور اگر میری سنت سے بھی نہ ہو تو (اس مسئلہ کا حل) میرے صحابہ کے اقوال کے مطابق (تلاش) کرو فرمایا: میرے صحابہ کی مثال یوں ہے جیسے آسمان پر ستارے، ان میں سے جس کا دامن پکڑ لو گے ہدایت پا جاؤ گے اور میرے صحابہ کا اختلاف (بھی) تمہارے لئے رحمت ہے۔'' اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٤٦ / ٤٦۔ عَنْ نُسَيْرِ بْنِ ذَعْلُوْقٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ: لَا تَسُبُّوْا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ فَلَمَقَامُ أَحَدِهِمْ سَاعَةً، خَيْرٌ مِنْ عَمَلِ أَحَدِكُمْ عُمُرَهُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''نسیر بن ذعلوق روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام کو برا مت کہو، کیونکہ ان کا حضور نبی اکرم ﷺ کی صحبت میں گزرا ہوا ایک لمحہ تمہاری زندگی بھر کے (اعمال) سے بہتر ہے۔'' اسے امام ابن ماجہ اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٤٦: أخرجه ابن ماجة فى السنن، المقدمة، باب: فضل أهل بدر، ١ / ٥٧، الرقم: ١٦٢، وابن أبي شيبة فى المصنف، ٦ / ٤٠٥، الرقم: ٣٢٤١٥، و ابن أبى عاصم فى كتاب السنة، ٢ / ٤٨٤، الرقم: ١٠٠٦، والكنانى فى مصباح الزجاجة، ١ / ٢٤، الرقم: ٥٩۔

٤٧ / ٤٧. عَنْ جَابِرٍ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي بَيْتٍ فِي نَفَرٍ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ: فِيْهِمْ أَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ وَ عَلِيٌّ وَ طَلْحَةُ وَ الزُّبَيْرُ وَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، وَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لِيَنْهَضْ كُلُّ رَجُلٍ إِلَى كُفْئِهِ. وَ نَهَضَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى عُثْمَانَ، فَاعْتَنَقَهُ قَالَ: أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَ أَنْتَ وَلِيِّي فِي الْآخِرَةِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ أَبُوْ يَعْلَى.

وَ قَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

”حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دفعہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مہاجرین کے ایک گروہ میں ایک گھر میں تھے اور اس گروہ میں حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت سعد بن ابی وقاص ﷺ بھی تھے تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر آدمی اپنے کفو کی طرف کھڑا ہو جائے اور خود حضور نبی اکرم ﷺ حضرت عثمان کی طرف کھڑے ہو گئے اور انہیں اپنے گلے لگایا اور فرمایا: اے عثمان تو دنیا و آخرت میں میرا دوست ہے۔“

اس حدیث کو امام حاکم اور امام ابو یعلی نے روایت کیا اور امام حاکم نے کہا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

www.MinhajBooks.com

الحديث رقم٤٧: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣ / ١٠٤، الرقم: ٤٥٣٦، و أبو يعلى في المسند، ٤ / ٤٤، الرقم: ٢٠٥١، و أحمد بن حنبل فى فضائل الصحابة، ١: ٥٢٤، رقم: ٨٦٨، و المناوي في فيض القدير، ٤ / ٣٠٢.

اَلْبَابُ الثَّانِي:

مَنَاقِبُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رضي الله عنه

﴿حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مناقب﴾

www.MinhajBooks.com

www.MinhajBooks.com

١ـ فَصْلٌ فِيمَا يَتَعَلَّقُ بِاسْمِهِ وَنَسَبِهِ وَكَوْنِهِ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الرِّجَالِ وَأَوَّلَ مَنْ جَمَعَ الْقُرْآنَ

﴿حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نام و نسب، مَردوں میں سب سے پہلے اسلام لانے اور سب سے پہلے مُدوِّن قرآن ہونے کا بیان﴾

٤٨ / ١ـ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَمَّارًا يَقُوْلُ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَ مَا مَعَهُ إِلَّا خَمْسَةُ أَعْبُدٍ وَامْرَأَتَانِ، وَ أَبُوبَكْرٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت ہمام بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا: میں نے حضور ﷺ کو اس دور میں دیکھا کہ جب آپ ﷺ کے ہمراہ پانچ غلاموں، دو عورتوں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی نہ تھا۔'' اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٤٩ / ٢ـ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: كَانَ أَبُوْ بَكْرٍ

الحديث رقم١: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبی ﷺ، باب: قول النبی ﷺ: لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا، ٣ / ١٣٣٨، الرقم: ٣٤٦٠، و الحاكم فی المستدرك، ٣ / ٤٤٤، الرقم: ٥٦٨٢، و البزار فی المسند، ٤ / ٢٤٤، الرقم: ١٤١١، و البيهقي فی السنن الكبری، ٦ / ٣٦٩، الرقم: ١٢٨٨٣.

الحديث رقم٢: أخرجه ابن حبان فی الصحيح، ١٥ / ٢٧٩ـ٢٧٨، الرقم: ٦٨٦٢، و البزار فی المسند، ١ / ٣٧٣، الرقم: ٢٥١، و الهيثمی فی موارد الظمآن، ١ / ٥٣٢، الرقم: ٢١٩٩.

أَحَبَّنَا إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَكَانَ خَيْرَنَا وَسَيِّدَنَا. ذَكَرَ الْبَيَانُ بِأَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ رضي الله عنه أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الرِّجَالِ. رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ کو ہم سب سے زیادہ محبوب تھے، اور ہم سے بہتر اور ہمارے سردار تھے۔ آپ گفتگو کرتے رہے یہاں تک کہ فرمایا: مردوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے حضرت ابو بکر تھے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٥٠ / ٣۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ رضي الله عنه قَالَ: أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَهُوَ نَازِلٌ بِعُكَاظٍ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَنِ اتَّبَعَكَ عَلَى هَذَا الْأَمْرِ؟ قَالَ: اتَّبَعَنِي عَلَيْهِ رَجُلَانِ: حُرٌّ وَّ عَبْدٌ: أَبُوْبَكْرٍ وَّ بِلَالٌ قَالَ: فَأَسْلَمْتُ عِنْدَ ذَلِکَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبُخَارِيُّ فِي التَّارِيْخِ.

’’حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا، اُس وقت آپ ﷺ عکاظ کے مقام پر تشریف فرما تھے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اِس دین پر آپ کی (اولین) اتباع کس نے کی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اِس پر میری اتباع دو مردوں نے کی ہے ایک آزاد اور ایک غلام، وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور بلال رضی اللہ عنہ ہیں۔ حضرت عَمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اُس وقت اسلام قبول کیا تھا۔‘‘ اس حدیث کو امام حاکم اور امام بخاری نے ’’التاریخ الکبیر‘‘ میں روایت کیا ہے۔

الحديث رقم٣: أخرجه الحاكم فی المستدرك، ٣ / ٦٩، الرقم:٤٤١٩، و البخاری فی التاريخ الكبير، ٦ / ٣٠٢، الرقم: ٢٤٧٤۔

٥١/ ٤۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: لَمَّا أُسْرِيَ بِالنَّبِيِّ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى أَصْبَحَ يَتَحَدَّثُ النَّاسُ بِذَالِکَ، فَارْتَدَّ نَاسٌ مِمَّنْ كَانَ وَ آمَنُوْا بِهِ وَصَدَّقُوْهُ، وَ سَعَوْا بِذَالِکَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رضی الله عنه فَقَالُوْا: هَلْ لَکَ إِلَى صَاحِبِکَ يَزْعَمُ أَنَّهُ أُسْرِيَ بِهِ اللَّيْلَةَ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدَسِ؟ قَالَ:أَوَ قَالَ ذَلِکَ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: لَئِنْ كَانَ قَالَ ذَلِکَ لَقَدْ صَدَقَ. قَالُوْا: أَوَ تُصَدِّقُ أَنَّهُ ذَهَبَ اللَّيْلَةَ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدَسِ وَجَاءَ قَبْلَ أَنْ يُّصْبِحَ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِنِّي لَأُصَدِّقُهُ فِيْمَا هُوَ أَبْعَدُ مِنْ ذَلِکَ. أُصَدِّقُهُ فِيْمَا هُوَ أَبْعَدُ مِنْ ذَلِکَ أُصَدِّقُهُ بِخَبَرِ السَّمَاءِ فِيْ غَدْوَةٍ أَوْ رَوْحَةٍ. فَلِذَلِکَ سُمِّيَ أَبُوْبَكْرٍ ''الصِّدِّيْقَ''. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ.

''اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مسجد اقصیٰ کی طرف سیر کرائی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبح لوگوں کو اس کے بارے بیان فرمایا تو کچھ ایسے لوگ بھی اس کے منکر ہو گئے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لا چکے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کر چکے تھے۔ وہ دوڑتے ہوئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے اور کہنے لگے: کیا آپ اپنے صاحب کی تصدیق کرتے ہیں جو یہ گمان کرتے ہیں کہ انہیں آج رات بیت المقدس تک سیر کرائی گئی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا ہے؟ انہوں نے کہا، ہاں! تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا ہے تو یقیناً سچ فرمایا ہے۔ انہوں نے کہا: کیا آپ اُن کی تصدیق

الحديث رقم٤: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٣/ ٦٥ الرقم: ٤٤٠٧، و عبد الرزاق فى المصنف، ٥/ ٣٢٨، وأبويعلى في المعجم، ١٠/ ٤٥، الرقم: ٩، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/ ٣٠٧، الرقم: ٨٢٧١۔

کرتے ہیں کہ وہ آج رات بیت المقدس تک گئے بھی ہیں اور صبح ہونے سے پہلے واپس بھی آ گئے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں! میں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق اُس خبر کے بارے میں بھی کرتا ہوں جو اس سے بہت زیادہ بعید از قیاس ہے، میں تو صبح و شام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آسمانی خبروں کی بھی تصدیق کرتا ہوں۔ پس اس تصدیق کی وجہ سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ''الصدیق'' کے نام سے موسوم ہوئے۔'' اس حدیث کو امام حاکم اور امام عبدالرزاق نے روایت کیا ہے۔

٥٢ / ٥۔ عَنْ أَبِي يَحْيَى سَمِعَ عَلِيًّا يَحْلِفُ: لَأَنْزَلَ اللهُ اسْمَ أَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہ مِنَ السَّمَاءِ صِدِّيْقًا. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

''حضرت ابو یحییٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو قسم اُٹھا کر کہتے ہوئے سُنا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا لقب ''صدیق'' اللہ تعالیٰ نے آسمان سے نازل فرمایا۔'' اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

٥٣ / ٦۔ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ: لَا نَعْلَمُ أَرْبَعَةً أَدْرَكُوْا النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَ أَبْنَاؤُهُمْ إِلَّا هَؤُلَاءِ الْأَرْبَعَةُ: أَبُوْقُحَافَةَ، وَ أَبُوْبَكْرٍ، وَ عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، وَ أَبُوْ عَتِيْقِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَ اسْمُ أَبِي عَتِيْقٍ مُحَمَّدٌ رضی اللہ عنہم. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

''حضرت موسیٰ بن عقبہ سے روایت ہے کہ ہم ایسے چار افراد کو نہیں جانتے کہ

الحديث رقم٥: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٣ / ٦٥، الرقم: ٤٤٠٥.
الحديث رقم ٦: أخرجه الطبرانى فى المعجم الكبير، ١ / ٥٤، الرقم: ١١، و الحاكم فى المستدرك، ٣ / ٥٤٠، الرقم: ٦٠٠٨، و البخارى فى التاريخ الكبير، ١ / ١٣٠، الرقم: ٣٩٢، و الشيبانى فى الآحاد والمثانى، ١ / ٧٧، الرقم: ٢٢.

جنہوں نے خود اور ان کے بیٹوں نے بھی حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا ہو (یعنی انہیں شرف صحابیت نصیب ہوا ہو) سوائے ابوقحافہ، ابوبکر، عبدالرحمٰن بن ابی بکر اور ابوعتیق محمد بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہم کے۔'' اس حدیث کو طبرانی امام حاکم اور بخاری نے الادب المفرد میں روایت کیا ہے۔

٥٤/ ٧۔ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: إِنَّ أَعْظَمَ أَجْرًا فِي الْمَصَاحِفِ أَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ: كَانَ أَوَّلَ مَنْ جَمَعَ الْقُرْآنَ بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا: قرآن کے حوالے سے سب سے زیادہ اجر پانے والے ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں کہ انہوں نے سب سے پہلے قرآن کو دو جلدوں میں جمع کیا۔'' اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٥٥/ ٨۔ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: إِنَّمَا سُمِّيَ أَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ عَتِيْقًا لِجَمَالِ وَجْهِهِ وَاسْمُهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت لیث بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نام عتیق آپ کی خوبروئی کی وجہ سے رکھا گیا اور آپ کا اصل نام عبداللہ بن عثمان ہے۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٥٦/ ٩۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِجِبْرِيْلَ لَيْلَةَ

الحديث رقم٧: أخرجه ابن أبى شيبة فى المصنف، ٦/ ١٤٨، الرقم: ٣٠٢٢٩، وابن سعد فى الطبقات الكبرى، ٣/ ١٩٣.

الحديث رقم٨: أخرجه الطبرانى فى المعجم الكبير،١/ ٥٢، الرقم:٤، والشيبانى فى الآحاد والمثانى،١/ ٦٨، والهيثمى فى مجمع الزوائد٩/ ٤١.

الحديث رقم٩: أخرجه الطبرانى فى المعجم الأوسط، ٧/ ١٦٦، الرقم:٧١٧٣، و ابن سعد فى الطبقات الكبرى، ١/ ٢١٥.

أُسْرِيَ بِهِ: إِنَّ قَوْمِي لَا يُصَدِّقُوْنَنِي، فَقَالَ لَهُ جِبْرِيْلُ: يُصَدِّقُکَ أَبُوْبَکْرٍ وَهُوَ الصِّدِّيْقُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جبرائیل امین سے فرمایا: اے جبرائیل! میری قوم (واقعہ معراج میں) میری تصدیق نہیں کرے گی۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا: ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ کی تصدیق کریں گے اور وہ صدیق ہیں۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٥٧ / ١٠۔ عَنْ أَبِي يَحْيَی حَکِيْمِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رضی الله عنه يَحْلِفُ: لَلّٰهُ أُنْزِلَ اسْمُ أَبِي بَکْرٍ مِنَ السَّمَاءِ الصِّدِّيْقُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ابو یحییٰ حکیم بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو اللہ کی قسم اُٹھا کر کہتے ہوئے سُنا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا لقب ''الصدیق'' آسمان سے اُتارا گیا۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ١٠: أخرجه الطبرانی فی المعجم الکبير، ١ / ٥٥، الرقم: ١٤.

٢۔ فَصْلٌ فِي مَنْزِلَتِهِ رضی الله عنه عِنْدَ النَّبِيِّ صلی الله علیه وآله وسلم

﴿حضور نبی اکرم صلی الله علیه وآله وسلم کی بارگاہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی الله عنه کے مقام و مرتبہ کا بیان﴾

٥٨ / ١١۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی الله عنه: أَنَّ النَّبِيَّ صلی الله علیه وآله وسلم بَعَثَهُ عَلَى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ، فَأَتَيْتُهُ، فَقُلْتُ: أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: عَائِشَةُ. فَقُلْتُ: مِنَ الرِّجَالِ؟ فَقَالَ: أَبُوْهَا. قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَعَدَّ رِجَالًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت عمرو بن العاص رضی الله عنه سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی الله علیه وآله وسلم نے مجھے غزوہ ذاتِ السلاسل کا امیرِ لشکر بنا کر روانہ فرمایا جب واپس آیا تو آپ صلی الله علیه وآله وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوا: عورتوں میں آپ کو سب سے زیادہ محبت کس سے ہے؟ تو فرمایا: عائشہ کے ساتھ۔ میں نے پھر عرض کیا: مردوں میں سے؟ آپ صلی الله علیه وآله وسلم نے فرمایا: اُس کے والد (ابوبکر رضی الله عنه) کے ساتھ۔ میں نے عرض کیا: پھر اُن کے بعد؟

الحديث رقم ١١: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: فضائل أصحاب النبی صلی الله علیه وآله وسلم، باب: من فضائل أبی بکر الصديق رضی الله عنه، ٣ / ١٣٣٩، الرقم: ٣٤٦٢، و مسلم فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أبی بکر الصديق رضی الله عنه ٤ / ١٨٥٦، الرقم: ٢٣٨٤، و الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب أبی بکر الصديق رضی الله عنه، ٥ / ٧٠٦، الرقم: ٣٨٨٥، ٣٨٨٦، ابن ماجة فی السنن، المقدمة، باب: فضل أبي بکر الصديق، ١ / ٣٨، الرقم: ١٠١، و أحمد بن حنبل فی المسند، ٤ / ٢٠٣، الرقم: ١٧١٤٣۔

آپ ﷺ نے فرمایا: عمر بن خطاب کے ساتھ۔ اور پھر آپ ﷺ نے اُن کے بعد چند دوسرے حضرات کے نام لئے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۵۹ / ۱۲۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی الله عنه قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ أَقْبَلَ أَبُوْبَكْرٍ آخِذًا بِطَرَفِ ثَوْبِهِ، حَتَّى أَبْدَى عَنْ رُكْبَتِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَمَّا صَاحِبُكُمْ فَقَدْ غَامَرَ، فَسَلَّمَ وَقَالَ: إِنِّي كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ ابْنِ الْخَطَّابِ شَيْءٌ، فَأَسْرَعْتُ إِلَيْهِ ثُمَّ نَدِمْتُ، فَسَأَلْتُهُ أَنْ يَغْفِرَلِي، فَأَبَى عَلَيَّ، فَأَقْبَلْتُ إِلَيْکَ، فَقَالَ: يَغْفِرُ اللهُ لَکَ يَا أَبَابَكْرٍ، ثَلَاثًا. ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ نَدِمَ فَأَتَى مَنْزِلَ أَبِي بَكْرٍ، فَسَأَلَ: أَ ثَمَّ أَبُوْبَكْرٍ؟ فَقَالُوْا: لَا، فَأَتَى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَلَّمَ، فَجَعَلَ وَجْهُ النَّبِيِّ ﷺ يَتَمَعَّرُ، حَتَّى أَشْفَقَ أَبُوْبَكْرٍ، فَجَثَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَاللهِ، أَنَا كُنْتُ أَظْلَمَ، مَرَّتَيْنِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ اللهَ بَعَثَنِي إِلَيْكُمْ فَقُلْتُمْ كَذَبْتَ، وَ قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: صَدَقَ. وَوَاسَانِي بِنَفْسِهِ وَ مَالِهِ، فَهَلْ أَنْتُمْ تَارِكُوْا لِي صَاحِبِي؟ مَرَّتَيْنِ، فَمَا أُوْذِيَ بَعْدَهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی اپنی چادر کا کنارہ پکڑے

الحديث رقم۱۲: أخرجه البخارى في الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبى، باب: فضل أبى بكر الصديق، ۳ / ۱۳۳۹، الرقم: ۳۴٦۱، و البيهقى في السنن الكبرى، ۱۰ / ۲۳۲، و الطبراني في مسند الشاميين، ۲ / ۲۰۸، الرقم: ۱۱۹۹، و أبو نعيم في حلية الأولياء، ۹ / ۳۰٤.

حاضرِ خدمت ہوئے۔ یہاں تک کہ اُن کا گھٹنا ننگا ہو گیا، حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے یہ ساتھی لڑ جھگڑ کر آ رہے ہیں۔ انہوں نے سلام عرض کیا اور بتایا کہ میرے اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے درمیان کچھ تکرار ہوئی تو جلدی میں میرے منہ سے ایک بات نکل گئی جس پر مجھے بعد میں ندامت ہوئی اور میں نے اُن سے معافی مانگی لیکن انہوں نے معاف کرنے سے انکار کر دیا۔ لہٰذا میں آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! اللہ تمہیں معاف فرمائے یہ تین مرتبہ فرمایا۔ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نادم ہو کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر گئے اور انکے بارے میں پوچھا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہاں ہیں؟ گھر والوں نے کہا: نہیں ہیں۔ چنانچہ آپ بھی حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلام عرض کیا، اس وقت حضور نبی اکرم ﷺ کے چہرہ پُر نور کا رنگ بدل گیا۔ یہ صورتِ حال دیکھ کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ڈر گئے اور گھٹنوں کے بل ہو کر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ ﷺ! اللہ کی قسم! میں ہی زیادتی کرنے والا تھا۔ یہ دو مرتبہ عرض کیا پس نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک جب اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہاری طرف مبعوث فرمایا تو تم سب لوگوں نے میری تکذیب کی (مجھے جھٹلایا) لیکن ابوبکر نے میری تصدیق کی اور پھر اپنی جان اور اپنے مال سے میری خدمت میں کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہ کیا۔ پھر دو مرتبہ فرمایا: کیا تم میرے ایسے ساتھی سے میرے لئے درگزر (نہیں) کرو گے؟ اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کبھی اذیت نہیں دی گئی۔" اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٦٠/ ١٣۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ خَرَجَ

الحديث رقم١٣: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب، باب: فى مناقب أبي بكر وعمر كليهما، ٥/ ٦١٢، الرقم:٣٦٦٩، و ابن ملجة فى السنن، المقدمة، باب: فضل أبي بكر الصديق، ١/ ٣٨، الرقم: ٩٩، والحاكم فى المستدرك، ٤/ ٣١٢، الرقم: ٧٧٤٦، وابن حبان فى ←

ذَاتَ يَوْمٍ وَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَأَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِيْنِهِ وَالْآخَرُ عَنْ شِمَالِهِ وَهُوَ آخِذٌ بِأَيْدِيْهِمَا، وَقَالَ: هَكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دن حضور نبی اکرم ﷺ گھر سے باہر تشریف لائے مسجد میں داخل ہوئے اس دوران حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے ہمراہ تھے، ایک آپ ﷺ کی دائیں جانب تھے اور دوسرے بائیں جانب اور حضور نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ہم قیامت کے روز اِسی طرح اُٹھائے جائیں گے۔'' اس حدیث کو امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٦١ / ١٤۔ عَنْ عَائِشَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: أَبُوْبَكْرٍ سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا وَأَحَبُّنَا إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

''اُمُّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا امیر المؤمنین سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے فرمایا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہمارے سردار، ہم سب سے بہتر اور رسول اللہ ﷺ کو ہم سب سے زیادہ محبوب تھے۔'' اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٦٢ / ١٥۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:

...... طبقات المحدثين بأصبهان، ٤ / ٢٣٩، الرقم: ٦٤٠۔

الحديث رقم ١٤: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب أبی بکر الصديق رضی الله عنه، ٥ / ٦٠٦، الرقم: ٣٦٥٦، و الحاکم فی المستدرک، ٣ / ٦٩، الرقم: ٤٤٢١۔

الحديث رقم ١٥: أخرجه الحاکم فی المستدرک، ٣ / ٧٢، الرقم: ٤٤٢٩، وأحمد بن حنبل فی فضائل الصحابة، ١ / ٣٥١، الرقم: ٥٠٧۔

أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ أَنَا، ثُمَّ أَبُوْ بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ آتِي أَهْلَ الْبَقِيْعِ، فَتَنْشَقُّ عَنهُمْ فَأُبْعَثُ بَيْنَهُمْ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ أَحْمَدُ.

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلے جس سے زمین پھٹے گی وہ میں ہوں پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ سے، پھر عمر رضی اللہ عنہ سے، پھر میں اہلِ بقیع کے پاس آؤں گا تو اُن سے زمین شق (پھٹے) ہوگی پھر میں اُن سب کے درمیان اُٹھایا جاؤں گا۔'' اس حدیث کو امام حاکم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٦٣/ ١٦۔ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ: هَلْ قُلْتَ فِي أَبِي بَكْرٍ شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ: قُلْ وَأَنَا أَسْمَعُ فَقَالَ: ثَانِي اثْنَيْنِ فِي الْغَارِ الْمُنِيْفِ وَقَدْ طَافَ الْعَدُوُّ بِهِ إِذْ صَعِدَ الْجَبَلَ وَكَانَ حِبَّ رَسُوْلِ اللهِ قَدْ عَلِمُوْا مِنَ الْبَرِيَّةِ لَمْ يَعْدِلْ بِهِ رَجُلًا.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

''امام زہری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا تم نے ابوبکر (صدیق رضی اللہ عنہ) کے بارے کچھ کلام کہا ہے۔ انہوں نے عرض کی، ہاں (یا رسول اللہ!)۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔ وہ کلام مجھے سناؤ میں سنوں گا۔' حضرت حسان رضی اللہ عنہ یوں گویا ہوئے وہ غار میں دو میں سے دوسرے تھے۔ جب وہ حضور ﷺ کو لے کر پہاڑ (جبل ثور) پر چڑھے تو دشمن نے اُن کے ارد گرد چکر لگائے اور تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کو معلوم ہے کہ وہ (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) رسول اللہ ﷺ کے محبوب ہیں اور آپ ﷺ کسی شخص کو اُن کے برابر شمار نہیں کرتے ہیں۔ (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے دندانِ مبارک ظاہر ہو گئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے حسان تم نے سچ کہا، وہ

الحديث رقم١٦: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/ ٦٧، الرقم:٤٤١٣، و ابن سعد في الطبقات الكبرى، ٣/ ١٧٤۔

(ابوبکر رضی اللہ عنہ) بالکل ایسے ہی ہیں جیسے تم نے کہا۔'' اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

٦٤ / ١٧۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَإِحْدَى يَدَيْهِ عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَالْأُخْرَى عَلَى عُمَرَ. فَقَالَ: هٰكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ مسجدِ نبوی میں اس حال میں داخل ہوئے کہ آپ ﷺ کا ایک دستِ مبارک حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر تھا اور دوسرا حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اِس طرح ہم قیامت کے روز اُٹھائے جائیں گے۔'' اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

٦٥ / ١٨۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنَّا نَجْلِسُ مَعَ النَّبِيِّ كَأَنَّمَا عَلَى رُءُوْسِنَا الطَّيْرُ. مَا يَتَكَلَّمُ أَحَدٌ مِنَّا إِلَّا أَبُوْ بَكْرٍ وَ عُمَرُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی مجلس میں بیٹھتے تو ہماری یہ حالت ہوتی گویا کہ ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں اور ہم میں سے کوئی بھی کلام نہ کرسکتا سوائے ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

الحديث رقم١٧: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٣ / ٧١، الرقم: ٤٤٢٨.

الحديث رقم١٨: أخرجه الطبراني فى المعجم الأوسط، ٨ / ٥، الرقم: ٧٧٨٢، والهيثمي فى مجمع الزوائد، ٩ / ٥٣.

٣۔ فَصْلٌ فِي أَنَّهُ كَانَ أَشَدَّ النَّاسِ حُبًّا لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی حضور نبی اکرم ﷺ سے شدید محبت کا بیان﴾

٦٦/ ١٩۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَطَبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ النَّاسَ وَ قَالَ: إِنَّ اللهَ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ، فَاخْتَارَ ذَلِکَ الْعَبْدُ مَا عِنْدَ اللهِ. قَالَ: فَبَکَى أَبُوْ بَکْرٍ. فَعَجِبْنَا لِبُکَائِهِ: أَنْ يُّخْبِرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ عَبْدٍ خُيِّرَ، فَکَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ هُوَ الْمُخَيَّرَ، وَ کَانَ أَبُوْبَکْرٍ أَعْلَمَنَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا: ’’بیشک اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو دنیا اور جو اللہ کے پاس ہے کے درمیان اختیار دیا ہے۔ پس اُس بندے نے اُس چیز کو اختیار کیا جو اللہ کے پاس ہے۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رو پڑے۔ ہم نے اُن کے

الحديث رقم١٩: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: فضائل أصحاب النبی ﷺ، باب: قول النبی ﷺ سدوا الأبواب إلّا باب أبی بکر، ٣/ ١٣٣٧ ، الرقم: ٣٤٥٤، و مسلم فی الصحيح، کتاب: فضا ئل الصحابة، باب: من فضائل أبي بکر الصديق رضی اللہ عنہ، ٤/ ١٨٥٤، الرقم: ٢٣٨٢، و الترمذی فی الجامع الصحيح، کتاب المناقب، باب مناقب أبی بکر الصديق، ٥/ ٦٠٧، الرقم:٣٦٥٩، و ابن حبان فی الصحيح، ١٤/ ٥٥٩، الرقم: ٦٥٩٤۔

رونے پر تعجب کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ تو ایک بندے کا حال بیان فرما رہے ہیں کہ اُس کو اختیار دیا گیا ہے۔ پس وہ (بندہ) جس کو اختیار دیا گیا تھا خود تاجدارِ کائنات ﷺ تھے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہم سب سے زیادہ علم رکھنے والے تھے (جو حضور ﷺ کی مراد سمجھ گئے)۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٦٧ / ٢٠۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ جَلَسَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ: إِنَّ عَبْدًا خَيَّرَهُ اللهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ، وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ، فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهُ. فَقَالَ أَبُوْبَکْرٍ: فَدَيْنَاکَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا. قَالَ: فَعَجِبْنَا! فَقَالَ النَّاسُ: انْظُرُوْا إِلَی هَذَا الشَّيْخِ يُخْبِرُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ عَبْدٍ خَيَّرَهُ اللهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ وَبَيْنَ مَا عِنْدَ اللهِ وَهُوَ يَقُوْلُ: فَدَيْنَاکَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا! قَالَ: فَکَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ هُوَ الْمُخَيَّرُ، وَکَانَ أَبُوْ بَکْرٍ هُوَ أَعْلَمُنَا بِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے تو فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو اختیار دیا کہ یا تو دنیا کی آرائش سے جو چاہے لے لے یا جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ حاصل کرے، تو اس بندے نے اُسے پسند کیا جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ (یہ سن کر) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں۔ راوی فرماتے ہیں ہمیں تعجب ہوا، تو لوگوں نے

الحديث رقم ٢٠: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: فضائل أصحاب النبی ﷺ، باب: هجرة النبي ﷺ و أصحابه إلی المدينة، ٣/ ١٤١٧، الرقم: ٣٦٩١، و مسلم فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أبي بکر الصديق، ٤/ ١٨٥٤، الرقم: ٢٣٨٢، و الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب أبی بکر، ٦/ ٤١، الرقم: ٣٦٦٠، و ابن حبان فی الصحيح، ١٥/ ٢٧٧، الرقم: ٦٨٦١۔

ایک دوسرے سے کہا کہ اس شیخ کی طرف دیکھو! حضور نبی اکرم ﷺ تو کسی بندے کے متعلق فرما رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے دنیا کی آرائش یا جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے، اُن میں سے ایک کے حصول کا اختیار دیا اور یہ فرما رہے ہیں ہمارے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: درحقیقت حضور ﷺ کو ہی اختیار دیا گیا تھا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس بات کو ہم سب سے زیادہ جانتے تھے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٦٨ / ٢١۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ ذَهَبَ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ، فَحَانَتِ الصَّلَاةُ، فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ، فَقَالَ: أَتُصَلِّي لِلنَّاسِ فَأُقِيمَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَصَلَّى أَبُوبَكْرٍ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَالنَّاسُ فِي الصَّلَاةِ، فَتَخَلَّصَ حَتَّى وَقَفَ فِي الصَّفِّ، فَصَفَّقَ النَّاسُ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيْقَ الْتَفَتَ فَرَأَى رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنِ امْكُثْ مَكَانَکَ فَرَفَعَ أَبُوْبَكْرٍ رضي الله عنه يَدَيْهِ، فَحَمِدَ اللهَ عَلَى مَا أَمَرَهُ بِهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنْ ذٰلِکَ، ثُمَّ اسْتَأْخَرَ أَبُوْبَكْرٍ رضي الله عنه حَتَّى اسْتَوَى فِي الصَّفِّ، وَ تَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَصَلَّى، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: يَا أَبَابَكْرٍ، مَا مَنَعَکَ أَنْ تَثْبُتَ إِذْ أَمَرْتُکَ. فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ: مَا كَانَ لِابْنِ

الحديث رقم ٢١: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الأذان، باب: مَنْ دخل لِيؤم الناس فجاء الإمام الأول، ١ / ٢٤٢، الرقم: ٦٥٢، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: تقديم الجماعة من يصلی بهم، ١ / ٣١٦، الرقم: ٤٢١، و أبوداود فی السنن، كتاب: الصلاة، باب: التصفيق فی الصلاة، ١ / ٢٤٧، الرقم: ٩٤٠، و النسائی فی السنن، كتاب: الإمامة، باب: استخلاف الإمام، ٢ / ٨٢، الرقم: ٧٩٣ و مالك فی الموطأ، ١ / ١٦٣، الرقم: ٣٩٠۔

أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَي رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ بنی عمرو بن عوف کے ہاں تشریف لے گئے تاکہ اُن (کے کسی تنازعہ) کی صُلح کرا دیں۔ اتنے میں نماز کا وقت ہوگیا۔ مؤذن، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: اگر آپ رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں تو میں اقامت کہہ دوں؟ انہوں نے فرمایا ہاں! پس حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز پڑھانے لگے۔ تو اسی دوران رسول اکرم ﷺ واپس تشریف لے آئے اور لوگ ابھی نماز میں تھے۔ پھر آپ ﷺ صفوں میں داخل ہوتے ہوئے پہلی صف میں جا کھڑے ہوئے۔ لوگوں نے تالی کی آواز سے آپ رضی اللہ عنہ کو متوجہ کرنا چاہا۔ مگر چونکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حالتِ نماز میں اِدھر اُدھر متوجہ نہ ہوتے تھے اس لئے اِدھر متوجہ نہ ہوئے۔ پھر جب لوگوں نے بہت زور سے تالیاں بجائیں تو آپ متوجہ ہوئے اور حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا۔ آپ ﷺ نے انہیں (ابوبکر صدیق کو) اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ پر کھڑے رہو۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کئے اور اللہ رب العزت کی حمد بیان کی اور اللہ کے رسولِ مکرم ﷺ نے انہیں نماز پڑھاتے رہنے کا جو حکم فرمایا تھا اس پر اللہ کا شکر ادا کیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹے اور صف میں مل گئے۔ رسول اللہ آگے تشریف لائے اور نماز پڑھائی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو ادھر متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے ابو بکر! جب میں نے تمہیں حکم دیا تھا تو کس چیز نے تمہیں اپنی جگہ پر قائم رہنے سے منع کیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ابو قحافہ کے بیٹے کی کیا مجال کہ رسول اللہ ﷺ کے آگے کھڑا ہو کر نماز پڑھائے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٦٩ / ٢٢۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قُبِضَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَ سِتِّيْنَ، وَ أَبُوْبَكْرٍ وَ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَ سِتِّيْنَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا تو آپ ﷺ کی عمر مبارک تریسٹھ سال (٦٣) سال تھی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا

الحديث رقم٢٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: كم سن النبي ﷺ يوم قبض، ٤ / ١٨٢٥، الرقم: ٢٣٤٨.

وصال ہوا تو ان کی عمر بھی (حضور نبی اکرم ﷺ کی متابعت میں) تریسٹھ سال تھی۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

۷۰/ ۲۳۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ: أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنْ نَتَصَدَّقَ، فَوَافَقَ ذٰلِكَ عِنْدِي مَالًا، فَقُلْتُ: الْيَوْمَ أَسْبِقُ أَبَابَكْرٍ إِنْ سَبَقْتُهُ يَوْمًا، قَالَ: فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِي، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ؟ قُلْتُ: مِثْلَهُ، وَأَتَى أَبُوْبَكْرٍ بِكُلِّ مَا عِنْدَهُ، فَقَالَ ﷺ: يَا أَبَابَكْرٍ، مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ؟ قَالَ: أَبْقَيْتُ لَهُمُ اللهَ وَرَسُوْلَهُ، قُلْتُ: لَا أَسْبِقُهُ إِلَى شَيْءٍ أَبَدًا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ أَبُوْدَاوُدَ.

’’حضرت زید رضی اللہ عنہ بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمیں حضور نبی اکرم ﷺ نے صدقہ دینے کا حکم فرمایا۔ اس حکم کی تعمیل کے لئے میرے پاس مال تھا۔ میں نے (اپنے آپ سے) کہا، اگر میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کبھی سبقت لے جا سکتا ہوں تو آج سبقت لے جاؤں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنا نصف مال لے کر حاضرِ خدمت ہوا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ آئے ہو؟ میں نے عرض کیا: اتنا ہی مال اُن کے لئے چھوڑ آیا ہوں۔ (اتنے میں) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جو کچھ اُن کے پاس تھا وہ سب کچھ لے کر حاضرِ خدمت ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر رضی اللہ عنہ!

الحديث رقم۲۳: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: فی مناقب أبی بکر و عمر رضی الله عنهما کليهما، ٦/ ٦١٤، الرقم: ٣٦٧٥، و أبوداود فی السنن، کتاب: الزکاة، باب: الرخصة فی ذالك، ٢/ ١٢٩، الرقم: ١٦٧٨، و الدارمی فی السنن، ١/ ٤٨٠، الرقم: ١٦٦٠، و الحاکم فی المستدرك، ١/ ٥٧٤، الرقم: ١٥١٠۔

اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ آئے ہو؟ انہوں نے عرض کی: میں ان کے لئے اللہ اور اُس کا رسول ﷺ چھوڑ آیا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے (دل میں) کہا، میں اِن سے کسی شے میں آگے نہ بڑھ سکوں گا۔'' اس حدیث کو امام ترمذی اور امام ابوداود نے روایت کیا ہے۔

٧١ / ٢٤۔ عَنْ طَارِقٍ، عَنْ أَبِي بَکْرٍ رضی الله عنه قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ عَلَی النَّبِيِّ ﷺ: ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ أُولٰئِکَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوَی﴾، [الحجرات، ٤٩: ٣]، قَالَ أَبُوْ بَکْرٍ رضی الله عنه: فَآلَيْتُ عَلَی نَفْسِي أَنْ لَّا أُکَلِّمَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ إِلَّا کَأَخِي السِّرَارِ.

رَوَاهُ الْحَاکِمُ.

''حضرت طارق سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب سورت الحجرات کی آیت: ''بیشک وہ لوگ جو اپنی آوازوں کو رسول اللہ ﷺ کے سامنے پست رکھتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ رب العزت نے تقویٰ کے لئے مختص کر لیا ہے۔'' حضور نبی اکرم ﷺ پر نازل ہوئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے قسم کھائی کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صرف سرگوشی کی صورت میں (ہی کلام) کروں گا، جس طرح کوئی رازدان سرگوشی کرتے ہیں۔'' اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

٧٢ / ٢٥۔ عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: لَقَدْ ضَرَبُوْا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ حَتَّی

الحديث رقم ٢٤: أخرجه الحاکم فی المستدرک، ٣ / ٧٨، الرقم: ٤٤٤٩، و العسقلانی فی المطالب العالية، ٤ / ٣٣، الرقم: ٣٨٨٧۔

الحديث رقم ٢٥: أخرجه الحاکم فی المستدرک، ٣ / ٧٠، الرقم: ٤٤٢٤، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٦ / ٢٢١، والهيثمي فی مجمع الزوائد، ٦ / ١٧۔

غَشِيَ عَلَيْهِ فَقَامَ أَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ فَجَعَلَ يُنَادِي يَقُوْلُ: وَيْلَكُمْ أَ تَقْتُلُوْنَ رَجُلًا أَنْ يَقُوْلَ رَبِّيَ اللهُ؟ قَالُوْا: مَنْ هَذَا؟ قَالُوْا: هَذَا ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ الْمَجْنُوْنُ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کفار و مشرکین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس قدر جسمانی اذیت پہنچائی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر غشی طاری ہوگئی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوگئے اور بلند آواز سے کہنے لگے تم تباہ و برباد ہو جاؤ، کیا تم ایک (معزز) شخص کو اس لئے قتل کرنا چاہتے ہو کہ وہ کہتے ہیں کہ میرا رب اللہ ہے؟ اُن ظالموں نے کہا، یہ کون ہے؟ (کفار و مشرکین میں سے کچھ) لوگوں نے کہا: یہ ابو قحافہ کا بیٹا ہے جو (محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں) مجنوں (بن چکا) ہے۔'' اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

٧٣/ ٢٦۔ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: كَانَ سَبَبُ مَوْتِ أَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہ مَوْتُ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَا زَالَ جِسْمُهُ يَجْرِي حَتَّى مَاتَ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

''حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے والد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات کا سبب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال فرمانا تھا۔ (اِس فراقِ حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غم میں) آپ رضی اللہ عنہ کا جسم کمزور ہوتا گیا یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ کا وصال ہوگیا۔'' اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

٧٤/ ٢٧۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: تَذَاكَرَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

الحديث رقم ٢٦: أخرجه الحاكم فی المستدرك، ٣/ ٦٦، الرقم: ٤٤١٠، و ابن الجوزی فی صفوة الصفوه، ١/ ٢٦٣۔

الحديث رقم ٢٧: أخرجه الطبرانی فی المعجم الكبير، ١/ ٥٨، الرقم: ٢٨، و الهيثمی فی مجمع الزوائد، ٩/ ٦٠۔

وَأَبُوبَكْرٍ ﷺ مِيلَادُهُمَا عِنْدِي. فَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَكْبَرَ مِنْ أَبِي بَكْرٍ، فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّ سِتِّيْنَ وَتُوُفِّيَ أَبُوبَكْرٍ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّ سِتِّيْنَ لِسَنَتَيْنِ وَنِصْفِ الَّتِي عَاشَ بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

''اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق ﷺ کا اپنے یومِ ولادت کے حوالے سے میرے پاس بیٹھے ہوئے مذاکرہ ہوا۔ تو حضور نبی کریم ﷺ، حضرت ابوبکر صدیق ﷺ سے عمر کے اعتبار سے (بھی) بڑے تھے۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا تو آپ ﷺ کی عمر مبارک ۶۳ برس تھی۔ اور حضرت ابوبکر ﷺ کا وصال ہوا تو اُن کی عمر بھی تریسٹھ (۶۳) برس تھی۔ حضور ﷺ اڑھائی سال ہی عمر مبارک میں بڑے تھے جو حضرت ابوبکر ﷺ رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد دنیا میں حیات رہے۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کی اسناد حسن ہیں۔

۷۵ / ۲۸۔ عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: لَمَّا كَانَ لَيْلَةَ الْغَارِ قَالَ أَبُوبَكْرٍ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، دَعْنِي أَدْخُلُ قَبْلَکَ فَإِنْ كَانَ حَيَّةٌ أَوْ شَيْءٌ كَانَتْ لِي قَبْلَکَ قَالَ ﷺ: ادْخُلْ فَدَخَلَ أَبُوبَكْرٍ، فَجَعَلَ يَلْتَمِسُ بِيَدِهِ، كُلَّمَا رَأَى جُحْرًا قَالَ: بِثَوْبِهِ فَشَقَّهُ ثُمَّ أَلْقَمَهُ الْجُحْرَ حَتَّى فَعَلَ ذٰلِکَ بِثَوْبِهِ أَجْمَعَ. قَالَ: فَبَقِيَ جُحْرٌ فَوَضَعَ عَقِبَهُ عَلَيْهِ ثُمَّ أَدْخَلَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ.

الحديث رقم۲۸: أخرجه أبو نعيم فى حلية الأولياء، ۱ / ۳۳، و ابن الجوزى فى صفوة الصفوة، ۱ / ۲٤۰، و محب الطبرى فى الرياض النضرة، ۱ / ٤٥۱۔

فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: فَأَيْنَ ثَوْبُکَ يَا أَبَا بَکْرٍ؟ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي صَنَعَ، فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَدَيْهِ وَقَالَ: اللَّهُمَّ، اجْعَلْ أَبَا بَکْرٍ مَعِي فِي دَرَجَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ. فَأَوْحَی اللهُ ﷻ إِلَيْهِ أَنَّ اللهَ تَعَالَی قَدِ اسْتَجَابَ لَکَ. رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ.

’’حضرت انس بن مالک ﷺ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: جب غار کی رات تھی تو ابوبکر صدیق ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے اجازت عنایت فرمائیے کہ میں آپ ﷺ سے پہلے غار میں داخل ہوں تاکہ اگر کوئی سانپ یا کوئی اور چیز ہو تو وہ آپ ﷺ کی بجائے مجھے تکلیف پہنچائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: داخل ہو جاؤ۔ حضرت ابوبکر ﷺ داخل ہوئے اور اپنے ہاتھ سے ساری جگہ کی تلاشی لینے لگے۔ جب بھی کوئی سوراخ دیکھتے تو اپنے لباس کو پھاڑ کر سوراخ کو بند کر دیتے۔ یہاں تک کہ اپنے تمام لباس کے ساتھ یہی کچھ کیا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر بھی ایک سوراخ بچ گیا تو انہوں نے اپنی ایڑی کو اُس سوراخ پر رکھ دیا اور پھر رسول اللہ ﷺ کو اندر تشریف لانے کی گزارش کی۔ جب صبح ہوئی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق ﷺ سے کہا: ’’اے ابوبکر! تمہارا لباس کہاں ہے؟ تو انہوں نے جو کچھ کیا تھا اُس کے بارے بتا دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اُٹھائے اور دُعا کی: اے میرے اللہ! ابوبکر ﷺ کو قیامت کے دن میرے ساتھ میرے درجہ میں رکھنا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی طرف وحی فرمائی کہ اُس نے آپ ﷺ کی دُعا کو قبول فرما لیا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

۷۶ / ۲۹۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَعِنْدَهُ أَبُوْبَکْرٍ الصِّدِّيْقُ، وَعَلَيْهِ عَبَاءَةٌ قَدْ خَلَّهَا فِي صَدْرِهِ بِخِلَالٍ، فَنَزَلَ عَلَيْهِ

الحديث رقم۲۹: أخرجه أبو نعيم فی حلية الأولياء، ۷ / ۱۰۵، و ابن الجوزی فی صفة الصفوة، ۱ / ۲۵۰، و ابن کثير فی تفسيرالقرآن العظيم، ٤ / ۳۰۸، و محب الطبری في الرياض النضرة، ۲ / ۲۰۔

جِبْرِيْلُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، مَالِي أَرَى أَبَابَكْرٍ عَلَيْهِ عَبَاءَةٌ قَدْ خَلَّهَا فِي صَدْرِهِ؟ فَقَالَ: يَا جِبْرِيْلُ، أَنْفَقَ مَالَهُ عَلَيَّ قَبْلَ الْفَتْحِ، قَالَ: فَإِنَّ اللهَ جل جلاله يَقْرَأُ عَلَيْکَ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ قُلْ لَّهُ: أَ رَاضٍ أَنْتَ عَنِّي فِي فَقْرِکَ هَذَا أَمْ سَاخِطٌ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ: يَا أَبَابَکْرٍ، إِنَّ اللهَ عزوجل يَقْرَأُ عَلَيْکَ السَّلَامَ وَ يَقُوْلُ لَکَ: أَرَاضٍ أَنْتَ عَنِّي فِي فَقْرِکَ هَذَا أَمْ سَاخِطٌ؟ فَقَالَ أَبُوْبَکْرٍ: عَلَيْهِ السَّلَامُ أَسْخَطُ عَلَى رَبِّي؟ أَنَا عَنْ رَّبِّي رَاضٍ، أَنَا عَنْ رَبِّي رَاضٍ، أَنَا عَنْ رَبِّي رَاضٍ. رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھا اور آپ ﷺ کے پاس ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس حال میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے عباء (لباس جو سامنے سے کُھلا ہوا ہو اور اُس کو کپڑوں کے اوپر پہنا جاتا ہے) پہنی ہوئی تھی جس کو اپنے سینے پر خِلال (لکڑی کا ٹکڑا، جس سے سوراخ کیا جاتا ہے) سے جوڑا ہوا تھا اس وقت حضور نبی اکرم ﷺ پر جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور عرض کیا: اے محمد، میں کیا دیکھ رہا ہوں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عباء پہن کر اُسے اپنے سینے پر ٹانکا ہوا ہے؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے جبریل، انہوں نے اپنا سارا مال مجھ پر خرچ کر ڈالا ہے۔ جبریل علیہ السلام نے عرض کیا: اللہ رب العزت آپ کو سلام کہتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہیں، کیا تو اپنے اِس فقر میں مجھ سے راضی ہے یا ناراض؟ اس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر، اللہ تعالیٰ تم پر سلام بھیجتے ہیں اور تمہیں (کیا) فرماتے ہیں: ’’کیا تو اپنے اس فقر میں مجھ سے راضی ہے یا ناراض؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ میں اپنے ربِ کریم پر ناراض ہوں گا؟ میں تو اپنے رب سے (ہر حال میں) راضی ہوں میں اپنے ربِ کریم سے راضی ہوں۔ میں اپنے ربِ کریم سے راضی ہوں۔‘‘ اس حدیث کو امام ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

٤ ـ فَصْلٌ فِي أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اتَّخَذَهُ صَاحِبًا لَهُ وَرَفِيقًا وَنَائِبًا وَوَزِيرًا

﴿حضور ﷺ کا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو اپنا ساتھی، دوست، نائب، اور وزیر قرار دینے کا بیان﴾

۷۷/ ۳۰ـ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَوْكُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ أُمَّتِي خَلِيْلًا، لَا تَّخَذْتُ أَبَابَكْرٍ، وَلَكِنْ أَخِي وَصَاحِبِي.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن وہ میرے بھائی اور میرے ساتھی ہیں۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۷۸/ ۳۱ـ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ. وَكَانَ تَبِعَ النَّبِيَّ ﷺ

الحديث رقم ۳۰: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: المناقب، باب: قول النبی ﷺ: لو كنت متخذا خليلا، ۳/ ۱۳۳۸، الرقم: ۳۴۵۶، و مسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أبي بكر الصديق، ٤/ ۱۸۵۵، الرقم: ۲۳۸۳، و أحمد بن حنبل فی المسند، ۱/ ٤۳۷، الرقم: ٤۱٦۱۔

الحديث رقم ۳۱: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الأذان، باب: أَهْلُ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ أَحَقُّ بِالإِمَامَةِ، ۱/ ۲٤۰، الرقم: ٦٤۸، و في كتاب: المغازی، باب: مرض النبي ﷺ ووفاته، ٤/ ۱٦۱٦، الرقم: ٤۱۸۳، و ←

وَخَدَمَهُ و صَحِبَهُ. أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُصَلِّي لَهُمْ فِي وَجْعِ النَّبِيِّ ﷺ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيْهِ، حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ الإِثْنَيْنِ وَهُمْ صُفُوْفٌ فِي الصَّلَاةِ فَكَشَفَ النَّبِيُّ ﷺ سِتْرَ الْحُجْرَةِ يَنْظُرُ إِلَيْنَا وَهُوَ قَائِمٌ كَأَنَّ وَجْهَهُ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ، ثُمَّ تَبَسَّمَ يَضْحَکُ فَهَمَمْنَا أَنْ نَفْتَتِنَ مِنَ الْفَرَحِ بِرُؤْيَةِ النَّبِيِّ ﷺ، فَنَكَصَ أَبُوْبَكْرٍ عَلَى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ وَظَنَّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَارِجٌ إِلَى الصَّلَاةِ، فَأَشَارَ إِلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ: أَنْ أَتِمُّوْا صَلَاتَكُمْ وَأَرْخَى السِّتْرَ فَتُوُفِّيَ مِنْ يَوْمِهِ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں رہتے تھے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضور نبی اکرم ﷺ کے مرضِ وصال کے دوران صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھایا کرتے تھے، یہاں تک کہ پیر کا دن آ گیا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز کی حالت میں صفیں باندھے کھڑے تھے۔ (اِس دوران) حضور نبی اکرم ﷺ نے (اپنے) حجرۂ مبارک سے پردہ اُٹھایا اور کھڑے ہو کر ہمیں دیکھنے لگے۔ ایسے لگ رہا تھا کہ آپ ﷺ کا چہرۂ انور کھلے ہوئے قرآن کی طرح ہے پھر آپ ﷺ تبسم فرماتے ہوئے ہنسنے لگے۔ پس ہم نے ارادہ کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے دیدار کی خوشی سے نماز توڑ دیں گے پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی ایڑیوں کے بَل (مصلّٰی امامت سے) پیچھے لوٹے تاکہ صف میں شامل ہو جائیں اور گمان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نماز کے لئے (گھر سے) باہر تشریف لانے والے ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اشارہ فرمایا کہ تم لوگ اپنی نماز کو مکمل کرو اور پردہ نیچے سرکا دیا۔ پھر آپ ﷺ کا اُسی دن وصال ہو گیا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

...... مسلم فی الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: استخلاف الإمام، ۱/ ۳۱۵، الرقم: ٤١٩، و أحمد بن حنبل فی المسند، ۳/ ۱۹٦، الرقم: ۱۳۰۵۱، و ابن حبان فی الصحيح، ١٤/ ٥٨٧، الرقم: ٦٦٢٠

٧٩ / ٣٢۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ شَيْئًا، فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَرَأَيْتَ إِنْ جِئْتُ فَلَمْ أَجِدْکَ؟ قَالَ أَبِي: كَأَنَّهَا تَعْنِي الْمَوْتَ. قَالَ: فَإِنْ لَّمْ تَجِدِيْنِي فَأْتِي أَبَا بَكْرٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت محمد بن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کسی چیز کے بارے میں پوچھا۔ آپ ﷺ نے اُسے دوبارہ آنے کا حکم فرمایا، اُس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اگر میں آؤں اور آپ ﷺ کو نہ پاؤں تو؟ (محمد بن جبیر فرماتے ہیں کہ) میرے والد (جبیر بن مطعم) نے فرمایا: گویا وہ عورت آپ ﷺ کا وصال مراد لے رہی تھی۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اگر تم مجھے نہ پاؤ تو ابوبکر کے پاس آنا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٨٠ / ٣٣۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ:

الحديث رقم٣٢: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبی ﷺ، باب: من فضائل أبی بكر الصديق، ٣ / ١٣٣٨، الرقم:٣٤٥٩، و مسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أبی بكر الصديق ﷺ، ٤ / ١٨٥٦، الرقم:٢٣٨٦، و الترمذی فی السنن، كتاب: المناقب، باب: فی مناقب أبی بكر و عمر رضی الله عنهما كليهما، ٥ / ٦١٥، الرقم:٣٦٧٦۔

الحديث رقم٣٣: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: الخوخة والممر فی المسجد، ١ / ١٧٧، الرقم: ٤٥٤، و الترمذی فی السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب أبی بكر الصديق ﷺ، ٥ / ٦٠٨، الرقم: ٣٦٦٠، و ابن حبان فی الصحيح، ١٤ / ٥٥٩، الرقم: ٦٥٩٤، و أحمد بن حنبل في المسند، ١ / ٣٥٩، الرقم: ٣٣٨٥۔

لَو كُنتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلاً مِنْ أُمَّتِي لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ، وَلَكِنْ أُخُوَّةُ الإِسْلَامِ وَ مَوَدَّتُهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ التِّرْمِذِيُّ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا۔ (اب خلت تو نہیں ہے) لیکن اسلام کی اخوت (برادری) اور مودت ہے۔'' اس حدیث کو امام بخاری اور امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۸۱ / ۳٤۔ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ: أَنَّهَا قَالَتْ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ فِي مَرَضِهِ: مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ: قُلْتُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِکَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ: قُوْلِي لَهُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِکَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَفَعَلَتْ حَفْصَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: مَهْ، إِنَّكُنَّ لَأَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ مُرُوْا أَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ.

''اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی

الحديث رقم ۳٤: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الآذان، باب: أَهلُ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ، ۱ / ۲٤۰، الرقم: ٦٤٧، و الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب، باب: فى مناقب أبي بكر و عمر رضي الله عنهما كليهما، ۵ / ٦۱۳، الرقم: ۳٦٧۲، و مالك فى الموطأ، ۱ / ۱٧۰، الرقم: ٤۱۲، و أحمد بن حنبل فى المسند، ٦ / ٩٦، الرقم: ۲٤٦٩۱، و ابن حبان فى الصحيح، ۱٤ / ۵٦٦، الرقم: ٦٦۰۱.

اکرم ﷺ نے اپنے مرضِ وصال میں فرمایا: ابوبکر کو (میری طرف سے) حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کہا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب آپ ﷺ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو وہ کثرتِ گریہ کی وجہ سے لوگوں کو (قرأت) نہیں سنا سکیں گے۔ (اس لئے) آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم فرمائیں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت حفصہ سے کہا کہ آپ حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کریں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب آپ کے مقام (مصلیٰ) پر کھڑے ہوں گے تو رونے کی وجہ سے لوگوں کو کچھ سنا نہ پائیں گے۔ پس آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم فرمائیں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں چنانچہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے ایسے ہی کیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: رُک جاؤ! بیشک تم صواحب یوسف کی طرح ہو۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو (میری طرف سے) حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔'' اس حدیث کو امام بخاری اور امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٨٢ / ٣٥۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يَنْبَغِي لِقَوْمٍ فِيْهِمْ أَبُوْ بَكْرٍ أَنْ يَؤُمَّهُمْ غَيْرُهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

''اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی قوم کے لئے مناسب نہیں جن میں ابوبکر صدیق موجود ہوں کہ اُن کی امامت اِن (ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) کے علاوہ کوئی اور شخص کروائے۔'' اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٣٥: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: فی مناقب أبی بکر و عمر رضی الله عنهما کليهما، ٥ / ٦١٤، الرقم: ٣٦٧٣.

٥ـ فَصْلٌ فِي مُصَاحَبَتِهِ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْغَارِ وَالْمَزَارِ

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا حضور نبی اکرم ﷺ کا رفیقِ غار و مزار ہونے کا بیان

۸۳/ ۳٦۔ عَنْ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَ أَنَا فِي الْغَارِ: لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ تَحْتَ قَدَمَيْهِ لَأَبْصَرَنَا، فَقَالَ: مَا ظَنُّكَ يَا أَبَا بَكْرٍ بِاثْنَيْنِ، اللهُ ثَالِثُهُمَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا جبکہ میں (آپ کے ساتھ) غار میں تھا: اگر اِن (تلاش کرنے والے کفار) میں سے کوئی شخص اپنے قدموں کی طرف (جھک کر) دیکھے تو یقیناً ہمیں دیکھ لے گا تو حضور ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! اُن دو (افراد) کے متعلق تمہارا کیا گمان ہے جن کے ساتھ تیسرا خود اللہ ہو۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم۳٦: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبی ﷺ، باب: مناقب المهاجرين و فضلهم، ۳/ ۱۳۳۷، الرقم: ۳٤٥۳، ومسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أبی بكر الصديق ، ٤/ ۱۸٥٤، الرقم: ۲۳۸۱، و الترمذی فی السنن، كتاب: تفسير القرآن، باب: و من سورة التوبة، ٥/ ۲۷۸، الرقم: ۳۰۹٦، وابن حبان فی الصحيح، ۱٤/ ۱۸۱، الرقم: ٦۲۷۹، و أحمد بن حنبل فی المسند، ۱/ ٤، الرقم: ۱۱، و أبويعلى فی المسند، ۱/ ٦۸، الرقم: ٦٦.

٨٤/ ٣٧۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ ﷺ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ: أَنْتَ صَاحِبِي عَلَى الْحَوْضِ، وَصَاحِبِي فِي الْغَارِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: آپ حوضِ (کوثر) پر میرے ساتھی ہیں اور غار (ثور) میں بھی میرے ساتھی ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور امام ابوعیسیٰ الترمذی نے اسے حدیث حسن کہا ہے۔

٨٥/ ٣٨۔ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: كَانَ أَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ مَكَانَ الْوَزِيْرِ. فَكَانَ يُشَاوِرُهُ فِي جَمِيْعِ أُمُوْرِهِ، وَكَانَ ثَانِيَهُ فِي الْإِسْلَامِ، وَكَانَ ثَانِيَهُ فِي الْغَارِ، وَكَانَ ثَانِيَهُ فِي الْعَرِيْشِ يَوْمَ بَدْرٍ، وَكَانَ ثَانِيَهُ فِي الْقَبْرِ، وَلَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُقَدِّمُ عَلَيْهِ أَحَدًا.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

’’حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں وزیر کی حیثیت رکھتے تھے اور حضور ﷺ اپنے تمام اُمور میں اُن سے مشورہ فرمایا کرتے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اسلام لانے میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ثانی (دوسرے) تھے، غارِ (ثور) میں آپ ﷺ کے ثانی تھے، غزوۂ بدر میں عریش (وہ چھپر جو حضور ﷺ کے لئے بنایا گیا تھا) میں بھی آپ ﷺ کے ثانی تھے، قبر میں حضور ﷺ کے ثانی ہیں اور رسول اللہ ﷺ اُن (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) پر کسی کو بھی مقدّم نہیں سمجھتے تھے۔‘‘ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم٣٧: أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: المناقب، باب: في مناقب أبي بكر و عمر كليهما، ٥/ ٦١٣، الرقم: ٣٦٧٠.

الحديث رقم٣٨: أخرجه الحاكم فی المستدرك، ٣/ ٦٦، الرقم: ٤٤٠٨.

٦۔ فَصْلٌ فِي مَكَانَةِ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنه فِي الْآخِرَةِ

﴿روزِ آخرت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے مقام و مرتبہ کا بیان﴾

٨٦ / ٣٩۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ شَيْئٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ فِي سَبِيْلِ اللهِ، دُعِيَ مِنْ أَبْوَابٍ. يَعْنِي: الْجَنَّةِ. يَا عَبْدَ اللهِ، هَذَا خَيْرٌ، فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ، وَ مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصِّيَامِ، وَبَابِ الرَّيَّانِ. فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ: مَا عَلَى هَذَا الَّذِي يُدْعَى مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ، وَقَالَ: هَلْ يُدْعَى مِنْهَا كُلِّهَا أَحَدٌ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَأَرْجُوْ أَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ يَا أَبَابَكْرٍ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَ أَحْمَدُ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا: جو اللہ کی راہ میں ایک چیز کا جوڑا خرچ کرے گا تو اُسے جنت کے

الحديث رقم٣٩: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبي، باب: قول النبي صلى الله عليه وآله وسلم: لو كنت متخذاً خليلا، ٣ / ١٣٤٠، الرقم: ٣٤٦٦، والنسائى فى السنن الكبرى، ٢ / ٦، الرقم: ٢٢١٩، و أحمد بن حنبل فى المسند، ٢ / ٢٦٨، الرقم: ٧٦٢١، وابن حبان فى الصحيح، ٨ / ٢٠٦، الرقم: ٣٤١٨، وابن أبي شيبة فى المصنف، ٦ / ٣٥٣، الرقم: ٣١٩٦٥۔

دروازوں سے بلایا جائے گا۔ اے اللہ کے بندے! یہ خیر ہے پس جو اہل صلاۃ (نمازیوں) میں سے ہوگا اُس کو بابُ الصلاۃ سے بُلایا جائے گا اور جو اہلِ جہاد میں سے ہوگا اُسے بابُ الجہاد سے بلایا جائے گا اور جو اہلِ صدقہ (خیرات والوں) میں سے ہوگا اُسے بابُ الصدقہ سے بلایا جائے گا اور جو اہلِ صِیام (روزہ داروں) میں سے ہوگا اُسے بابُ الصیام اور بابُ الریّان سے بلایا جائے گا۔ پس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: جو اِن سارے دروازوں سے بلایا جائے اُسے تو خدشہ ہی کیا۔ پھر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! کیا کوئی ایسا بھی ہے جو ان تمام دروازوں میں سے بلایا جائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں، اے ابوبکر! مجھے امید ہے کہ تم اُن لوگوں میں سے ہو (جنہیں تمام دروازوں میں سے بلایا جائے گا)۔'' اس حدیث کو امام بخاری، امام نسائی اور امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۸۷ / ۴۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَائِمًا؟ قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: أَنَا، قَالَ: فَمَنْ تَبِعَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً؟ قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: أَنَا، قَالَ: فَمَنْ أَطْعَمَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مِسْكِيْنًا؟ قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: أَنَا، قَالَ: فَمَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيْضًا؟ قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: أَنَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: مَا اجْتَمَعْنَ فِي امْرِءٍ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آج کے دن تم میں سے کون روزہ دار ہے؟ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: مَیں، پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آج کے دن تم میں سے کون جنازے کے ساتھ گیا؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: مَیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آج کے دن تم میں سے کس نے مسکین کو کھانا کھلایا؟

الحديث رقم ۴۰: أخرجه مسلم فی الصحيح، کتاب: الزکاة، باب: من جمع الصدقة وأعمال البر، ۲ / ۷۱۳، الرقم ۱۰۲۸، والنسائی فی السنن الکبری، ۵ / ۳۶، الرقم: ۸۱۰۷، والبيهقی فی السنن الکبری، ۴ / ۱۸۹، الرقم: ۷۶۱۹، و فی شعب الإيمان، ۶ / ۵۳۷، الرقم: ۹۱۹۹۔

ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: مَیں نے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آج کے دن تم میں سے کس نے بیمار کی عیادت (تیمار داری) کی؟ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے، پھر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس میں یہ باتیں جمع ہوں وہ ضرور جنت میں جائے گا۔'' اس حدیث کو امام مسلم اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٨٨ / ٤١۔ عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ أَبَابَكْرٍ دَخَلَ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم فَقَالَ: أَنْتَ عَتِيْقُ اللهِ مِنَ النَّارِ، فَيَوْمَئِذٍ سُمِّيَ عَتِيْقًا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ.

''اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی طرف سے آگ سے آزاد ہو۔ پس اُس دن سے آپ رضی اللہ عنہ کا نام ''عتیق'' رکھ دیا گیا۔'' اس حدیث کو امام ترمذی، ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٨٩ / ٤٢۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ فَقَالَ النَّبِيُّ صلی الله عليه وآله وسلم: يَطْلُعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَأَطْلَعَ أَبُوْبَكْرٍ فَسَلَّمَ ثُمَّ

الحديث رقم ٤١: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب، باب: فى مناقب أبى بكر و عمر رضى الله عنهما، ٥ / ٦١٦، الرقم: ٣٦٧٩، و ابن حبان فى الصحيح، ٥ / ٢٧٩، الرقم: ٦٨٦٤، و الحاكم فى المستدرك، ٢ / ٤٥٠، الرقم: ٣٥٥٧، و الطبرانى فى المعجم الكبير، ١ / ٥٣، و البزار فى المسند ٦ / ١٧٠، الرقم: ٢٢١٣۔

الحديث رقم ٤٢: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب، باب: فى مناقب عمر بن الخطاب رضى الله عنه، ٥ / ٦٢٢، الرقم: ٣٦٩٤، والحاكم فى المستدرك، ٣ / ٧٦، الرقم: ٤٤٤٣، والطبرانى فى المعجم الكبير ١٠ / ١٦٧، الرقم: ١٠٣٤٣۔

جَلَسَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (ابھی) اہلِ جنت میں سے ایک شخص تمہارے پاس آئے گا۔ اتنے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نمودار ہوئے، آپ نے سلام کیا اور بیٹھ گئے۔'' اس حدیث کو امام ترمذی اور امام حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۹۰ / ۴۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: أَتَانِي جِبْرِيْلُ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَرَانِي بَابَ الْجَنَّةِ الَّذِي تَدْخُلُ مِنْهُ أُمَّتِي فَقَالَ أَبُوْبَکْرٍ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَدِدْتُ أَنِّي کُنْتُ مَعَکَ حَتَّی أَنْظُرَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: أَمَّا إِنَّکَ يَا أَبَابَکْرٍ، أَوَّلُ مَنْ يَّدْخُلِ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي.

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالْحَاکِمُ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حضرت جبرائیل علیہ السلام نے میرا ہاتھ پکڑا، پھر مجھے جنت کا وہ دروازہ دکھایا جس سے میری اُمت (جنت میں) داخل ہوگی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے پسند ہے کہ میں آپ کے ساتھ ہوتا تاکہ میں بھی جنت کا وہ دروازہ دیکھتا تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یقیناً تم تو میری اُمت کے پہلے شخص ہو جو جنت میں اُس دروازہ سے داخل ہو گا۔'' اس حدیث کو امام ابوداود اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٤٣: أخرجه أبوداود فی السنن، کتاب: السنة، باب: الخلفاء، ٤ / ٢١٣، الرقم: ٤٦٥٢، والحاکم فی المستدرك، ٣ / ٧٧، الرقم: ٤٤٤٤، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٣ / ٩٣، الرقم: ٢٥٩٤.

٩١ / ٤٤۔ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَّنْظُرَ إِلَى عَتِيْقٍ مِنَ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَ أَنَّ اسْمَهُ الَّذِي سَمَّاهُ أَهْلُهُ لَعَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَامِرِ بْنِ عَمْرٍو حَيْثُ وُلِدَ فَغَلَبَ عَلَيْهِ اسْمُ عَتِيْقٍ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ أَبُوْ يَعْلَى وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے آگ سے آزاد (محفوظ) شخص دیکھنا پسند ہو وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے اور آپ رضی اللہ عنہ کا نام ولادت کے وقت آپ کے گھر والوں نے عبد اللہ بن عثمان بن عامر بن عمرو رکھا تھا، پھر اِس پر عتیق کا لقب غالب آ گیا۔‘‘ اس حدیث کو امام حاکم، ابویعلی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

الحديث رقم ٤٤: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٣ / ٦٤، الرقم، ٤٤٠٤، و أبو يعلى فى المسند، ٨ / ٣٠٢، الرقم: ٤٨٩٩، و الطبرانى فى المعجم الكبير، ١ / ٥٤، الرقم: ١٠۔

٧۔ فَصْلٌ فِي جَامِعِ صِفَاتِهِ وَمَنَاقِبِهِ رضی الله عنه

﴿حضرت صدیق اکبر رضی الله عنہ کی جامع صفات اور مناقب کا بیان﴾

٩٢/ ٤٥۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ: رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ أَمَنَّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي مَالِهِ وَصُحْبَتِهِ أَبُوْبَكْرٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو سعید رضی الله عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمام لوگوں میں سے سب سے زیادہ مجھ پر ابوبکر رضی الله عنہ کا احسان ہے، مال کا بھی اور ہم نشینی کا بھی۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٩٣/ ٤٦۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ

الحديث رقم٤٥: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: الخوخة والممر فى المسجد، ١/ ١٧٧، الرقم: ٤٥٤، و كتاب: فضائل أصحاب النبي، باب: من فضائل أبي بكر ٣/ ١٣٣٧، الرقم: ٣٤٥٤، و مسلم فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أبي بكر ٤/ ١٨٥٤، الرقم: ٢٣٨٢، والترمذى في السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب أبي بكر ٥/ ٦٠٨، الرقم: ٣٦٦٠ ، و أحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ١٨، الرقم: ١١١٥٠۔

الحديث رقم٤٦: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: الخوخة والممر فى المسجد، ١/ ١٧٧، الرقم: ٤٥٤، و كتاب: فضائل الصحابة، باب: قول النبى ﷺ، سُدُّو الأبواب إلّا بَابَ أَبِي بَكْرٍ، ٣/ ١٤١٧، الرقم:٣٦٩١، و مسلم فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أبي بكر الصديق، ٤/ ١٨٥٤، الرقم: ٢٣٨٢، والترمذي فى السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب أبي بكر الصديق رضی الله عنہ، الرقم: ٣٦٦٠۔

فَقَالَ: لَا يُبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ إِلَّا خَوْخَةُ أَبِي بَكْرٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا: مسجد میں کسی کی کھڑکی باقی نہ رہنے دی جائے مگر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر کی کھڑکی قائم رکھی جائے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۹۴ / ۴۷۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ، لَمْ يَنْظُرِ اللهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ: إِنَّ أَحَدَ شِقَّي ثَوْبِي يَسْتَرْخِي، إِلَّا أَنْ أَتَعَاهَدَ ذَلِکَ مِنْهُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّکَ لَسْتَ تَصْنَعُ ذَلِکَ خُيَلَاءَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے کپڑے کو تکبر کرتے ہوئے گھسیٹا، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرمائے گا۔ حضرت ابوبکر (صدیق رضی اللہ عنہ) نے عرض کیا۔ میرے کپڑے کا ایک کونہ عموماً لٹک جاتا ہے سوائے اس صورت کے کہ میں اس کی احتیاط کروں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ایسا ازراہِ تکبر نہیں کرتے۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری اور امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۴۷: أخرجه البخاری في الصحيح، کتاب: فضائل أصحاب النبی، باب: من فضائل أبی بکر الصديق، ۳ / ۱۳۴۰، الرقم: ۳۴۶۵، و في کتاب: اللباس، باب: من جرّ إزاره من غير خيلاء، ۵ / ۲۸۱، الرقم: ۵۴۴۷، والنسائی في السنن، کتاب: الزينة، باب: إسبال الإزار، ۸ / ۲۰۸، الرقم: ۵۳۳۵، و أحمد بن حنبل في المسند، ۲ / ۶۷، الرقم: ۵۳۵۱، و ابن حبان في الصحيح، ۱۲ / ۲۶۱، الرقم: ۵۴۴۴۔

٩٥ / ٤٨۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيْهِ عَاصِبًا رَأْسَهُ فِي خِرْقَةٍ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنبَرِ فَحمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَمَنَّ عَلَيَّ فِي نَفْسِهِ وَمَالِهِ مِنْ أَبِي بَكْرِ ابْنِ أَبِي قُحَافَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے مرضِ وصال میں (حجرہ مبارک سے) باہر تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے اپنا سرِ انور کپڑے سے لپیٹا ہوا تھا۔ پس آپ ﷺ منبر مبارک پر جلوہ افروز ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا: اپنی جان و مال (قربان کرنے) کے اعتبار سے ابوبکر ابن ابی قحافہ سے بڑھ کر مجھ پر زیادہ احسان کرنے والا کوئی نہیں۔“ اس حدیث کو امام بخاری اور امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

٩٦ / ٤٩۔ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: رَحِمَ اللهُ أَبَابَكْرٍ، زَوَّجَنِي ابْنَتَهُ، وَ حَمَلَنِي إِلَى دَارِ الْهِجْرَةِ، وَ أَعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَالِهِ.
رَوَاهُ التِّرمِذِيُّ وَأَبُو يَعْلَى.

”حضرت علی ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ

الحديث رقم٤٨: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: الخوخة والممر فى المسجد، ١ / ١٧٨، الرقم:٤٥٥، و النسائى فى السنن الكبرى، ٥ / ٣٥، الرقم: ٨١٠٢، وأحمد بن حنبل فى المسند، ١ / ٢٧٠، الرقم:٢٤٣٢، و ابن حبان فى الصحيح ١٥ / ٢٧٥، الرقم: ٦٨٦٠۔

الحديث رقم٤٩: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب علي بن أبى طالب ﷺ، ٥ / ٦٣٣، الرقم: ٣٧١٤، وأبويعلى في المسند، ١ / ٤١٨، الرقم: ٥٥٠، و الطبرانى في المعجم الأوسط، ٦ / ٩٥، الرقم: ٥٩٠٦، و ابن أبي عاصم في السنة، ٢ / ٥٧٧، الرقم: ١٢٣٢۔

ابو بکر پر رحم فرمائے انہوں نے مجھ سے اپنی بیٹی کا نکاح کیا، مجھے اٹھا کر دار الہجرت (مدینہ) لے گئے اور اپنے مال سے بلال کو آزاد کروایا۔'' اس حدیث کو امام ترمذی اور ابویعلی نے روایت کیا ہے۔

٩٧ / ٥٠۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ عُمَرُ لِأَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رضي الله عنه: يَا خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا: اے رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے بہتر انسان۔'' اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٩٨ / ٥١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا لِأَحَدٍ عِنْدَنَا يَدٌ إِلَّا وَقَدْ كَافَيْنَاهُ، مَا خَلَا أَبَابَكْرٍ، فَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا يَدًا يُكَافِئُهُ اللهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کسی کا بھی ہمارے اوپر کوئی ایسا احسان نہیں جس کا ہم نے بدلہ چکا نہ دیا ہو، سوائے ابوبکر رضی اللہ عنہ صدیق کے۔ بیشک اُن کے ہمارے اوپر احسان ہیں جن کا بدلہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن چکائے گا۔'' اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٥٠: أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: المناقب، باب: فی مناقب عمر بن الخطاب، ٥ / ٦١٨، الرقم: ٣٦٨٤، و الحاكم فی المستدرك، ٣ / ٩٦، الرقم: ٤٥٠٨.

الحديث رقم ٥١: أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب أبی بكر، ٥ / ٦٠٩، الرقم: ٣٦٦١.

٩٩/ ٥٢۔ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قَالَ أَبُوْ قُحَافَةَ لِأَبِي بَكْرٍ: أَرَاکَ قَوْمًا رِقَابًا ضِعَافًا، فَلَوْ أَنَّکَ إِذْ فَعَلْتَ أَعْتَقْتَ رِجَالًا جِلْدًا يَمْنَعُوْنَکَ وَ يَقُوْمُوْنَ دُوْنَکَ. فَقَالَ أَبُوْبَکْرٍ: يَا أَبَتِ إِنِّي إِنَّمَا أُرِيْدُ مَا أُرِيْدُ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِيْهِ: ﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطٰی وَ اتَّقٰی وَ صَدَّقَ بِالْحُسْنٰی فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرٰی﴾ إِلَی قَوْلِهِ ﷻ ﴿وَمَا لِأَحَدٍ عِنْدَهُ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزٰی إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلٰی وَلَسَوْفَ يَرْضٰی﴾ [الليل، ٩٢: ٥۔٢١]. رَوَاهُ الْحَاکِمُ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ الْحَاکِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد) حضرت ابو قحافہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا میں دیکھتا ہوں کہ تم کمزور غلاموں کو آزاد کرواتے ہو۔ تم ایسا کیوں نہیں کرتے کہ تندومند اور قومی غلاموں کو آزاد کرواؤ تاکہ وہ تمہاری حفاظت کرسکیں اور تمہاری خاطر لڑسکیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے ابا جان میرا مقصد وہ ہے جو ان آیات کا مقصد ہے: ﴿پس جس نے (اپنا مال اللہ کی راہ میں) دیا اور پرہیزگاری اختیار کی اور اس نے (اِنفاق وتقویٰ کے ذریعے) اچھائی (یعنی دینِ حق اور آخرت) کی تصدیق کی تو ہم عنقریب اسے آسانی (یعنی رضائے الٰہی) کے لئے سہولت فراہم کر دیں گے اور جس نے بخل کیا اور (راہِ حق میں مال خرچ کرنے سے) بے پروا رہا اور اس نے (یوں) اچھائی (یعنی دینِ حق اور آخرت) کو جھٹلایا تو ہم عنقریب اسے سختی (یعنی عذاب کی طرف بڑھنے) کے لئے سہولت فراہم کر دیں گے (تاکہ وہ تیزی سے مستحقِ عذاب ٹھہرے) اور اس کا مال اس کے کسی کام نہیں آئے گا جب

الحديث رقم ٥٢: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/ ٥٧٢، الرقم، ٣٩٤٢، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ١/ ٩٥، الرقم: ٦٦۔

وہ ہلاکت (کے گڑھے) میں گرے گا۔ بیشک راہِ (حق) دکھانا ہمارے ذمہ ہے۔ اور بیشک ہم ہی آخرت اور دنیا کے مالک ہیں سو میں نے تمہیں (دوزخ کی) آگ سے ڈرا دیا ہے جو بھڑک رہی ہے جس میں انتہائی بد بخت کے سوا کوئی داخل نہیں ہوگا جس نے (دینِ حق کو) جھٹلایا اور (رسول کی اطاعت سے) منہ پھیر لیا اور اس (آگ) سے اس بڑے پرہیز گار شخص کو بچا لیا جائے گا جو اپنا مال (اللہ کی راہ میں) دیتا ہے کہ (اپنے جان و مال کی) پاکیزگی حاصل کرے اور کسی کا اس پر کوئی احسان نہیں کہ جس کا بدلہ دیا جا رہا ہو۔ مگر (وہ) صرف اپنے ربِ عظیم کی رضا جوئی کے لئے (مال خرچ کر رہا ہے) اور عنقریب وہ (اللہ کی عطا سے اور اللہ اس کی وفا سے) راضی ہو جائے گا۔ ﴾۔'' اس حدیث کو امام حاکم اور احمد نے روایت کیا ہے نیز امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

١٠٠ / ٥٣۔ عَنْ أَسَدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ فَالْتَفَتَ الْتِفَافَةً فَلَمْ يَرَ أَبَا بَكْرٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَبُوْبَكْرٍ. أَبُوْبَكْرٍ! إِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ جِبْرِيْلَ عليه السلام أَخْبَرَنِي آنِفًا إِنَّ خَيْرَ أُمَّتِکَ بَعْدَکَ أَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت اسد بن زرارہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے دیکھا۔ آپ ﷺ نے توجہ فرمائی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو نہ دیکھا تو آپ ﷺ نے پکارا: ابوبکر ابوبکر روح القدس جبرائیل عليه السلام نے مجھے خبر دی ہے کہ میری اُمت میں سے میرے بعد سب سے بہتر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٠١ / ٥٤۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ عزوجل فِي السَّمَاءِ يَكْرَهُ أَنْ يُّخَطَّأَ أَبُوْبَكْرٍ فِي الْأَرْضِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

الحديث رقم ٥٣: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٦ / ٢٩٢، الرقم: ٦٤٤٨.

الحديث رقم ٥٤: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٠ / ٦٧، الرقم: ١٢٤.

''حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو آسمان پر یہ پسند نہیں کرتا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے زمین پر کوئی خطا سرزد ہو۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۰۲/ ۵۵۔ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: لَمَّا احْتَضَرَ أَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: يَا عَائِشَةُ، انْظُرِي اللَّقْحَةَ الَّتِي كُنَّا نَشْرَبُ مِنْ لَبَنِهَا، وَالْجَفْنَةَ الَّتِي نَصْطَبِخُ فِيْهَا، وَالْقَطِيْفَةَ الَّتِي كُنَّا نَلْبُسُهَا، فَإِنَّا كُنَّا نَنْتَفِعُ بِذَالِکَ حِيْنَ كُنَّا فِي أَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ، فَإِذَا مِتُّ فَارْدُدِيْهِ إِلَى عُمَرَ، فَلَمَّا مَاتَ أَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ أَرْسَلَتْ بِهِ إِلَى عُمَرَ رضی اللہ عنہ فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: رَضِيَ اللهُ عَنْکَ يَا أَبَا بَكْرٍ، لَقَدْ أَتْعَبْتَ مَنْ جَاءَ بَعْدَکَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آپ نے فرمایا: جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وصال کا وقت قریب آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عائشہ! یہ دودھ دینے والی اونٹنی دیکھ لو جس کا ہم دودھ پیتے تھے اور یہ بڑا برتن جس میں ہم کھانا پکاتے تھے اور یہ کمبل چادر جسے ہم اوڑھتے تھے، ہم ان چیزوں سے نفع حاصل کرنے کے مجاز تھے جب تک ہم مسلمانوں کے اُمور میں مصروف رہتے تھے۔ پھر جب میں فوت ہو جاؤں تو یہ سب کچھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لوٹا دینا۔ پھر جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے وہ چیزیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف بھجوا دیں۔ اُس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو، آپ نے اپنے بعد ہر آنے والے کو تھکا دیا ہے (مشکل میں ڈال دیا ہے)۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

الحديث رقم ۵۵: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۱/ ۶۰، الرقم: ۳۸، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۵/ ۲۳۱۔

۱۰۳ / ۵٦۔ عَنْ عُبَيْدَةَ قَالَ: جَاءَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ وَالْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنه فَقَالُوْا: يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عیینہ بن حصن رضی اللہ عنہ اور اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ، سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہوں نے کہا: یا خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! (اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلیفہ)۔'' اس حدیث کو امام حاکم اور امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۰٤ / ۵۷۔ عَنْ عَلِيٍّ: أَنَّهُ قَالَ: خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُوْبَكْرٍ رضي الله عنه. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اس امت میں سے بہتر ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔'' اس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۰۵ / ۵۸۔ قَالَ عَلِيٌّ وَالزُّبَيْرُ رضي الله عنهما قَالَ: إِنَّا نَرَى أَبَا بَكْرٍ أَحَقَّ النَّاسِ بِهَا بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: إِنَّهُ لَصَاحِبُ الْغَارِ، وَ ثَانِي اثْنَيْنِ، وَ إِنَّا لَنَعْلَمُ بِشَرَفِهِ وَ كِبَرِهِ، وَ لَقَدْ أَمَرَهُ رَسُوْلُ اللهِ بِالصَّلَاةِ بِالنَّاسِ وَ هُوَ حَيٌّ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

الحديث رقم٥٦: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/ ٨٥، الرقم:٤٤٧٣، و البيهقى في السنن الكبرى، ٧/ ٢٠.

الحديث رقم٥٧: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ١/ ١١٠، الرقم: ٨٧٩، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ١/ ٢٩٨، الرقم: ٩٩٢.

الحديث رقم٥٨: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٣/ ٧٠، الرقم: ٤٤٢٢، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٨/ ١٥٢.

’’حضرت علی اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بلاشبہ حضرت ابوبکر خلافت کے سب سے زیادہ حقدار ہیں آپ حضور نبی اکرم ﷺ کے غار کے ساتھی ہیں۔ آپ ثانی اثنین (یارِ غار) ہیں اور ہم آپ کے شرف کو اور آپ کے خیر ہونے کو جانتے ہیں۔ بے شک آپ کو حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنی ظاہری حیات طیبہ میں نماز کی امامت کا حکم دیا تھا۔‘‘ اس حدیث کو امام حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

١٠٦/ ٥٩۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ: كَانَ أَبُوْبَكْرٍ مَعْرُوْفًا بِالتِّجَارَةِ. لَقَدْ بُعِثَ النَّبِيُّ ﷺ وَ عِنْدَهُ أَرْبَعُوْنَ أَلْفَ دِرْهَمٍ. فَكَانَ يُعْتِقُ مِنْهَا، وَ يُقَوِّي الْمُسْلِمِيْنَ حَتَّى قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ الْقَدِرَةَ آلَافَ دِرْهَمٍ ثُمَّ، كَانَ يَفْعَلُ فِيْهَا مَا كَانَ يَفْعَلُ بِمَكَّةَ. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

’’حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مشہور تاجر تھے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اعلان نبوت فرمایا تو آپ کے پاس چالیس ہزار درہم موجود تھے آپ اس رقم سے غلاموں کو آزاد کرواتے اور مسلمانوں کو تقویت پہنچاتے تھے یہاں تک کہ آپ ہجرت کرکے ہزاروں درہموں کے ساتھ مدینہ طیبہ آ گئے۔ یہاں بھی آپ مکہ معظّمہ کی طرح دل کھول کر اسلام پر خرچ کرتے رہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن سعد اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

١٠٧/ ٦٠۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: حُبُّ أَبِي بَكْرٍ وَ شُكْرُهُ وَاجِبٌ عَلَى أُمَّتِي. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ وَالْخَطِيْبُ.

’’حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

الحديث رقم٥٩: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ٣/ ١٧٢، و ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٣٠/ ٦٨.

الحديث رقم٦٠: أخرجه الديلمى فى مسند الفردوس، ٢/ ١٤٢، الرقم: ٢٧٢٤، و الخطيب في تاريخ بغداد، ٥/ ٤٥١.

فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ سے محبت اور اُن کا شکر ادا کرنا میری امت پر واجب ہے۔'' اس حدیث کو امام دیلمی اور خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

١٠٨ / ٦١۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: رَآنِي النَّبِيُّ ﷺ وَ أَنَا أَمْشِي أَمَامَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ: لِمَ تَمْشِي أَمَامَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْکَ؟ إِنَّ أَبَابَکْرٍ خَيْرٌ مِّمَّنْ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ أَوْ غَرَبَتْ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

''حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے دیکھا کہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آگے آگے چل رہا ہوں۔ آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: تم اُس ہستی کے آگے کیوں چل رہے ہو جو تم سے بہت بہتر ہے؟ بے شک ابوبکر رضی اللہ عنہ ہر اُس شخص سے بہتر ہیں جس پر سورج طلوع یا غروب ہوتا ہے۔'' اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

الحديث رقم ٦١: أخرجه الديلمي فی مسند الفردوس، ٥ / ٣٥١.

الْبَابُ الثَّالِثُ:

مَنَاقِبُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه

﴿حضرت عمر بن خطاب رضي الله عنه کے مناقب﴾

www.MinhajBooks.com

١۔ فَصْلٌ فِيمَا يَتَعَلَّقُ بِإِسْلَامِهِ رضي الله عنه

حضرت عمر فاروق رضي الله عنه کے قبولِ اسلام کا بیان

١٠٩/ ١۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: اَللّٰهُمَّ، أَعِزَّ الإِسْلَامَ بِأَحَبِّ هَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ إِلَيْکَ بِأَبِي جَهْلٍ أَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. قَالَ: وَكَانَ أَحَبَّهُمَا إِلَيْهِ عُمَرُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی: اے اللہ! تو ابوجہل یا عمر بن خطاب دونوں میں سے اپنے ایک پسندیدہ بندے کے ذریعے اسلام کو غلبہ اور عزت عطا فرما۔ راوی کہتے ہیں کہ ان دونوں میں اللہ کو محبوب حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے (جن کے بارے میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا قبول ہوئی اور آپ مشرف بہ اسلام ہوئے)۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١١٠/ ٢۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ نَزَلَ جِبْرِيْلُ فَقَالَ:

الحديث رقم ١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: في مناقب عمر، ٥/ ٦١٧، الرقم: ٣٦٨١، و أحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٩٥، الرقم: ٥٦٩٦، و ابن حبان في الصحيح، ١٥/ ٣٠٥، الرقم: ٦٨٨١، و الحاكم في المستدرك، ٣/ ٥٧٤، الرقم: ٦١٢٩، و البزار في المسند، ٦/ ٥٧، الرقم: ٢١١٩، و عبد بن حميد في المسند، ١/ ٢٤٥، الرقم: ٧٥٩.

الحديث رقم ٢: أخرجه ابن ماجة في السنن، المقدمة، باب: فضل عمر، ١/ ٣٨، الرقم: ١٠٣، وابن حبان في الصحيح، ١٥/ ٣٠٧، الرقم: ←

يَا مُحَمَّدُ، لَقَدِ اسْتَبْشَرَ أَهْلُ السَّمَاءِ بِإِسْلَامِ عُمَرَ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایمان لائے تو جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! تحقیق اہل آسمان نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے پر خوشی منائی ہے (اور مبارکبادیں دی ہیں)۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ماجہ، ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۱۱۱/ ۳۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: لَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ رضي الله عنه قَالَ الْمُشْرِكُوْنَ: الْيَوْمَ قَدِ انْتَصَفَ الْقَوْمُ مِنَّا. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَأَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو مشرکین نے کہا آج کے دن ہماری قوم دو حصوں میں بٹ گئی ہے (اور آدھی رہ گئی ہے)۔‘‘ اس حدیث کو امام حاکم، احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے نیز امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۱۱۲/ ٤۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم

.......٦٨٨٣، والحاكم في المستدرك، ٣/ ٩٠، الرقم: ٤٤٩١، والطبراني فى المعجم الكبير، ١١/ ٨٠، الرقم: ١١١٠٩، و الهيثمي في موارد الظمان، ١/ ٥٣٥، الرقم: ٢١٨٢۔

الحديث رقم٣: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٣/ ٩١، الرقم:٤٤٩٤، والطبرانى فى المعجم الكبير، ١١/ ٢٥٥، الرقم:١١٦٥٩، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ١/ ٢٤٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ٦٢۔

الحديث رقم٤: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٣/ ٩١، الرقم: ٤٤٩٢، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ٢/ ٢٠، الرقم: ١٠٩٦، وفى المعجم الكبير، ١٢/ ٣٠٥، الرقم: ١٣١٩١، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ٦٥۔

ضَرَبَ صَدْرَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِيَدِهِ حِيْنَ أَسْلَمَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ، وَهُوَ يَقُوْلُ: اللَّهُمَّ، أَخْرِجْ مَا فِي صَدْرِهِ مِنْ غِلٍّ وَ أَبْدِلْهُ إِيْمَانًا. يَقُوْلُ ذٰلِكَ ثَلاثًا. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَ الْأَوْسَطِ.

وَ قَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ مُسْتَقِيْمُ الإِسْنَادِ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب اسلام لائے تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے سینے پر تین دفعہ اپنا دست اقدس مارا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ فرما رہے تھے۔ اے اللہ! عمر کے سینے میں جو غل (سابقہ عداوت کا اثر) ہے اس کو نکال دے اور اس کی جگہ ایمان ڈال دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ کلمات تین مرتبہ دہرائے۔'' اس حدیث کو امام حاکم نے ''مستدرک'' میں اور طبرانی نے ''المعجم الکبیر'' اور ''المعجم الأوسط'' میں روایت کیا ہے اور امام حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

١١٣ / ٥۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: إِنْ كَانَ إِسْلَامُ عُمَرَ لَفَتْحًا، وَ إِمَارَتُهُ لَرَحْمَةً وَاللهِ مَا اسْتَطَعْنَا أَنْ نُصَلِّيَ بِالْبَيْتِ حَتَّى أَسْلَمَ عُمَرُ، فَلَمَّا أَسْلَمَ قَابَلَهُمْ حَتَّى دَعُوْنَا فَصَلَّيْنَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قبول اسلام (ہمارے لئے) ایک فتح تھی اور ان کی امارت ایک رحمت تھی، خدا کی قسم ہم بیت اللہ میں نماز پڑھنے کی استطاعت نہیں رکھتے تھے، یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام لائے۔ پس جب وہ اسلام لائے تو آپ نے مشرکینِ مکہ کا سامنا کیا یہاں تک کہ انہوں نے ہمیں چھوڑ دیا تب ہم نے خانہ کعبہ میں نماز پڑھی۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم٥: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٩ / ١٦٥، الرقم: ٨٨٢٠، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ٦٢۔

٢۔ فَصُلٌ فِي مَنُزِلَتِهِ رضي الله عنه عِنُدَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم

﴿حضور نبی اکرم صلى الله عليه وآله وسلم کی بارگاہ میں حضرت عمر رضي الله عنه کے مقام و مرتبہ کا بیان﴾

١١٤ / ٦۔ عَنُ أَنَسٍ: أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم عَنِ السَّاعَةِ فَقَالَ: مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: وَ مَاذَا أَعُدَدُتَ لَهَا؟ قَالَ: لَا شَيُئَ إِلَّا أَنِّي أُحِبُّ اللهَ وَ رَسُولَهُ صلى الله عليه وآله وسلم فَقَالَ: أَنُتَ مَعَ مَنُ أَحُبَبُتَ. قَالَ أَنَسٌ: فَمَا فَرِحُنَا بِشَيُئٍ فَرَحُنَا بِقَوُلِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم: أَنُتَ مَعَ مَنُ أَحُبَبُتَ. قَالَ أَنَسٌ: فَأَنَا أُحِبُّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم وَ أَبَا بَكُرٍ وَ عُمَرَ، وَ أَرُجُو أَنُ أَكُونَ مَعَهُمُ بِحُبِّي إِيَّاهُمُ، وَ إِنُ لَمُ أَعُمَلُ بِمِثُلِ أَعُمَالِهِمُ. مُتَّفَقٌ عَلَيُهِ.

’’حضرت انس رضي الله عنه فرماتے ہیں کہ کسی صحابی نے حضور نبی اکرم صلى الله عليه وآله وسلم سے پوچھا کہ قیامت کب آئے گی؟ تو آپ صلى الله عليه وآله وسلم نے فرمایا: تم نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ وہ صحابی عرض گزار ہوا: میرے پاس تو کوئی عمل نہیں سوائے اس کے کہ میں اللہ اور اس کے

الحديث رقم ٦: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة باب: مناقب عمر بن الخطاب، ٣ / ١٣٤٩، الرقم: ٣٤٨٥، و مسلم في الصحيح، كتاب: البر والصلة والأدب، باب: المرء مع من أحب، ٤ / ٢٠٣٢، الرقم: ٢٦٣٩، و أحمد بن حنبل فى المسند، ٣ / ٢٢٧، الرقم: ١٣٣٩٥، و أبو يعلى فى المسند، ٦ / ١٨٠، الرقم: ٣٤٦٥، و عبد بن حميد في المسند، ١ / ٣٩٧، الرقم: ١٣٣٩، و المنذرى في الترغيب و الترهيب، ٤ / ١٤، ١٥، الرقم: ٤٥٩٤۔

رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں آخرت میں اسی کی معیت اور سنگت نصیب ہوگی جس سے تم محبت کرتے ہو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں کسی خبر نے اتنا خوش نہیں کیا جتنا حضور نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان نے کیا کہ ''تم اسی کے ساتھ ہو گے جس سے محبت کرتے ہو۔'' حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں حضور نبی اکرم ﷺ سے محبت کرتا ہوں اور ابو بکر و عمر سے بھی لہٰذا امیدوار ہوں کہ ان کی محبت کے باعث ان حضرات کے ساتھ ہوں گا اگرچہ میرے اعمال ان جیسے نہیں۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١١٥/ ٧۔ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: وُضِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى سَرِيْرِهِ فَتَكَنَّفَهُ النَّاسُ يَدْعُوْنَ وَيُثْنُوْنَ وَيُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ وَأَنَا فِيهِمْ، قَالَ: فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا بِرَجُلٍ قَدْ أَخَذَ بِمَنْكِبِي مِنْ وَرَائِي. فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ عَلِيٌّ. فَتَرَحَّمَ عَلَى عُمَرَ وَقَالَ: مَا خَلَّفْتَ أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللهَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ، مِنْكَ. وَايْمُ اللهِ، إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ أَنْ يَجْعَلَكَ اللهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ وَ ذَاكَ، أَنِّي كُنْتُ أُكَثِّرُ أَسْمَعُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ جِئْتُ أَنَا وَ أَبُوبَكْرٍ وَ عُمَرُ، وَ دَخَلْتُ أَنَا وَ أَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَخَرَجْتُ أَنَا وَ أَبُوْ بَكْرٍ وَ عُمَرُ. فَإِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو، أَوْ لَأَظُنُّ، أَنْ يَجْعَلَكَ اللهُ مَعَهُمَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ هَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

الحديث رقم٧: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب عمر بن الخطاب، ٣/ ١٣٤٨، الرقم: ٣٤٨٢، و مسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عمر، ٤/ ١٨٥٨، الرقم: ٢٣٨٩، و أحمد بن حنبل فی المسند، ١/ ١١٢، الرقم: ٨٩٨، و الحاكم فی المستدرك، ٣/ ٧١، الرقم: ٤٤٢٧۔

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا جنازہ تخت پر رکھا گیا تو لوگ ان کے گرد جمع ہوگئے، وہ ان کے حق میں دعا کرتے، تحسین آمیز کلمات کہتے اور جنازہ اٹھائے جانے سے بھی پہلے ان پر صلوۃ (یعنی دعا) پڑھ رہے تھے، میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا، اچانک ایک شخص نے پیچھے سے میرے کندھے پر ہاتھ رکھا، میں نے گھبرا کر مڑ کے دیکھا تو وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے، انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے رحمت کی دعا کی اور کہا (اے عمر!) آپ نے اپنے بعد کوئی ایسا شخص نہیں چھوڑا جس کے کیے ہوئے اعمال کے ساتھ مجھے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنا پسند ہو بخدا مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کا درجہ آپ کے دونوں صاحبوں کے ساتھ کردے گا، کیونکہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہ کثرت یہ سنتا تھا، ’’میں اور ابوبکر و عمر آئے، میں اور ابوبکر و عمر داخل ہوئے، میں اور ابوبکر و عمر نکلے‘‘ اور مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو (اسی طرح) آپ کے دونوں صاحبوں کے ساتھ رکھے گا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

۱۱۶ / ۸۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم، وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم٨: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب عمر بن الخطاب، ٣ / ١٣٥١، الرقم: ٣٤٩١، و في كتاب: الإستئذان، باب: المصافحة، ٥ / ٢٣١١، الرقم: ٥٩٠٩، و ابن حبان فی الصحيح، ١٦ / ٣٥٥، الرقم: ٧٣٥٦، و البيهقي في شعب الإيمان، ٢ / ١٣٢، الرقم:١٣٨٢۔

١١٧ / ٩۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ عُمَرُ لِأَبِي بَکْرٍ: يَا خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ أَبُوْبَکْرٍ: أَمَا إِنَّکَ إِنْ قُلْتَ ذَاکَ فَلَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلَى رَجُلٍ خَيْرٍ مِنْ عُمَرَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاکِمُ.

’’حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرکے فرمایا: اے حضور نبی اکرم ﷺ کے بعد لوگوں میں سب سے بہترین انسان! یہ سن کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آگاہ ہو جاؤ اگر تم نے یہ کہا ہے تو میں نے بھی حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عمر سے بہتر کسی آدمی پر ابھی تک سورج طلوع نہیں ہوا۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

١١٨ / ١٠۔ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْعُمْرَةِ فَقَالَ أَيْ أَخِي: أَشْرِکْنَا فِي دُعَائِکَ وَلَا تَنْسَنَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے عمرہ کی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے انہیں فرمایا: اے میرے بھائی! ہمیں بھی اپنی دعاؤں

الحديث رقم ٩: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: فی مناقب عمر، ٥ / ٦١٨، الرقم: ٣٦٨٤، و الحاکم فی المستدرک، ٣: ٩٦، الرقم: ٤٥٠٨۔

الحديث رقم ١٠: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: الدعوات، باب: فی دعاء النبي ﷺ، ٥ / ٥٥٩، الرقم: ٣٥٦٢۔ و إبن ماجة فی السنن، کتاب: المناسک، باب: فضل دعاء الحاج، ٢ / ٩٦٦، الرقم: ٢٨٩٤، و البيهقی فی شعب الإيمان، ٦ / ٥٠٢، الرقم: ٩٠٥٩۔

میں شریک رکھنا اور ہمیں نہیں بھولنا۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١١٩/ ١١۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ رَأَى عَلَى عُمَرَ قَمِيْصًا أَبْيَضَ فَقَالَ ثَوْبُکَ هَذَا غَسِيْلٌ أَمْ جَدِيْدٌ؟ قَالَ: لَا. بَلْ غَسِيْلٌ: قَالَ: الْبَسْ جَدِيْدًا، وَعِشْ حَمِيْدًا، وَمُتْ شَهِيْدًا. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سفید قمیص زیب تن کئے ہوئے دیکھا تو دریافت فرمایا: (اے عمر) تمہارا یہ قمیص نیا ہے یا پرانا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: یہ پرانا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (اللہ کرے) تم ہمیشہ نیا لباس پہنو اور پرسکون زندگی بسر کرو اور تمہیں شہادت کی موت نصیب ہو۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

١٢٠/ ١٢۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ: کُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنه فَقَالَ: وَاللهِ، يَا رَسُوْلَ اللهِ، لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ کُلِّ شَيْءٍ إِلَّا نَفْسِي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ

الحديث رقم ١١: أخرجه أبن ماجة فی السنن، کتاب: اللباس، باب: ما يقول الرجل إذا لبس ثوبًا جديداً، ٢/ ١١٧٨، الرقم: ٣٥٥٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٨٨، الرقم: ٥٦٢٠، والطبرانی فی المعجم الکبير، ١٢/ ٢٨٣، الرقم: ١٣١٢٧، و أبو يعلی في المسند، ٩/ ٤٠٢، الرقم: ٥٥٤٥۔

الحديث رقم ١٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/ ٣٣٦، و الحاکم في المستدرک، ٣/ ٥١٦، الرقم: ٥٩٢٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/ ١٠٢، الرقم: ٣١٧، و البزار في المسند، ٨/ ٣٨٤، الرقم: ٣٤٥٩۔

أَحَدُكُم حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ نَفْسِهِ قَالَ: فَأَنْتَ الآنَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: الآنَ يَا عُمَرُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھے اور آپ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ مجھے ہر چیز سے بڑھ کر محبوب ہیں سوائے میری جان کے۔ اس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اسے اس کی جان سے بڑھ کر محبوب نہیں ہو جاتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اب آپ مجھے میری جان سے بھی بڑھ کر محبوب ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عمر! اب تمہارا ایمان کامل ہو گیا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل، حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

٣۔ فَصْلٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: لَوْ كَانَ نَبِيٌّ بَعْدِي لَكَانَ عُمَرُ

﴿فرمان رسول ﷺ: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر ہوتا﴾

١٢١ / ١٣۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَقَدْ كَانَ فِيْمَا قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ فَإِنْ يَکُ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ فَإِنَّهُ عُمَرُ.

وفي رواية: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَقَدْ كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيْلَ رِجَالٌ يُكَلَّمُوْنَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُوْنُوْا أَنْبِيَاءَ، فَإِنْ يَكُنْ مِنْ أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ فَعُمَرُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلی امتوں میں محدَّث ہوا کرتے تھے اگر میری امت میں کوئی محدَّث ہے تو وہ عمر رضی اللہ عنہ ہے۔

اور ایک روایت میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ الفاظ مروی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے لوگوں یعنی بنی اسرائیل میں ایسے لوگ بھی ہوا کرتے تھے جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ کلام فرماتا تھا حالانکہ وہ نبی نہ تھے۔ اگر ان جیسا میری امت کے اندر کوئی ہوتا تو وہ عمر ہوتا۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

الحديث رقم١٣: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة باب: مناقب عمر بن الخطاب رضي الله عنه، ٣ / ١٣٤٩، الرقم: ٣٤٨٦، وفي كتاب: الأنبياء، باب: أم حسبت أن أصحاب الكهف والرقيم، ٣ / ١٢٧٩، الرقم: ٢٣٨٢، وابن أبي عاصم في السنة، ٢ / ٥٨٣، الرقم: ١٢٦١.

١٢٢ / ١٤۔ عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: قَدْ كَانَ يَكُوْنُ فِي الْأُمَمِ قَبْلَكُمْ مُحَدَّثُوْنَ فَإِنْ يَكُنْ فِي أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ، فَإِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مِنْهُمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

وقَالَ ابْنُ وَهْبٍ: تَفْسِيْرُ مُحَدَّثُوْنَ مُلْهَمُوْنَ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ فرماتے تھے کہ تم سے پہلی امتوں میں محدَّثون ہوتے تھے۔ اگر میری امت میں کوئی محدَّث ان میں سے ہے تو وہ عمر بن الخطاب ہے، ابن وہب نے کہا محدَّث اس شخص کو کہتے ہیں جس پر الہام کیا جاتا ہو۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

١٢٣ / ١٥۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّهُ كَانَ فِيْمَنْ مَضَى رِجَالٌ يَتَحَدَّثُوْنَ نُبُوَّةً. فَإِنْ يَّكُنْ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ مِّنْهُمْ فَعُمَرُ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سابقہ امتوں میں بعض لوگ ایسے بھی ہوتے تھے جو نبوت کی سی باتیں کرتے تھے اور اگر میری امت میں ایسا کوئی ہے تو وہ عمر ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم١٤: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عمر، ٤ / ١٨٦٤، الرقم: ٢٣٩٨، و الترمذی فی السنن، كتاب: المناقب، باب: فی مناقب عمر بن الخطاب، ٥ / ٦٢٢، الرقم: ٣٦٩٣، و ابن حبان فی الصحيح، ١٥ / ٣١٧، الرقم: ٦٨٩٤، و الحاكم فی المستدرك، ٣ / ٩٢، الرقم: ٤٤٩٩، و النسائي في السنن الكبرى، ٥ / ٣٩، الرقم: ٨١١٩۔

الحديث رقم١٥: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦ / ٣٥٤، الرقم: ٣١٩٧٢۔

٤۔ فَصْلٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ الشَّيْطَانَ يَفِرُّ مِنْ ظِلِّ عُمَرَ

﴿فرمانِ رسول ﷺ: بے شک شیطان عمر کے سائے سے بھی بھاگتا ہے﴾

١٢٤ / ١٦۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَ عِنْدَهُ نِسْوَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمْنَهُ وَ يَسْتَكْثِرْنَهُ عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ عَلَى صَوْتِهِ. فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قُمْنَ فَبَادَرْنَ الْحِجَابَ. فَأَذِنَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ. فَدَخَلَ عُمَرُ وَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَضْحَکُ فَقَالَ عُمَرُ: أَضْحَکَ اللهُ سِنَّکَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: عَجِبْتُ مِنْ هَؤُلَاءِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي! فَلَمَّا سَمِعْنَ

الحديث رقم١٦: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب عمر بن الخطاب، ٣ / ١٣٤٧، الرقم: ٣٤٨٠، و في كتاب: بدء الخلق، باب: صفة إبليس و جنوده، ٣ / ١١٩٩، الرقم: ٣١٢٠، و مسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عمر، ٤ / ١٨٦٣، الرقم: ٢٣٩٦، و النسائی فی السنن الكبری، ٥ / ٤١، الرقم: ٨١٣٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ١ / ١٧١، الرقم: ١٤٧٢، و الطبراني في المعجم الأوسط، ٨ / ٣٣٢، الرقم: ٨٧٨٣، و أبويعلی في المسند، ٢ / ١٣٢، الرقم: ٨١٠۔

صَوْتَکَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ فَقَالَ عُمَرُ: فَأَنْتَ أَحَقُّ أَنْ يَهَبْنَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، ثُمَّ قَالَ عُمَرُ: يَا عَدُوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّ: أَتَهَبْنَنِي وَ لَا تَهَبْنَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ! فَقُلْنَ: نَعَمْ أَنْتَ أَغْلَظُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ: إِيْهًا يَا ابْنَ الْخَطَّابِ! وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقِيَکَ الشَّيْطَانُ سَالِکًا فَجًّا قَطُّ إِلَّا سَلَکَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّکَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب نے حضور نبی اکرم ﷺ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی اور اس وقت آپ ﷺ کے پاس قریش کی کچھ عورتیں خوب اونچی آواز سے گفتگو کر رہی تھیں۔ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی تو وہ اٹھ کھڑی ہوئیں اور پردے میں چلی گئیں۔ اس پر حضور نبی اکرم ﷺ مسکرانے لگے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ کے دندانِ مبارک کو تبسم ریز رکھے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں ان عورتوں پر حیران ہوں جو میرے پاس تھیں کہ جب انہوں نے تمہاری آواز سنی تو پردے میں چھپ گئیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! آپ زیادہ حق دار ہیں کہ یہ آپ سے ڈریں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اپنی جان کی دشمنو! تم مجھ سے ڈرتی ہو اور حضور نبی اکرم ﷺ سے نہیں ڈرتیں؟ عورتوں نے جواب دیا: ہاں! آپ حضور نبی اکرم ﷺ کے مقابلہ میں سخت گیر اور سخت دل ہیں۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابن خطاب! اس بات کو چھوڑو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! جب شیطان تمہیں کسی راستے پر چلتے ہوئے دیکھتا ہے تو تمہارے راستے کو چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کر لیتا ہے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٢٥ / ١٧۔ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي بَعْضِ مَغَازِيْهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ جَاءَ تْ جَارِيَةٌ سَوْدَاءُ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي كُنْتُ نَذَرْتُ إِنْ رَدَّکَ اللهُ سَالِماً أَنْ أَضْرِبَ بَيْنَ يَدَيْکَ بِالدُّفِّ وَ أَتَغَنَّى، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنْ كُنْتِ نَذَرْتِ فَاضْرِبِي وَ إِلَّا فَلاَ. فَجَعَلَتْ تَضْرِبُ، فَدَخَلَ أَبُوْبَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ، ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَ تَضْرِبُ، ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَ هِيَ تَضْرِبُ، ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَأَلْقَتِ الدُّفَّ تَحْتَ اسْتِهَا ثُمَّ قَعَدَتْ عَلَيْهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَخَافُ مِنْکَ يَا عُمَرُ، إِنِّي كُنْتُ جَالِساً وَهِيَ تَضْرِبُ فَدَخَلَ أَبُوْبَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَ هِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَ هِيَ تَضْرِبُ، فَلَمَّا دَخَلْتَ أَنْتَ يَا عُمَرُ، أَلْقَتِ الدُّفَّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک مرتبہ کسی جہاد سے واپس تشریف لائے تو ایک سیاہ فام باندی حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ کو صحیح سلامت واپس لائے تو میں آپ کے سامنے دف بجاؤں گی اور گانا گاؤں گی۔ آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: اگر تم نے نذر مانی تھی تو بجا لو ورنہ نہیں۔ اس نے دف بجانا شروع کیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آ گئے وہ بجاتی رہی پھر

الحديث رقم ١٧: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب، باب: فى مناقب عمر، ٥ / ٦٢٠، الرقم: ٣٦٩٠، و الحكيم الترمذي في نوادر الأصول في أحاديث الرسول، ١ / ٢٣٠، و العسقلاني في فتح الباري، ١١ / ٥٨٨۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آنے پر بھی وہ دف بجاتی رہی۔ لیکن اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ داخل ہوئے تو وہ دف کو نیچے رکھ کر اس پر بیٹھ گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! تم سے شیطان بھی ڈرتا ہے کیونکہ میں موجود تھا اور یہ دف بجا رہی تھی پھر ابوبکر، علی اور عثمان (یکے بعد دیگرے) آئے۔ تب بھی یہ بجاتی رہی لیکن جب تم آئے تو اس نے دف بجانا بند کر دیا۔'' اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٢٦ / ١٨۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم جَالِسًا فَسَمِعْنَا لَغطًا وَ صَوْتَ صِبْيَانٍ. فَقَامَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فَإِذَا حَبْشِيَّةٌ تَزْفِنُ وَالصِّبْيَانُ حَوْلَهَا فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ، تَعَالِي فَانْظُرِي فَجِئْتُ فَوَضَعْتُ لَحْيَيَّ عَلَى مَنْكِبِ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهَا مَا بَيْنَ الْمَنْكِبِ إِلَى رَأْسِهِ، فَقَالَ لِي: أَمَا شَبِعْتِ، أَمَا شَبِعْتِ. قَالَتْ: فَجَعَلْتُ أَقُوْلُ لَا لِأَنْظُرَ مَنْزِلَتِي عِنْدَهُ، إِذْ طَلَعَ عُمَرُ قَالَتْ: فَارْفَضَّ النَّاسُ عَنْهَا. قَالَتْ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: إِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَى شَيَاطِيْنِ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ قَدْ فَرُّوْا مِنْ عُمَرَ. قَالَتْ: فَرَجَعْتُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَي: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

الحديث رقم١٨: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب، باب: فى مناقب عمر، ٥ / ٦٢١، الرقم: ٣٦٩١، و النسائى فى السنن الكبرى، ٥ / ٣٠٩، الرقم: ٨٩٥٧، و العسقلاني في فتح الباري، ٢ / ٤٤٤، و إبراهيم حسيني في البيان و التعريف، ١ / ٢٨٢، و المناوي في فيض القدير، ٣ / ١٢.

تشریف فرما تھے اتنے میں ہم نے شور وغل اور بچوں کی آواز سنی۔ آپ ﷺ کھڑے ہوئے تو دیکھا کہ ایک حبشی عورت ناچ رہی ہے اور بچے اس کے گرد گھیرا ڈالے ہوئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: عائشہ آؤ دیکھو! میں گئی اور ٹھوڑی حضور نبی اکرم ﷺ کے مبارک کندھے پر رکھ کر آپ ﷺ کے کندھے اور سر کے درمیان سے دیکھنے لگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارا جی نہیں بھرا؟ میں دیکھنا چاہتی تھی کہ آپ ﷺ کے نزدیک میری کیا قدر ومنزلت ہے؟ لہٰذا میں نے عرض کیا: ''نہیں'' اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ آ گئے اور انہیں دیکھتے ہی سب لوگ بھاگ گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ شیاطین جن و انس عمر کو دیکھ کر بھاگ کھڑے ہوئے، پھر میں لوٹ آئی۔'' اس حدیث کو امام ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۷ / ۱۹۔ عَنْ سُدَيْسَةَ مَوْلَاةِ حَفْصَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ الشَّيْطَانَ لَمْ يَلْقَ عُمَرَ مُنْذُ أَسْلَمَ إِلَّا خَرَّ لِوَجْهِهِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَ إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

''حضرت سدیسہ رضی اللہ عنہا جو کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی خادمہ ہیں بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک جب سے عمر نے اسلام قبول کیا ہے شیطان ان کے سامنے سے گزرتا ہے تو اپنا سر جھکا لیتا ہے۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کی اسناد حسن ہیں۔

www.MinhajBooks.com

الحديث رقم۱۹: أخرجه الطبرانی فی المعجم الکبیر، ۲۴ / ۳۰۵، الرقم: ۷۷۴، والدیلمی فی مسند الفردوس، ۲ / ۳۸۰، الرقم: ۳۶۹۳، و الهیثمی فی مجمع الزوائد، ۹ / ۷۰، و المناوی فی فیض القدیر، ۲ / ۳۵۲.

٥۔ فَصْلٌ فِي تَبْشِيرِ النَّبِيِّ ﷺ لَهُ بِالْجَنَّةِ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جنت کی بشارت دینے کا بیان﴾

١٢٨ / ٢٠۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ إِذْ قَالَ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ، فَإِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ قَصْرٍ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ؟ قَالُوْا: لِعُمَرَ، فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ، فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا، فَبَكَى عُمَرُ وَ قَالَ: أَ عَلَيْکَ أَغَارُ يَارَسُوْلَ اللهِ؟ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ میں نے خود کو جنت میں پایا وہاں میں نے ایک محل کے کونے میں ایک عورت کو وضو کرتے ہوئے دیکھا۔ میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ جواب ملا عمر کا۔ پس مجھے ان کی غیرت یاد آ گئی۔ اس لئے میں الٹے پاؤں لوٹ آیا۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے اور عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! کیا میں آپ پر بھی غیرت کر سکتا ہوں؟‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

الحديث رقم ٢٠: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب عمر بن الخطاب، ٣ / ١٣٤٦، الرقم: ٣٤٧٧، و في کتاب: بدء الخلق، باب: ما جاء في صفة الجنة، ٣ / ١١٨٥، الرقم: ٣٠٧٠، و في کتاب: النکاح، باب: الغيرة، ٥ / ٢٠٠٤، الرقم: ٤٩٢٩، و مسلم فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عمر، ٤ / ١٨٦٣، الرقم: ٢٣٩٥، و النسائي في السنن الکبری، ٥ / ٤١، الرقم: ٨١٢٩، و ابن حبان فی الصحيح، ١٥ / ٣١١، الرقم: ٦٨٨٨۔

١٢٩ / ٢١۔ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ فِيهَا دَارًا أَوْ قَصْرًا فَقُلْتُ: لِمَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوا: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَکَ فَبَکَی عُمَرُ وَ قَالَ: أَيْ رَسُوْلَ اللهِ، أَوَ عَلَيْکَ يُغَارُ؟ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا میں نے وہاں ایک گھر یا محل دیکھا۔ میں نے پوچھا یہ کس کا محل ہے؟ حاضرین نے کہا یہ عمر بن الخطاب کا محل ہے میں نے اس میں داخل ہونے کا ارادہ کیا پھر مجھے تمہاری غیرت یاد آ گئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ پر بھی غیرت کی جا سکتی ہے۔“ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

١٣٠ / ٢٢۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدٍ حَدَّثَهُ فِي نَفَرٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: عَشْرَةٌ فِي الْجَنَّةِ أَبُوْبَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَ عُثْمَانُ وَ عَلِيٌّ ...... الحديث.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

”حضرت عبد الرحمٰن بن حمید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعید

الحديث رقم ٢١: أخرجه مسلم فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عمر، ٤ / ١٨٦٢، الرقم: ٢٣٩٤۔

الحديث رقم ٢٢: أخرجه الترمذي في السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب عبدالرحمن بن عوف، ٥ / ٦٤٨، الرقم: ٣٧٤٨، و النسائي في السنن الکبری، ٥ / ٥٦، الرقم: ٨١٩٥، و في فضائل الصحابة، ١ / ٢٨، الرقم: ٩٢، والحاکم في المستدرک، ٣ / ٤٩٨، الرقم: ٥٨٥٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦ / ٣٥٠، الرقم: ٣١٩٤٦۔

بن زید رضی اللہ عنہ نے ایک مجلس میں اسے یہ حدیث بیان کی کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دس آدمی جنتی ہیں: ابوبکر جنتی ہیں، عمر جنتی ہیں، عثمان جنتی ہیں اور، علی جنتی ہیں، ...... آگے طویل حدیث ہے۔'' اس حدیث کو امام ترمذی اور امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

۱۳۱/ ۲۳۔ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ: أَنَّهُ قَالَ: اشْهَدُ عَلَى التِّسْعَةِ أَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ، وَلَوْ شَهِدْتُ عَلَى الْعَاشِرِ لَمْ آثَمْ. قِيْلَ وَكَيْفَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم بِحِرَاءَ فَقَالَ: اثْبُتْ حِرَاءُ، فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيْقٌ أَوْ شَهِيْدٌ. قِيْلَ وَمَنْ هُمْ؟ قَالَ: رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم وَ أَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ، وَ عَلِيٌّ، وَ طَلْحَةُ، وَ الزُّبَيْرُ وَ سَعْدٌ، وَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ قِيْلَ فَمَنِ الْعَاشِرُ؟ قَالَ: أَنَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نو آدمیوں کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ جنتی ہیں اور اگر میں دسویں آدمی کے بارے میں بھی گواہی دوں تو گناہ گار نہ ہوں گا۔ پوچھا گیا وہ کیسے؟ فرمایا: ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ کوہ حراء پر تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے حراء ٹھہر جا، کیونکہ تجھ پر نبی، صدیق اور شہید ہی تو ہیں۔ پوچھا گیا وہ کون تھے؟ فرمایا: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت سعد اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم پوچھا گیا دسواں کون تھا؟ فرمایا: میں تھا۔'' اس حدیث کو امام ترمذی اور امام نسائی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

الحديث رقم ۲۳: أخرجه الترمذى في السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل رضي الله عنه: ۵/ ۶۵۱، الرقم: ۳۷۵۷، والنسائى في السنن الكبرى، ۵/ ۵۵، الرقم: ۸۱۹۰، والحاكم فى المستدرك، ۳/ ۵۰۹، الرقم: ۵۸۹۸۔

١٣٢ / ٢٤۔ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَوَّلُ مَنْ يُصَافِحُهُ الْحَقُّ عُمَرُ، وَأَوَّلُ مَنْ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ، وَأَوَّلُ مَنْ يَأْخُذُ بِيَدِهِ، فَيُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حق تعالیٰ سب سے پہلے جس شخص سے مصافحہ فرمائے گا وہ عمر ہے اور سب سے پہلے جس شخص پر سلام بھیجے گا اور سب سے پہلے جس کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں داخل فرمائے گا وہ عمر ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

١٣٣ / ٢٥۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ ذَاتَ يَوْمٍ: مَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً؟ قَالَ عُمَرُ: أَنَا. قَالَ: مَنْ عَادَ مِنْكُمْ مَرِيْضًا؟ قَالَ عُمَرُ: أَنَا. قَالَ: مَنْ تَصَدَّقَ؟ قَالَ عُمَرُ: أَنَا. قَالَ: مَنْ أَصْبَحَ صَائِمًا؟ قَالَ عُمَرُ: أَنَا. قَالَ: وَجَبَتْ، وَجَبَتْ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک دن حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے صحابہ سے پوچھا: آج کس نے جنازہ پڑھا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے۔

الحديث رقم ٢٤: أخرجه ابن ماجة في السنن، المقدمة، باب: فضل عمر، ١ / ٣٩، الرقم: ١٠٤، و الحاكم في المستدرك، ٣ / ٩٠، الرقم: ٤٤٨٩، و الطبراني في المعجم الأوسط، ٥ / ٣٦٩، الرقم: ٥٥٨٤، و الديلمي في مسند الفردوس، ١ / ٢٥، الرقم: ٣٦۔

الحديث رقم ٢٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣ / ١١٨، الرقم: ١٢٢٠٢ و ابن أبي شيبة في المصنف، ٢ / ٤٤٤، الرقم: ١٠٨٤٤، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٣ / ١٦٣۔

آپ ﷺ نے فرمایا: آج کس نے کسی مریض کی تیمارداری کی ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: آج کس نے صدقہ کیا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے: میں نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: آج کون روزے سے رہا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا (عمر کے لئے جنت) واجب ہو گئی، واجب ہو گئی۔'' اس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

١٣٤/ ٢٦۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ سِرَاجُ أَهْلِ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَالدَّيْلَمِيُّ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عمر بن خطاب اہل جنت کا چراغ ہے۔'' اس حدیث کو امام ابونعیم اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

الحديث رقم ٢٦: أخرجه أبو نعيم فى حلية الأولياء، ٦/ ٣٣٣، والديلمى فى مسند الفردوس، ٣/ ٥٥، الرقم: ٤١٤٦، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ٩/ ٧٤.

٦۔ فَصْلٌ فِيْمَا وَرَدَ لَهُ مِنَ الْفَضْلِ مِنْ مُوَافَقَتِهِ رضي الله عنه لِلْوَحْيِ

﴿حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کے مطابق نزولِ وحی الٰہی کا بیان﴾

١٣٥ / ٢٧۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ لَمَّا تُوُفِّي جَاءَ ابْنُهُ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَعْطِنِي قَمِيصَکَ أُكَفِّنْهُ فِيهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم قَمِيصَهُ فَقَالَ: آذِنِّي أُصَلِّي عَلَيْهِ فَآذَنَهُ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ جَذَبَهُ عُمَرُ رضي الله عنه فَقَالَ: أَلَيْسَ

الحديث رقم٢٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجنائز، باب: الكفن في القميص الذي يكف أولا يكف، ١ / ٤٢٧، الرقم: ١٢١٠، وفي كتاب تفسير القرآن، باب: قوله: استغفرلهم أولا تستغفرلهم إن تستغفرلهم سبعين مرة، ٤ / ١٧١٥، الرقم: ٤٣٩٣، ٤٣٩٥، وفي كتاب: اللباس ، باب: لبس القميص، ٥ / ٢١٨٤، الرقم: ٥٤٦٠، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عمر رضي الله عنه، ٤ / ١٨٦٥، الرقم: ٢٤٠٠، وفي كتاب: صفات المنافقين و أحكامهم، ٤ / ٢١٤١، الرقم: ٢٧٧٤، و الترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: ومن سورة التوبة، ٥ / ٢٧٩، الرقم: ٣٠٩٨، وقال: هذا حديث حسن صحيح، والنسائي في السنن، كتاب: الجنائز، باب: القميص في الكفن، ٤ / ٣٦، الرقم: ١٩٠٠، وابن ماجة في السنن، كتاب: الجنائز، باب: في الصلاة على أهل القبلة، ١ / ٤٨٧، الرقم: ١٥٢٣۔ ١٥٢٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ١ / ١٦، الرقم: ٩٥، وابن حبان في الصحيح، ٧ / ٤٤٧، الرقم: ٣١٧٥۔

اللهُ نَهَاكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ؟ فَقَالَ: أَنَا بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ قَالَ: ﴿اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللهُ لَهُمْ﴾، [التوبة، ٩: ٨٠]، فَصَلَّى عَلَيْهِ فَنَزَلَتْ: ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ﴾ [التوبة، ٩: ٨٤]. و في رواية زاد: قَالَ: فَتَرَكَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِم. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

’’حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب عبد اللہ بن اُبی فوت ہوگیا تو اس کا بیٹا حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! مجھے اپنی قمیص مبارک عطا فرمائیں کہ اس کا میں اپنے باپ کو کفن پہنا سکوں اور اس پر نمازِ جنازہ بھی پڑھیں اور اس کے لئے دعائے مغفرت بھی فرمائیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے اپنی قمیص عطا فرما دی اور فرمایا کہ مجھے اطلاع کر دینا تاکہ میں اس پر نمازِ جنازہ پڑھوں سو آپ ﷺ کو اطلاع دے دی گئی۔ جب آپ ﷺ نے اس پر نماز پڑھنے کا ارادہ کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو روکا اور عرض گزار ہوئے: اللہ تعالیٰ نے آپ کو منافقین پر نماز پڑھنے سے منع نہیں فرمایا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے دونوں باتوں کا اختیار دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اُن کے لئے دعائے مغفرت کریں یا نہ کریں اگر آپ ستر مرتبہ اُن کے لئے دعائے مغفرت کریں تب بھی اللہ انہیں نہیں بخشے گا‘‘ سو پس آپ ﷺ نے اس پر نماز پڑھی تو وحی نازل ہوئی: ’’اُن مین سے کسی پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ ہی کسی کی قبر پر کھڑے ہونا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور الفاظ بخاری کے ہیں۔

١٣٦ / ٢٨۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: وَافَقْتُ رَبِّي فِي ثَلَاثٍ:

الحديث رقم ٢٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: ما جاء في القبلة ١ / ١٥٧، الرقم: ٣٩٣، و في كتاب: التفسير، باب: و قوله: و اتخذوا من مقام إبراهيم مصلى، ٤ / ١٦٢٩، الرقم: ٤٢١٣، و ابن حبان في الصحيح، ١٥ / ٣١٩، الرقم: ٦٨٩٦، و أحمد بن حنبل في المسند، ←

فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، لَوِ اتَّخَذْنَا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى فَنَزَلَتْ: ﴿وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى﴾ وَآيَةُ الْحِجَابِ، قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللهِ، لَوْ أَمَرْتَ نِسَاءَکَ أَنْ يَحْتَجِبْنَ، فَإِنَّهُ يُکَلِّمُهُنَّ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ، فَنَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ وَاجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْغَيْرَةِ عَلَيْهِ، فَقُلْتُ لَهُنَّ: ﴿عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَکُنَّ أَنْ يُبَدِّلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْکُنَّ﴾ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے رب نے تین باتوں میں میری موافقت فرمائی۔ میں عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ! کاش! ہم مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بنائیں تو حکم نازل ہوا۔ ﴿اور مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ﴾ اور پردے کی آیت، میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! کاش آپ ازواج مطہرات کو پردے کا حکم فرمائیں کیونکہ ان سے نیک اور بد ہر قسم کے لوگ کلام کرتے ہیں تو پردے کی آیت نازل ہوئی اور حضور نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات نے رشک کے باعث آپ ﷺ پر دباؤ ڈالا تو میں نے ان سے کہا۔ ’’اگر وہ آپ کو طلاق دے دیں تو قریب ہے کہ ان کا رب انہیں اور بیویاں عطا فرما دے جو اسلام میں آپ سے بہتر ہوں۔‘‘ تو یہی آیت نازل ہوئی۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

١٣٧ / ٢٩۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: وَافَقْتُ رَبِّي فِي ثَلَاثٍ: فِي مَقَامِ إِبْرَاهِيْمَ، وَ فِي الْحِجَابِ، وَ فِي أَسَارَى بَدْرٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

.... ١ / ٢٣، الرقم: ١٥٧، و سعيد بن منصور في السنن، ٢ / ٦٠٧، الرقم: ٢١٥.

الحديث رقم٢٩: أخرجه مسلم فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عمر، ٤ / ١٨٦٥، الرقم: ٢٣٩٩، و الطبرانی فی المعجم الأوسط، ٦ / ٩٢، ٩٣، الرقم: ٥٨٩٦، و ابن أبي عاصم في السنة، ٢ / ٥٨٦، الرقم: ١٢٧٦.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے رب نے تین امور میں میری موافقت فرمائی: مقام ابراہیم میں (وجوبِ) حجاب میں اور بدر کے قیدیوں میں (تین کا ذکر شہرت کے اعتبار سے ہے ورنہ ان آیات کی تعداد زیادہ ہے)۔“ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

١٣٨ / ٣٠۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللهَ جَعَلَ الْحَقَّ (و في رواية: وَضَعَ الْحَقَّ) عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ. وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رضي الله عنهما: مَا نَزَلَ بِالنَّاسِ أَمْرٌ قَطُّ فَقَالُوْا فِيْهِ: وَقَالَ فِيْهِ عُمَرُ أَوْقَالَ ابْنُ الْخَطَّابِ فِيْهِ، (شَكَّ خَارِجَةُ) إِلَّا نَزَلَ فِيْهِ الْقُرآنُ عَلَى نَحْوِ مَا قَالَ عُمَرُ. رَوَاهُ التِّرمِذِيُّ وأَبُو دَاوُدَ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حق کو عمر کی زبان اور دل پر جاری کر دیا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب کبھی لوگوں کو کوئی مسئلہ درپیش ہوا اور لوگوں نے اس میں بات کی

الحديث رقم ٣٠: أخرجه الترمذی في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فی مناقب عمر بن الخطاب ﷺ، ٥/ ٦١٧، الرقم: ٣٦٨٢، وأبو داود فی السنن، كتاب: الخراج والإمارة والفيء، باب: فی تدوين العطاء، ٣/ ١٣٨، الرقم: ٢٩٦١، ٢٩٦٢، وابن ماجة فی السنن، المقدمة، باب: فی فضائل أصحاب رسول الله ﷺ، ١/ ٤٠، الرقم: ١٠٨، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢/ ٥٣، الرقم: ٥١٤٥، وابن حبان فی الصحيح، ١٥/ ٣١٢، الرقم: ٦٨٨٩، والحاكم فی المستدرك، ٣/ ٩٣، الرقم: ٤٥٠١، والبيهقی فی السنن الكبرى، ٦/ ٢٩٥، الرقم: ١٢٥٠٣.

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اس مسئلہ پر کچھ کہا تو قرآن حکیم عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قول کے موافق نازل ہوا۔‘‘ اسے امام ترمذی اور ابو داود نے روایت کیا ہے نیز امام ترمذی اور حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۳۹ / ۳۱۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلٍ أَبِي مَيْسَرَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: أَنَّهُ قَالَ: اللَّهُمَّ، بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانَ شِفَاءٍ فَنَزَلَتْ الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ: ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ﴾ [البقرة، ۲: ۲۱۹]، فَدُعِيَ عُمَرُ فَقُرِءَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ: اللَّهُمَّ، بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانَ شِفَاءٍ فَنَزَلَتْ الَّتِي فِي النِّسَاءِ: ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَ اَنْتُمْ سُكَارَى﴾ [النساء، ٤: ٤٣]، فَدُعِيَ عُمَرُ فَقُرِءَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ، بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانَ شِفَاءٍ فَنَزَلَتْ الَّتِي فِي الْمَائِدَةِ: ﴿اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطَانُ اَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿فَهَلْ اَنْتُمْ مُنْتَهُوْنَ﴾، [المائدة، ٥: ٩١]، فَدُعِيَ عُمَرُ فَقُرِءَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ: انْتَهَيْنَا

الحديث رقم ٣١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: ومن سورة المائدة، ٥ / ٢٥٣، الرقم: ٣٠٤٩، وأبو داود في السنن، كتاب: الأشربة، باب: في تحريم الخمر، ٣ / ٣٢٥، الرقم: ٣٦٧٠، والنسائي في السنن، كتاب: الأشربة، باب: تحريم الخمر، ٨ / ٢٨٦، الرقم: ٥٥٤٠، وفي السنن الكبرى، ٣ / ٢٠٢، الرقم: ٥٠٤٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ١ / ٥٣، الرقم: ٣٧٨، والحاكم في المستدرك، ٢ / ٣٠٥، الرقم: ٣١٠١، ٤ / ١٥٩، الرقم: ٧٢٢٤، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢ / ١٢٥، الرقم: ١٤٦٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨ / ٢٨٥.

انْتَهَيْنَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: وَهٰذَا أَصَحُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت عمرو بن شرجیل ابو میسرہ، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: اے اللہ! شراب کے معاملہ میں ہمارے لئے شافی و کافی حکم نازل فرما، تو وہ آیت اتری جو سورۂ بقرہ میں ہے: ’’آپ سے شراب اور جوئے کی نسبت سوال کرتے ہیں۔‘‘ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا گیا اور اس آیت کی تلاوت کی گئی، انہوں نے پھر کہا: اے اللہ! شراب کے معاملہ میں ہمارے لئے شافی و کافی حکم نازل فرما، تو وہ آیت اتری جو سورۂ النساء میں ہے: ’’اے ایمان والو! تم نشہ کی حالت میں نماز کے قریب مت جاؤ۔‘‘ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا گیا اور ان پر یہ آیت پڑھی گئی آپ رضی اللہ عنہ نے پھر کہا: اے اللہ! شراب کے معاملہ میں ہمارے شافی و کافی حکم نازل فرما، پھر وہ آیت نازل ہوئی جو سورۂ مائدہ میں ہے: ’’شیطان یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تمہارے درمیان عداوت اور کینہ ڈلوا دے اور تمہیں اللہ کے ذکر سے اور نماز سے روک دے۔ کیا تم (ان شر انگیز باتوں سے) باز آؤ گے؟‘‘ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا گیا اور ان پر یہ آیت تلاوت کی گئی تو وہ کہنے لگے (اے اللہ!) ہم باز آگئے ہم باز آگئے۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے اور امام حاکم کہتے ہیں یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۱۴۰ / ۳۲۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ في رواية طويلة: قَالَ: وَكَانَ عُمَرُ قَدْ أَصَابَ مِنَ النِّسَاءِ مِنْ جَارِيَةٍ أَوْ مِنْ حُرَّةٍ بَعْدَ مَا نَامَ وَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِکَ لَهُ فَأَنْزَلَ اللهُ عزوجل: ﴿اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ ط﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ﴾، [البقرة، ۲:۱۸۷].

الحديث رقم۳۲: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۵/ ۲۴۶، الرقم: ۲۲۱۷۷، والحاكم في المستدرك، ۲/ ۳۰۱، الرقم: ۳۰۸۵، وابن كثير ←

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سو کر اٹھنے کے بعد اپنی بیویوں، لونڈی یا آزاد عورت میں سے کسی کے ساتھ شب باشی کی اور پھر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہو کر یہ بیان بھی کر دیا تو اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی: ’’تمہارے لئے روزوں کی راتوں میں اپنی بیویوں کے پاس جانا حلال کر دیا گیا ہے۔‘‘ اللہ تعالیٰ کے اس قول تک ’’پھر روزہ رات (کی آمد) تک پورا کرو۔‘‘ اسے امام احمد اور حاکم نے روایت کیا نیز امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

١٤١ / ٣٣۔ عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: مَا كَانَ نَبِيٌّ قَطُّ إِلَّا فِي أُمَّتِهِ مُعَلِّمٌ أَوْ مُعَلِّمَانِ وَ إِنْ يَكُنْ فِي أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ فَهُوَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ. إِنَّ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَ قَلْبِهِ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَ الطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کوئی نبی بھی ایسا نہیں گزرا جس کی امت میں ایک یا دو معلم (لوگوں کو احکام شریعت سکھانے والے) نہ ہوں اور اگر ان میں سے میری امت میں کوئی ہو تو وہ عمر بن خطاب

في تفسير القرآن العظيم، ١/ ٢١٥، والعظيم آبادي في عون المعبود، ٢/ ١٤١.

الحديث رقم٣٣: أخرجه ابن أبي عاصم في السنة، ٢/ ٥٨٣، الرقم: ١٢٦٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ٩/ ٦٦، الرقم: ٩١٣٧، وابن سعد في الطبقات، ٢/ ٣٣٥، وابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٤٤/ ٩٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ٦٧.

ہے۔ بے شک حق عمر کی زبان اور دل پر بولتا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ابی عاصم اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور الفاظ امام طبرانی کے ہیں۔

۱۴۲/ ۳۴۔ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كَانَ عُمَرُ إِذَا رَأَى الرَّأْيَ نَزَلَ بِهِ الْقُرْآنُ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کوئی رائے دیتے تو اس کے مطابق قرآن نازل ہوتا۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۱۴۳/ ۳۵۔ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ عَلِيٍّ قَوْلُ عُمَرَ قَدْ أُلْقِيَ فِي رَوْعِي أَنَّكُمْ إِذَا لَقِيتُمُ الْعَدُوَّ هَزَمْتُمُوهُمْ فَقَالَ عَلِيٌّ: مَا كُنَّا نُبْعِدُ أَنَّ السَّكِيْنَةَ تَنْطِقُ بِلِسَانِ عُمَرَ وَ أَنَّ فِي الْقُرْآنِ لَرَأْيًا مِنْ رَأْيِ عُمَرَ.

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَ السُّيُوطِيُّ.

’’امام شعبی بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ قول کہ ’’البتہ میرے دل میں یہ القاء کیا گیا ہے کہ جب تمہارا سامنا تمہارے دشمن سے ہوگا تو تم اسے شکست دے دو گے۔‘‘ بیان کیا گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم اس چیز کو محال نہیں سمجھتے تھے کہ بے شک حضرت سکینہ عمر کی زبان سے بولتا ہے اور بے شک قرآن میں ضرور بالضرور حضرت عمر کی آراء میں سے بعض ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن عساکر اور امام سیوطی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۳۴: أخرجه ابن أبي‌شيبة في المصنف، ٦/ ٣٥٤، الرقم: ٣١٩٨٠.

الحديث رقم ۳۵: أخرجه ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٤٤/٩٥، والسيوطي في تاريخ الخلفاء، ١/ ١٢٢.

١٤٤ / ٣٦۔ عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ عُمَرُ يَعْنِي ابْنَ الْخَطَّابِ رضي الله عنه وَافَقْتُ رَبِّي فِي أَرْبَعٍ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلَالَةٍ مِنْ طِينٍ﴾، [المؤمنون، ٢٣: ١٢]، قُلْتُ أَنَا: فَتَبَارَکَ اللهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ. فَنَزَلَتْ: ﴿فَتَبَارَکَ اللهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ﴾، [المؤمنون، ٢٣: ١٤].

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ وَ الْقُرْطَبِيُّ وَابْنُ كَثِيرٍ وَ اللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چار چیزوں میں میرے رب نے میری موافقت میں آیات اتاریں (ان میں سے ایک یہ ہے کہ) جب یہ آیت مبارکہ ﴿وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلَالَةٍ مِنْ طِينٍ﴾ ’’اور تحقیق ہم نے انسان کی تخلیق (کی ابتداء) مٹی (کے کیمیائی اجزاء) کے خلاصہ سے فرمائی‘‘ نازل ہوئی تو میں نے کہا: پس اللہ تعالیٰ برکت والا ہے جو سب سے بہتر خلقت کرنے والا ہے تو یہ اس کی موافقت میں یہ آیت نازل ہوئی: ’’پھر (اس) اللہ نے (اسے) بڑھا (کر محکم وجود بنا) دیا جو سب سے بہتر پیدا فرمانے والا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ابو حاتم، قرطبی اور ابن کثیر نے روایت کیا ہے اور یہ الفاظ بھی انہی کے ہیں۔

الحديث رقم ٣٦: أخرجه القرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ٢ / ١١٢، ١٤ / ٢٢٧، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣ / ٢٤٢، والسيوطي في الدر المنثور، ٦ / ٩٤، وقال: أخرجه الطيالسي، وابن أبي حاتم وابن مردوية و ابن عساكر، وفي الإتقان، ١ / ١٠١، وفي لباب النقول، ١ / ١٥١، وفي تاريخ الخلفاء، ١ / ١٢٣، وأبو السعود في إرشاد العقل السليم، ٦ / ١٢٧۔

٧۔ فَصْلٌ فِي جَامِعِ صِفَاتِهِ وَ مَنَاقِبِهِ رضي الله عنه

﴿حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جامع صفات اور مناقب کا بیان﴾

١٤٥ / ٣٧۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: أُرِيتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَنْزِعُ بِدَلْوِ بَكْرَةٍ عَلَى قَلِيبٍ. فَجَاءَ أَبُوْبَكْرٍ، فَنَزَعَ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ نَزْعًا ضَعِيفًا. وَاللهُ يَغْفِرُ لَهُ. ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا، فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا يَفْرِي فَرِيَّهُ، حَتَّى رَوِيَ النَّاسُ وَضَرَبُوا بِعَطَنٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خواب میں مجھے دکھایا گیا کہ میں ایک کنویں سے ڈول کے ذریعے پانی نکال رہا ہوں جس پر چرخی لگی ہوئی ہے، پھر ابو بکر آئے اور انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے لیکن انہیں کچھ مشکل پیش آ رہی تھی۔ اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرمائے۔ (مراد، ان کے دورِ خلافت کی مشکلات ہیں جو آپ رضی اللہ عنہ نے مرتدین، منکرین زکوٰۃ اور جھوٹے مدعیان نبوت کے فتنوں کو کچلنے میں اٹھائیں۔ آپکا پورا اڑھائی سالہ دور انہی مشکلات سے نبرد آزمائی میں گزرا) ان کے بعد عمر بن خطاب آئے تو وہ ڈول ایک بڑے ڈول میں تبدیل ہو گیا اور

الحديث رقم ٣٧: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة باب: مناقب عمر بن الخطاب، ٣ / ١٣٤٧، الرقم: ٣٤٧٩، و مسلم فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عمر، ٤ / ١٨٦٢، الرقم: ٢٣٩٣، و أحمد بن حنبل في المسند، ٢ / ٣٩، الرقم: ٤٩٧٢، و ابن أبی شيبة فی المصنف، ٦ / ١٧٧، ٣٥٣، الرقم: ٣٠٤٨٥، ٣١٩٦٩، و أبويعلى في المسند، ٩ / ٣٨٧، الرقم: ٥٥١٤.

میں نے کسی بھی جوان مرد کو اس طرح کام کرتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ تمام لوگ خود بھی سیراب ہوئے اور جانوروں کو بھی سیراب کر کے ان کے ٹھکانوں پر لے گئے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٤٦ / ٣٨۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ، شَرِبْتُ يَعْنِي اللَّبَنَ حَتَّى أَنْظُرَ إِلَى الرِّيِّ يَجْرِي فِي ظُفُرِي أَوْ فِي أَظْفَارِي ثُمَّ نَاوَلْتُ عُمَرَ. فَقَالُوا: فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: الْعِلْمُ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ دورانِ خواب میں نے اتنا دودھ پیا کہ جس کی تازگی میرے ناخنوں سے بھی ظاہر ہونے لگی، پھر بچا ہوا میں نے عمر کو دے دیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے اس کی کیا تعبیر فرمائی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے مراد علم (نبوت کا حصہ) ہے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور الفاظ بخاری کے ہیں۔

١٤٧ / ٣٩۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:

الحديث رقم ٣٨: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة باب: مناقب عمر بن الخطاب، ٣ / ١٣٤٦، الرقم: ٣٤٧٨، ومسلم في الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عمر، ٤ / ١٨٥٩، الرقم: ٢٣٩١، والدارمي في السنن، کتاب: الرؤياء، باب: في القمص و البئر واللبن، ٢ / ١٧١، الرقم: ٢١٥٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦ / ١٧٩، الرقم: ٣٠٤٩٢.

الحديث رقم ٣٩: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: الإيمان، باب: تفاضيل أهل الإيمان فی الأعمال، ١ / ١٧، الرقم: ٢٣، و في کتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب عمر، ٣ / ١٣٤٩، الرقم: ٣٤٨٨، و مسلم فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عمر، ـــــ

بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُوْنَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَ وَ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُوْنَ ذٰلِکَ. وَ عُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ يَجُرُّهُ قَالُوْا: مَاذَا أَوَّلْتَ ذَالِکَ؟ يَارَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: الدِّيْنَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ النَّسَائِيُّ.

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ دوران خواب میں نے دیکھا کہ مجھ پر لوگ پیش کئے جا رہے ہیں اس حال میں کہ انہوں نے قمیص پہنی ہوئی ہیں بعض کی قمیص سینے تک تھیں اور بعض لوگوں کی اس سے بھی کم، اور میرے سامنے عمر بن خطاب کو پیش کیا گیا۔ ان پر ایک ایسی قمیص تھی جسے وہ گھسیٹ رہے تھے، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دریافت کیا: یا رسول اللہ! آپ نے اس کی کیا تعبیر فرمائی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس کی تعبیر دین ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری، مسلم، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۱۴۸ / ۴۰۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: سَأَلَنِي ابْنُ عُمَرَ عَنْ بَعْضِ شَأْنِهِ يَعْنِي: عُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا قَطُّ بَعْدَ رَسُوْلِ

...... ۴ / ۱۸۵۹، الرقم: ۲۳۹۰، و الترمذی فی السنن، کتاب: الرویاء عن رسول الله A، باب: فی رؤیا النبی A، ۴ / ۵۳۹، الرقم: ۲۲۸۵، و النسائی فی السنن، کتاب: الإیمان و شرائعه، باب: زیادة الإیمان، ۸ / ۱۱۳، الرقم: ۵۰۴، و الدارمي في السنن، کتاب: الرؤیاء، باب: في القمص و البئر، ۲ / ۱۷۰، الرقم: ۲۱۵۱.

الحديث رقم ۴۰: أخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب: فضائل الصحابة باب: مناقب عمر بن الخطاب، ۳ / ۱۳۴۸، الرقم: ۳۴۸۴، و ابن سعد في الطبقات الکبری، ۳ / ۲۹۲.

اللهِ ﷺ مِنْ حِيْنَ قُبِضَ كَانَ أَجَدَّ وَ أَجْوَدَ حَتَّى انْتَهَى مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعض حالات پوچھے تو میں نے انہیں بتایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جیسا نیک اور سخی نہیں دیکھا گویا یہ خوبیاں تو آپ کی ذات پر ختم ہوگئی تھیں۔'' اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

١٤٩ / ٤١۔ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: رَأَيْتُ فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ كَأَنِّي أَنْزِعُ أَرْضًا، وَرَدَتْ عَلَيَّ غَنَمٌ سُوْدٌ، وَ غَنَمٌ عُفْرٌ، فَجَاءَ أَبُوْبَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوْبًا أَوْ ذَنُوْبَيْنِ. وَفِيْهِمَا ضَعْفٌ وَاللهُ يَغْفِرُلَهُ. ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَنَزَعَ فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا. فَمَلَأَ الْحَوْضَ وَ أَرْوَى الْوَارِدَةَ فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًا أَحْسَنَ نَزْعًا مِنْ عُمَرَ. فَأَوَّلْتُ أَنَّ السُّوْدَ الْعَرَبُ، وَأَنَّ الْعُفْرَ الْعَجَمُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت ابوطفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے خواب دیکھا گویا میں ایک زمین سے جس میں مجھ پر کالی اور سرخی مائل سفید بکریاں وارد ہوئیں پانی کے ڈول نکال رہا ہوں پھر ابوبکر آئے اور انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے اور ان کو ڈول نکالنے میں مشکل پیش آ رہی تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کو معاف کرے پھر عمر آئے۔ پس انہوں نے بھی ڈول نکالے تو وہ ڈول ان کے ہاتھ میں بڑے ڈول میں تبدیل

الحديث رقم ٤١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ٤٥٥، الرقم: ٢٣٨٥٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٥/ ١٨٠.

ہو گیا۔ پھر آپ نے حوض بھر دیا اور وادر ہونے والی بکریوں کو سیراب کر دیا اور میں نے کسی کو عمر سے بڑھ کر ڈول نکالنے والا نہیں دیکھا اور میں نے اس خواب کی تعبیر یہ کی کہ سیاہ بکریوں سے مراد عرب اور سرخی مائل سفید بکریوں سے مراد عجم ہیں۔'' اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

١٥٠ / ٤٢۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: إِنَّ عَلِيًّا دَخَلَ عَلَى عُمَرَ وَ هُوَ مُسَجًّى فَقَالَ: صَلَّى اللهُ عَلَيْکَ ثُمَّ قَالَ: مَا مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللهَ بِمَا فِي صَحِيْفَتِهِ مِنْ هَذَا الْمُسَجَّى.

رَوَاهُ الْحَاکِمُ وَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور وہ ایک چادر میں لپٹے ہوئے تھے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھ پر رحمت فرمائے پھر فرمایا: لوگوں میں سے کوئی بھی میرے نزدیک اس چادر میں لپٹے ہوئے سے زیادہ محبوب نہیں ہے جو کچھ اللہ تعالیٰ کے صحیفہ (یعنی قرآن) میں ہے وہ اسے اس کے منشاء کے مطابق نازل فرماتا ہے۔'' اس حدیث کو امام حاکم اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

١٥١ / ٤٣۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّ اللهَ عزوجل بَاهَى مَلَائِکَتَهُ بِعَبِيْدِهِ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ عَامَةً وَ بَاهَى بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ خَاصَةً.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

الحديث رقم ٤٢: أخرجه الحاکم فی المستدرك، ٣ / ١٠٠، الرقم: ٤٥٢٣، وابن أبی شيبة فی المصنف، ٦ / ٣٥٩، الرقم: ٣٢٠١٨.

الحديث رقم٤٣: أخرجه الطبرانی فی المعجم الأوسط، ٢ / ٦١، الرقم: ١٢٥١، وابن أبي عاصم في السنة، ٢ / ٥٨٦، الرقم:١٢٧٣، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ٩ / ٧٠.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تبارک وتعالی عرفہ کی رات کو فرشتوں کے سامنے اپنے تمام بندوں پر فخر کرتا ہے اور خاص طور پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر فخر کرتا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

۱۵۲ / ٤٤۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: مَا كُنَّا نَبْعُدُ أَنَّ السَّكِيْنَةَ تَنْطِقُ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُوْنُعَيْمٍ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم یہ خیال کیا کرتے تھے کہ آسمانی سکونِ قلب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان سے ٹپکتا تھا۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی، امام ابن ابی شیبہ اور امام ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

۱۵۳ / ٤٥۔ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: يَا عَمَّارُ، أَتَانِي جِبْرِيْلُ آنِفًا فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيْلُ حَدِّثْنِي بِفَضَائِلِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي السَّمَاءِ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، لَوْحَدَّثْتُكَ بِفَضَائِلِ عُمَرَ مِثْلَ مَا

الحديث رقم٤٤: أخرجه الطبراني فى المعجم الكبير، ٩ / ١٦٧، الرقم: ٨٨٢٧، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦ / ٣٥٤، الرقم: ٣١٩٧٤، و المقدسي في الأحاديث المختارة، ٢ / ١٧١، الرقم: ٥٥٠، و أبونعيم في حلية الأولياء، ١ / ٤٢، و ابن راشد في الجامع، ١١ / ٢٢٢، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ١ / ٤٤٤، الرقم: ٧١١، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ٩ / ٦٧۔

الحديث رقم٤٥: أخرجه أبويعلى فى المسند، ٣ / ١٧٩، الرقم: ١٦٠٣، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ٢ / ١٥٨، الرقم: ١٥٧٠، و الرويانى فى المسند، ٢ / ٣٦٧، الرقم: ١٣٤٢، والديلمى فى مسند الفردوس، ٥ / ٣٨٣، الرقم: ٨٤٩٩۔

لَبِثَ نُوحٌ فِي قَوْمِهِ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ عَامًا مَا نَفِدَتْ فَضَائِلُ عُمَرَ، وَ إِنَّ عُمَرَ لَحَسَنَةٌ مِنْ حَسَنَاتِ أَبِي بَكْرٍ. رَوَاهُ أَبُوْيَعْلَى وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عمار! ابھی میرے پاس جبریل امین علیہ السلام آئے تھے اور میں نے ان سے پوچھا، اے جبرائیل مجھے آسمان والوں میں عمر کے فضائل کے بارے میں بتاؤ۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر میں آپ کو اتنی مدت تک حضرت عمر کے فضائل بیان کرتا رہوں جتنی مدت حضرت نوح علیہ السلام زمین پر رہے یعنی نو سو پچاس برس، تب بھی عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل ختم نہیں ہوں گے اور بے شک حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نیکیوں میں سے ایک نیکی ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام ابویعلی اور طبرانی نے بیان کیا ہے۔

۱۵۴ / ۴۶۔ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ أَخِي عَبْدِ اللهِ قَالَ: كَانَ لِلْعَبَّاسِ مِيزَابٌ عَلَى طَرِيقِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. فَلَبِسَ عُمَرُ ثِيَابَهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ. وَقَدْ كَانَ ذُبِحَ لِلْعَبَّاسِ فَرْخَانِ. فَلَمَّا وَافَى الْمِيزَابَ صُبَّ مَاءٌ بِدَمِ الْفُرْخَيْنِ فَأَصَابَ عُمَرَ. وَفِيهِ دَمُ الْفُرْخَيْنِ. فَأَمَرَ عُمَرُ بِقَلْعِهِ، ثُمَّ رَجَعَ عُمَرُ فَطَرَحَ ثِيَابَهُ، وَلَبِسَ ثِيَابًا غَيْرَ ثِيَابِهِ ثُمَّ، جَاءَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَأَتَاهُ الْعَبَّاسُ فَقَالَ: وَاللهِ، اِنَّهُ لَلْمَوْضِعُ الَّذِي وَضَعَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم، فَقَالَ عُمَرُ لِلْعَبَّاسِ وَأَنَا أَعْزِمُ عَلَيْكَ لَمَّا صَعِدْتَ عَلَى ظَهْرِي، حَتَّى تَضَعَهُ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي وَضَعَهُ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم، فَفَعَلَ ذٰلِكَ الْعَبَّاسُ رضي الله عنه. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

الحديث رقم ٤٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١ / ٢١٠، الرقم: ١٧٩٠، و المقدسي في الأحاديث المختارة، ٨ / ٣٩١، الرقم: ٤٨٢۔

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بھائی حضرت عبید اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے گھر کا ایک پرنالہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے راستے کی طرف تھا ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے روز اپنے کپڑے پہنے اور اسی دن حضرت عباس کے لیے دو چوزے ذبح کئے گئے تھے پس جب پرنالہ سے چوزوں کے خون سے ملا ہوا پانی بہنے لگا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر پانی گرا پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر نالے کو وہاں سے اکھاڑنے کا حکم دے دیا پھر آپ رضی اللہ عنہ واپس لوٹ آئے اور اپنا وہ لباس اتارا اور نیا لباس پہنا پھر آ کر لوگوں کی امامت کروائی۔ بعد میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: اے عمر! اللہ کی قسم! بے شک یہ اس جگہ پر نصب ہے جہاں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو رکھا تھا۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے کہا اور میں اس وقت تک آپ سے تاکید کرتا رہوں گا جب تک آپ میری پیٹھ پر سوار ہو کر اس پرنالے کو اسی جگہ پر دوبارہ نہیں لگا لیتے جہاں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو لگایا تھا پس حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

١٥٥ / ٤٧۔ عَنْ سَالِمٍ قَالَ: جَاءَ أَهْلُ نَجْرَانَ إِلَى عَلِيٍّ فَقَالُوْا: يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، كِتَابُکَ بِيَدِکَ، وَ شِفَاعَتُکَ بِلِسَانِکَ، أَخْرَجَنَا عُمَرُ مِنْ أَرْضِنَا فَارْدُدْنَا إِلَيْهَا فَقَالَ لَهُمْ عَلِيٌّ: وَيْحَکُمْ إِنَّ عُمَرَ کَانَ رَشِيْدَ الْأَمْرِ وَلَا أُغَيِّرُ صَنْعَةَ عُمَرَ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت سالم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اہل نجران حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: اے امیر المومنین! آپ کا نامہ اعمال آپ کے ہاتھ میں ہے اور آپ کی شفاعت آپ کی زبان میں ہے ہمیں عمر نے ہماری زمین سے نکال دیا ہے آپ ہمیں

الحديث رقم ٤٧: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦ / ٣٥٧، الرقم: ٣٢٠٠٤، و الخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٦ / ١٨٥، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ١ / ٣٦٦.

ہماری زمین کی طرف لوٹا دیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: تمہارا برا ہو بے شک عمر بالکل درست کام انجام دینے والے تھے اور میں ان کا کیا ہوا فیصلہ تبدیل نہیں کروں گا۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

١٥٦ / ٤٨۔ عَنْ أَبِي السَّفْرِ قَالَ: رُئِيَ عَلَى عَلِيٍّ بُرْدٌ كَانَ يُكْثِرُ لِبْسَهُ قَالَ: فَقِيْلَ لَهُ: إِنَّکَ لَتُكْثِرُ لِبْسَ هَذَا الْبُرْدِ، فَقَالَ: إِنَّهُ كَسَانِيْهِ خَلِيْلِي وَصَفِيِّي وَصَدِيْقِي وَخَاصِي عُمَرُ إِنَّ عُمَرَ نَاصَحَ اللهَ فَنَصَحَهُ اللهُ ثُمَّ بَكَى. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت ابوسفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پر ایک چادر دیکھی گئی جو آپ رضی اللہ عنہ اکثر پہنتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں آپ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ آپ کثرت سے یہ چادر (کیوں) پہنتے ہیں؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک یہ مجھے میرے نہایت پیارے اور خاص دوست عمر نے پہنائی تھی۔ بے شک عمر اللہ تعالیٰ کے لئے خالص ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے خالص بھلائی چاہی پھر آپ رضی اللہ عنہ رونے لگ گئے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

١٥٧ / ٤٩۔ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: إِذَا ذُكِرَ الصَّالِحُوْنَ فَحَيَّ هَلًا بِعُمَرَ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا: جب صالحین کا ذکر ہو تو جلدی سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نام نامی پکارا کرو۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٤٨: أخرجه ابن أبی شيبة في المصنف، ٦ / ٣٥٦، الرقم: ٣١٩٩٧.

الحديث رقم ٤٩: أخرجه ابن أبي شبية في المصنف، ٦ / ٣٥٤، الرقم: ٣١٩٧٥.

١٥٨ / ٥٠. عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: إِنَّ عُمَرَ كَانَ لِلإِسْلَامِ حِصْنًا حَصِينًا، يَدْخُلُ فِيْهِ الإِسْلَامُ وَلَا يَخْرُجُ مِنْهُ فَلَمَّا قُتِلَ عُمَرُ انْثَلَمَ الْحِصْنُ. فَالإِسْلَامُ يَخْرُجُ مِنْهُ وَلَا يَدْخُلُ فِيْهِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت زید بن وہب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام کے لئے ایک مضبوط قلعہ تھے جس میں اسلام محفوظ تھا اور اس سے باہر نہیں نکلتا تھا پس جب آپ رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا تو اسلام اس قلعہ سے باہر نکل گیا یعنی غیر محفوظ ہو گیا اور اس کے بعد اس میں داخل نہیں ہوا (یعنی اس کے بعد فتنوں کے حملوں سے امت محفوظ نہ رہی)۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

١٥٩ / ٥١. عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: مَا رَأَيْتُ عُمَرَ إِلَّا وَكَانَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَلَكٌ يُسَدِّدُهُ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے کبھی بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نہیں دیکھا مگر یہ کہ آپ کی دونوں آنکھوں کے درمیان ایک فرشتہ ہے جو آپ رضی اللہ عنہ کو سیدھی راہ دکھاتا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

١٦٠ / ٥٢. عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ: مَا رَأَيْتُ رَجُلًا أَعْلَمَ بِاللهِ وَلَا أَقْرَأَ لِكِتَابِ اللهِ، وَ أَفْقَهَ فِي دِيْنِ اللهِ مِنْ عُمَرَ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

الحديث رقم ٥٠: أخرجه ابن أبي‌شبية في المصنف، ٦/ ٣٥٤، الرقم: ٣١٩٧٧.

الحديث رقم ٥١: أخرجه ابن أبي شبية في المصنف، ٦/ ٣٥٤، الرقم: ٣١٩٨٣.

الحديث رقم ٥٢: أخرجه ابن أبى شيبة فى المصنف، ٦/ ٣٥٥، الرقم: ٣١٩٨٧، ٣٠١٣٠.

''حضرت قبیصہ بن جابر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر کوئی عالم باللہ نہیں دیکھا اور نہ ہی ان سے بڑھ کر کوئی کتاب اللہ کا قاری دیکھا ہے اور نہ ہی ان سے بڑھ کر کوئی اللہ کے دین کا فقیہ دیکھا ہے۔'' اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۱۶۱ / ۵۳۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: لَوْ أَنَّ عِلْمَ عُمَرَ وُضِعَ فِي كِفَّةِ الْمِيْزَانِ وَوُضِعَ عِلْمُ أَهْلِ الْأَرْضِ فِي كِفَّةٍ لَرَجَحَ عِلْمُهُ بِعِلْمِهِمْ. قَالَ وَكِيْعٌ: قَالَ الْأَعْمَشُ: فَأَنْكَرْتُ ذٰلِکَ فَأَتَيْتُ إِبْرَاهِيْمَ فَذَكَرْتُهُ لَهُ فَقَالَ وَمَا أَنْكَرْتُ مِنْ ذٰلِکَ؟ فَوَاللهِ، لَقَدْ قَالَ عَبْدُ اللهِ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ قَالَ: إِنِّي لَأَحْسِبُ تِسْعَةَ أَعْشَارِ الْعِلْمِ ذَهَبَ يَوْمَ ذَهَبَ عُمَرُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا علم ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا جائے اور تمام اہل زمین کا علم دوسرے پلڑے میں رکھا جائے تو یقیناً حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا علم ان کے علم پر بھاری ہوگا۔ امام وکیع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ امام اعمش نے فرمایا: میں نے اس چیز کا انکار کیا پس میں ابراہیم سے ملا اور ان کے سامنے یہ چیز بیان کی تو انہوں نے کہا میں اس کا انکار نہیں کرتا۔ پس خدا کی قسم! ابن مسعود نے اس سے بھی بڑھ کر کہا ہے وہ کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ علم کے دس حصوں میں سے نو حصے اس دن چلے گئے جس دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس دنیا سے وصال فرما گئے۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

الحديث رقم۵۳: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۹ / ۱۶۳، الرقم: ۸۸۰۹، و ابن سعد في الطبقات الكبرى، ۲ / ۳۳۶، وابن عبدالبر في التمهيد، ۳ / ۱۹۸، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۹ / ۶۹۔

١٦٢ / ٥٤۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: لَقِيَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ رَجُلًا مِنَ الْجِنِّ فَصَارَعَهُ، فَصَرَعَهُ الإِنْسِيُّ فَقَالَ لَهُ الإِنْسِيُّ: إِنِّي لَأَرَاکَ ضَئِيْلًا شَخِيْتًا کَأَنَّ ذُرَيْعَتَيْکَ ذُرَيْعَتَي کَلْبٍ فَکَذَلِکَ أَنْتُمْ مَعْشَرُ الْجِنِّ أَمْ أَنْتَ مِنْ بَيْنِهِمْ کَذَلِکَ فَقَالَ: لَا وَاللهِ إِنِّي مِنْهُمْ لَضَلِيْعٌ، وَلَکِنْ عَاوِدْنِي الثَّانِيَّةَ، فَإِنْ صَرَعْتَنِي عَلَّمْتُکَ شَيْئًا يَنْفَعُکَ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: تَقْرَأُ ﴿اللهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ﴾؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَإِنَّکَ لَا تَقْرَؤُهَا فِي بَيْتٍ إِلَّا خَرَجَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ لَهُ خَبَجٌ کَخَبَجِ الْحِمَارِ لَا يَدْخُلُهُ حَتَّى تُصْبِحَ.

وزاد الطبراني: قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَنْ ذَاکَ الرَّجُلُ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ؟ فَعَبَسَ عَبْدُ اللهِ، وَأَقْبَلَ عَلَيْهِ وَقَالَ: مَنْ يَکُوْنُ هُوَ إِلَّا عُمَرُ رضی الله عنه.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک صحابی ایک جن کو ملا اور اس کے ساتھ کشتی کی۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابی نے اس جن کو پچھاڑ دیا پھر اسے کہا کہ تم نہایت کمزور اور دبلے پتلے

الحديث رقم ٥٤: أخرجه الدارمی فی السنن، کتاب: فضائل القرآن، باب: فضل أول سورة البقرة و آية الکرسي، ٢ / ٥٤٠، الرقم: ٣٣٨١، و الطبرانی فی المعجم الکبير، ٩ / ١٦٦، الرقم: ٨٨٢٦، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ٧١۔

ہو اور تمہارے ہاتھ کتے کے ہاتھ کی طرح کمزور ہیں۔ کیا گروہِ جنات اسی طرح کا ہوتا ہے؟ یا تم ان میں سے اس طرح ہو؟ تو وہ جن کہنے لگا: نہیں خدا کی قسم! میں ان سب میں سے ایک موٹا تازہ جن ہوں لیکن تم میرے ساتھ دوبارہ کشتی کرو۔ پس اگر تم نے مجھے دوبارہ پچھاڑ دیا تو میں تمہیں ایسی چیز سکھاؤں گا جو تمہیں نفع دے گی انہوں نے کہا ٹھیک ہے۔(انہوں نے اسے دوبارہ پچھاڑ دیا) تو جن نے کہا کیا تم ''الله لا إله إلا هو الحي القيوم'' پڑھتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ جن نے کہا: یہ جس گھر میں بھی پڑھی جاتی ہے اس سے شیطان گدھے کی طرح ڈر کر بھاگتا ہے اور وہ اس گھر میں اس وقت تک داخل نہیں ہوتا جب تک صبح نہ ہو جائے۔

امام طبرانی کی روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے کہ لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا: اے ابوعبد الرحمن! اصحاب محمد ﷺ میں سے وہ آدمی کون سا تھا؟ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے پہلے تھوڑا تردد کیا لیکن پھر فرمایا: وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے علاوہ اور کون ہوسکتا ہے؟'' اس حدیث کو امام دارمی اور امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱٦٣ / ٥٥۔ عَنْ قُدَامَةَ ابْنِ مَظْعُوْنٍ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضي الله عنه أَدْرَکَ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ وَ هُوَ عَلَی رَاحِلَتِهِ وَ عُثْمَانُ عَلَی رَاحِلَتِهِ عَلَی ثَنِيَّةِ الْأَثَايَةِ مِنَ الْعَرْجِ، فَضَغَطَتْ رَاحِلَتُهُ رَاحِلَةَ عُثْمَانَ وَ قَدْ مَضَتْ رَاحِلَةُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَمَامَ الرَّکْبِ فَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ: أَوْجَعْتَنِي يَا غَلَقَ الْفِتْنَةِ، فَلَمَّا اسْتَهَلَّتِ الرَّوَاحِلُ دَنَا مِنْهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضي الله عنه فَقَالَ: يَغْفِرُ اللهُ أَبَا السَّائِبِ مَا هَذَا الإِسْمُ الَّذِي سَمَّيْتَنِيهِ؟ فَقَالَ: لَا وَاللهِ:

الحديث رقم٥٥: أخرجه الطبراني فى المعجم الكبير، ٩/ ٣٨، الرقم: ٨٣٢١، و العسقلاني في فتح الباري، ٦/ ٦٠٦، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ٩/ ٧٢.

مَا أَنَا الَّذِي سَمَّيْتُكَهُ سَمَّاكَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ هٰذَا هُوَ أَمَامَ الرَّكْبِ يَقْدِمُ الْقَوْمَ مَرَرْتَ بِنَا يَوْمًا وَ نَحْنُ جُلُوْسٌ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ هٰذَا غَلْقُ الْفِتْنَةِ. وَ أَشَارَ بِيَدِهِ لَا يَزَالُ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَ الْفِتْنَةِ بَابٌ شَدِيْدُ الْغَلْقِ مَا عَاشَ هٰذَا بَيْنَ ظَهْرَانِيْكُمْ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو اس حال میں دیکھا کہ وہ اپنی سواری پر سوار تھے اور عرج کے علاقہ میں مقام اثایہ کی وادی میں چل رہے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سواری نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی سواری کو دھکا دیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ کی سواری قافلہ کے آگے چل رہی تھی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: اے فتنوں کو روکنے والے تو نے مجھے تکلیف دی ہے۔ جب سواریاں رکیں تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قریب گئے اور کہا اے ابو سائب! اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمائے یہ کون سا نام ہے جو تو نے مجھے دیا ہے؟ انہوں نے کہا: ایسا نہیں خدا کی قسم! میں وہ نہیں ہوں جس نے تمہیں یہ نام دیا ہے بلکہ حضور نبی اکرم ﷺ نے تمہیں یہ نام دیا ہے جو کہ آج اس لشکر کی قیادت فرما رہے ہیں۔ ایک دن آپ ہمارے پاس سے گزرے۔ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ شخص یعنی عمر (دین اور امت کے خلاف اٹھنے والے) فتنوں کو روکنے والا ہے اور آپ ﷺ کی طرف اشارہ بھی کیا اور فرمایا: یہ تمہارے اورفتنوں کے درمیان ایک سختی سے بند کیا ہوا دروازہ ہے جب تک یہ تمہارے درمیان زندہ ہے (فتنہ تمہارے اندر داخل نہیں ہو سکے گا)۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٦٤ / ٥٦۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ: أَنَّهُ لَقِيَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَأَخَذَ بِيَدِهِ

الحديث رقم ٥٦: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٢ / ٢٦٨، الرقم: ١٩٤٥، و العسقلاني في فتح الباري، ٦ / ٦٠٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ٧٣.

فَغَمَزَهَا، وَ كَانَ عُمَرُ رَجُلًا شَدِيْدًا فَقَالَ: أَرْسِلْ يَدِي يَا قُفْلَ الْفِتْنَةِ. فَقَالَ عُمَرُ: وَمَا قُفْلُ الْفِتْنَةِ؟ قَالَ: جِئْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، وَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ جَالِسٌ، وَ قَدِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ، فَجَلَسْتُ فِي آخِرِهِمْ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تُصِيْبُكُمْ فِتْنَةٌ مَا دَامَ هٰذَا فِيْكُمْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ملے پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کا ہاتھ پکڑ کر ہلایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بہت مضبوط آدمی تھے تو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ’’قفل الفتنۃ‘‘ (فتنوں کو روکنے والے دروازے کا تالا) میرا ہاتھ چھوڑیئے۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا یہ قفل الفتنۃ کیا ہے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک دن میں حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اس حال میں کہ آپ ﷺ تشریف فرما تھے اور لوگ آپ ﷺ کے اردگرد جمع تھے۔ پس میں ان کے پیچھے بیٹھ گیا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہیں اس وقت تک فتنہ نہیں پہنچ سکتا جب تک یہ (عمر) تم میں موجود ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٦٥ / ٥٧۔ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ رَبِيْعَةَ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَرْسَلَ إِلَى كَعْبِ الْأَحْبَارِ فَقَالَ: يَا كَعْبُ، كَيْفَ تَجِدُ نَعْتِي؟ قَالَ: أَجِدُ نَعْتَكَ قَرْنًا مِنْ حَدِيْدٍ، قَالَ: وَمَا قَرْنٌ مِنْ حَدِيْدٍ؟ قَالَ: أَمِيْرٌ شَدِيْدٌ، لَا يَأْخُذُهُ فِي اللهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ، قَالَ: ثُمَّ مَه؟ قَالَ: ثُمَّ يَكُوْنُ مِنْ بَعْدِكَ خَلِيْفَةٌ تَقْتُلُهُ فِئَةٌ

الحديث رقم٥٧: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١/ ٨٤، الرقم: ١٢٠، والشيباني في الآحاد والمثاني، ١/ ١٢٦، الرقم: ١٣٣، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٦/ ٢٥، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ٦٥.

ظَالِمَةٌ، قَالَ: ثُمَّ مَهُ؟، قَالَ: ثُمَّ يَكُوْنُ الْبَلَاءُ! رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عمیر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا اور ان سے دریافت فرمایا: اے کعب! تم (تورات میں) ہماری تعریف کو کیسے پاتے ہو انہوں نے کہا میں (تورات میں) آپ رضی اللہ عنہ کی تعریف کو لوہے کے ایک سینگ کی طرح پاتا ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اور وہ لوہے کا سینگ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا صائب الرائے امیر، جو اللہ کی راہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈرے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر اس کے بعد کیا ہوگا؟ انہوں نے کہا پھر اس کے بعد ایک ایسا خلیفہ ہوگا جس کو ایک ظالم گروہ قتل کرے گا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے بعد کیا ہوگا؟ انہوں نے کہا: پھر اس کے بعد آزمائش ہوگی۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٦٦ / ٥٨۔ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: قَالَ لِي جِبْرِيْلُ عليه السلام لِيَبْكِ الإِسْلَامُ عَلَى مَوْتِ عُمَرَ رضی الله عنه. رَوَاهُ أَبُوْنُعَيْمٍ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے جرائیل علیہ السلام نے بتایا ہے کہ اسلام عمر کی موت پر روئے گا۔‘‘ اس حدیث کو امام ابونعیم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

الحديث رقم ٥٨: أخرجه أبو نعيم فى حلية الأولياء، ٢ / ١٧٥، والطبرانى فى المعجم الكبير، ١ / ٦٧، الرقم: ٦١، و الديلمى فى مسند الفردوس، ٣ / ١٨٩، الرقم: ٤٥٢٣، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ٩ / ٧٤.

البَابُ الرَّابِعُ

مَنَاقِبُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضي الله عنه

﴿حضرت عثمان بن عفان رضي الله عنه کے مناقب﴾

www.MinhajBooks.com

www.MinhajBooks.com

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

١۔ فَصُلٌ فِي مَكَانَتِهِ رضی اللہ عنہ عِنْدَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

﴿حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مقام و مرتبہ کا بیان﴾

١٦٧/ ١۔ عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: أُتِيَ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بِجَنَازَةِ رَجُلٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ، فَقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا رَأَيْنَاکَ تَرَکْتَ الصَّلَاةَ عَلَى أَحَدٍ قَبْلَ هٰذَا؟ قَالَ: إِنَّهُ کَانَ يُبْغِضُ عُثْمَانَ فَأَبْغَضَهُ اللهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک جنازہ لایا گیا کہ آپ اس پر نماز پڑھیں مگر آپ نے اس پر نماز نہیں پڑھی عرض کیا گیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم ہم نے آپ کو کسی کی نمازِ جنازہ چھوڑتے نہیں دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ عثمان سے بغض رکھتا تھا تو اللہ نے بھی اس سے بغض رکھا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

١٦٨/ ٢۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَامَ. يَعْنِي يَوْمَ

الحديث رقم١: أخرجه الترمذی في السنن، کتاب: المناقب، باب: فی مناقب عثمان، ٥/ ٦٣٠، الرقم: ٣٧٠٩، و ابن أبی عاصم في السنة، ٢/ ٥٩٦، الرقم: ١٣١٢۔

الحديث رقم٢: أخرجه أبوداود فی السنن، کتاب: الجهاد، باب: فيمن جاء بعد الغيثمه لاسهم له، ٣/ ٧٤، الرقم: ٢٧٢٦، و الطحاوی فی شرح معانی الآثار، ٣/ ٢٤٤۔

بَدْرٍ فَقَالَ: إِنَّ عُثْمَانَ انْطَلَقَ فِي حَاجَةِ اللهِ وَحَاجَةِ رَسُوْلِ اللهِ، وَإِنِّي أُبَايِعُ لَهُ، فَضَرَبَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِسَهْمٍ، وَلَمْ يَضْرِبْ لِأَحَدٍ غَابَ غَيْرُهُ.

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ بے شک حضور نبی اکرم ﷺ بدر والے دن کھڑے ہوئے اور فرمایا: بے شک عثمان اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے کام میں مصروف ہے اور بے شک میں اس کی بیعت کرتا ہوں اور حضور نبی اکرم ﷺ نے مالِ غنیمت میں سے بھی آپ رضی اللہ عنہ کا حصہ مقرر کیا اور آپ کے علاوہ جو کوئی اس دن غائب تھا اس کے لئے حصہ مقرر نہیں کیا۔'' اس حدیث کو امام ابوداود نے روایت کیا ہے۔

١٦٩ / ٣۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ادْعُوْا إِلَيَّ بَعْضَ أَصْحَابِي، قُلْتُ: أَبُوْ بَكْرٍ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: عُمَرُ قَالَ: لَا قُلْتُ: ابْنُ عَمِّکَ عَلِيٌّ؟ قَالَ: لَا قَالَتْ: قُلْتُ: عُثْمَانُ؟ قَالَ: نَعَمْ. فَلَمَّا جَاءَ قَالَ: تَنَحَّي فَجَعَلَ يُسَارُّهُ وَلَوْنُ عُثْمَانَ يَتَغَيَّرُ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الدَّارِ وَ حُصِرَ فِيْهَا قُلْنَا: يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، أَلَا تُقَاتِلُ؟ قَالَ: لَا إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَهِدَ إِلَيَّ عَهْدًا وَ إِنِّي صَابِرٌ نَفْسِي عَلَيْهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ أَبُوْيَعْلَى.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا: میرے بعض صحابہ کو میرے پاس بلاؤ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ابوبکر رضی اللہ عنہ کو

الحديث رقم ٣: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٦ / ٥١، الرقم: ٢٤٢٩٨، و في فضائل الصحابة، ١ / ٤٩٤، الرقم: ٨٠٤، و الحاكم في المستدرك، ٣ / ١٠٦، الرقم: ٤٥٤٣، وأبويعلى في المسند، ٨ / ٢٣٤، الرقم: ٤٨٠٥.

بلاؤں؟ آپ ﷺ نے منع فرمایا۔ پھر میں نے عرض کیا: عمر رضی اللہ عنہ کو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں پھر میں نے عرض کیا: آپ کے چچا کے بیٹے علی رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں پھر میں نے عرض کیا: عثمان کو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں پس جب وہ آ گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: (اے عائشہ) ذرا پیچھے ہو کر بیٹھ جاؤ پھر آپ ﷺ ان سے سرگوشی فرمانے لگے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا رنگ تبدیل ہونے لگا پھر یوم دار (جس دن آپ ﷺ کے گھر کا محاصرہ کیا گیا) آیا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس میں محصور ہو گئے ہم نے کہا اے امیر المؤمنین آپ قتال نہیں کریں گے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں بے شک حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے (اس دن کی) وصیت فرمائی تھی اور میں اس وصیت پر صبر کرنے والا ہوں۔'' اس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

١٧٠/ ٤۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: دَخَلَتْ عَلَيَّ رُقَيَّةُ بِنْتُ النَّبِيِّ ﷺ وَ فِي يَدِهَا مُشْطٌ فَقَالَتْ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنْ عِنْدِي آنِفًا رَجَّلْتُ رَأْسَهُ فَقَالَ: كَيْفَ تَجِدِيْنَ أَبَا عَبْدَ اللهِ؟ قُلْتُ خَيْرَ الرِّجَالِ، قَالَ: أَكْرِمِيْهِ فَإِنَّهُ مِنْ أَشْبَهِ أَصْحَابِي بِي خُلُقًا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رقیہ بنت رسول ﷺ میرے پاس آئیں اور ان کے ہاتھ میں کنگا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ ابھی ابھی میرے پاس سے گئے ہیں۔ میں نے آپ ﷺ کے مبارک گیسو سنوارے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: (اے رقیہ) تم ابو عبد اللہ (یعنی عثمان) کو کیسا پاتی ہو؟ میں نے عرض کیا: بہترین انسان۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی عزت بجا لاؤ، بے شک وہ میرے صحابہ میں سے خلق کے اعتبار سے سب سے زیادہ میرے مشابہ ہے۔'' اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ اور الفاظ طبرانی کے ہیں۔

الحديث رقم٤: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١/ ٧٦، الرقم: ٩٩، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ١/ ٥١٠، الرقم: ٨٣٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ٨١.

۱۷۱/۵۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ أُمَّ كَلْثُوْمٍ جَاءَتْ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، زَوْجُ فَاطِمَةَ خَيْرٌ مِنْ زَوْجِي؟ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَلِيًا ثُمَّ قَالَ: زَوْجُکِ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ وَ يُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُوْلُهُ، وَ أَزِيْدُکِ لَوْ قَدْ دَخَلْتِ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتِ مَنْزِلَةً، لَمْ تَرَي أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِي يَعْلُوْهُ فِي مَنْزِلَتِهِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہما حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس آئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا فاطمہ کا شوہر میرے شوہر سے بہتر ہے؟ تو حضور نبی اکرم ﷺ تھوڑی دیر کے لئے خاموش رہے پھر فرمایا: تمہارا خاوند اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس سے محبت کرتے ہیں اور تمہارے لئے میں مزید اضافہ فرماتا ہوں کہ اگر تم جنت میں داخل ہوگی تو ایک ایسا مقام دیکھوگی کہ میرے صحابہ میں سے کسی کو اس مقام پر نہیں پاؤ گی۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

الحديث رقم٥: أخرجه الطبرانی في المعجم الأوسط، ٢/ ٢١٢، الرقم: ١٧٦٤، و في مسند الشاميين، ١/ ٩٩، الرقم: ١٤٨، والهيثمی في مجمع الزوائد، ٩/ ٨٨۔

٢۔ فَصْلٌ فِي اخْتِصَاصِهِ بِأَنَّهُ أَشَدُّ الْأُمَّةِ حَيَاءً

﴿حضرت عثمان ﷺ کا امت میں سب سے زیادہ حیادار ہونے کا بیان﴾

١٧٢/ ٦۔ عَنْ أَبِي مُوْسَى قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ قَاعِدًا فِي مَكَانٍ فِيْهِ مَاءٌ، قَدِ انْكَشَفَ عَنْ رُكْبَتَيْهِ، أَوْ رُكْبَتِهِ، فَلَمَّا دَخَلَ عُثْمَانُ غَطَّاهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایسی جگہ بیٹھے ہوئے تھے۔ جہاں پانی تھا اور (ٹانگیں پانی میں ہونے کے باعث) آپ ﷺ کے دونوں گھٹنوں سے یا ایک گھٹنے سے کپڑا ہٹا ہوا تھا، پس جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آئے تو آپ ﷺ نے اسے ڈھانپ لیا۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

١٧٣/ ٧۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَشَدُّ أُمَّتِي حَيَاءً عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ. رَوَاهُ أَبُوْنُعَيْمٍ.

’’حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے سب سے زیادہ حیا دار عثمان بن عفان ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب عثمان بن عفان، ٣/ ١٣٥١، الرقم: ٣٤٩٢، و البيهقي في السنن الكبرى، ٢/ ٢٣٢، الرقم: ٣٠٦٣، و البيهقي في الاعتقاد، ١/ ٣٦٧، و الشوكاني في نيل الأوطار، ٢/ ٥٢۔

الحديث رقم٧: أخرجه أبونعيم في حلية الأولياء، ١/ ٥٦، و ابن أبي عاصم في السنة، ٢/ ٥٨٧، الرقم: ١٢٨١۔

۸/۱۷۴۔ عَنْ بَدْرِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: وَقَفَ عَلَيْنَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يَوْمَ الدَّارِ فَقَالَ: أَلاَ تَسْتَحْيُوْنَ مِمَّنْ تَسْتَحْيِ مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ قُلْنَا: وَ مَاذَاکَ؟ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَرَّ بِي عُثْمَانُ وَ عِنْدِي مَلَکٌ مِنَ الْمَلَائِکَةِ فَقَالَ: شَهِيْدٌ يَقْتُلُهُ قَوْمُهُ. إِنَّا لَنَسْتَحْيِ مِنْهُ. قَالَ بَدْرٌ: فَانْصَرَفْنَا عَنْهُ عِصَابَةً مِنَ النَّاسِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت بدر بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یوم الدار کو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ہمارے پاس کھڑے ہوئے اور کہا: کیا تم اس شخص سے حیاء نہیں کرتے جس سے ملائکہ بھی حیاء کرتے ہیں ہم نے کہا وہ کون ہے؟ راوی نے کہا میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: فرشتوں میں سے ایک فرشتہ میرے پاس تھا جب عثمان میرے پاس سے گزرا تو اس نے کہا یہ شخص شہید ہے اس کی قوم اس کو قتل کرے گی اور ہم ملائکہ اس سے حیاء کرتے ہیں بدر (راوی) کہتے ہیں کہ پھر ہم نے آپ رضی اللہ عنہ سے لوگوں کے ایک گروہ کو دور کیا۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

الحديث رقم۸: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۵/۱۵۹، الرقم: ۴۹۳۹، و في مسند الشاميين، ۲/۲۵۸، الرقم: ۱۲۹۷، و الهيثمی في مجمع الزوائد، ۹/۸۲.

٣۔ فَصْلٌ فِي تَبْشِيرِ النَّبِيِّ ﷺ لَهُ بِمُرَافَقَتِهِ فِي الْجَنَّةِ

﴿حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے جنت میں رفاقتِ مصطفیٰ ﷺ کی بشارت کا بیان﴾

١٧٥/ ٩۔ عَنْ أَبِي مُوْسَى رضی اللہ عنہ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ حَائِطًا وَ أَمَرَنِي بِحِفْظِ بَابِ الْحَائِطِ. فَجَاءَ رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ، فَقَالَ: ائْذَنْ لَهُ، وَ بَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ. فَإِذَا أَبُوْبَكْرٍ، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ يَسْتَأْذِنُ، فَقَالَ: ائْذَنْ لَهُ، وَ بَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ. فَإِذَا عُمَرُ، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ يَسْتَأْذِنُ فَسَكَتَ هُنَيْهَةً، ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لَهُ وَ بَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، عَلَى بَلْوَى سَتُصِيْبُهُ. فَإِذَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک باغ میں داخل ہوئے اور مجھے باغ کے دروازے کی حفاظت پر مامور فرمایا پس ایک آدمی نے آکر اندر آنے کی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے اجازت دے دو اور جنت کی بشارت بھی دے دو۔ دیکھا تو وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے پھر دوسرے شخص نے آکر اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے بھی اجازت دے دو اور جنت کی بشارت دے دو۔ دروازہ کھولا تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے پھر ایک اور شخص آیا اور اس نے بھی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ تھوڑی دیر خاموش رہے پھر فرمایا: اسے بھی اجازت دے دو اور

الحديث رقم ٩: أخرجه البخارى في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب عثمان بن عفان، ٣/ ١٣٥١، الرقم: ٣٤٩٢، و البيهقي في الاعتقاد، ١/ ٣٦٧، و المباركفوري في تحفة الأحوذي، ١٠/ ١٤٢۔

جنت کی بشارت دے دو ان مصائب و مشکلات کے ساتھ جو اسے پہنچیں گی، دیکھا تو وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

١٧٦/ ١٠۔ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيْقٌ وَرَفِيْقِي يَعْنِي: فِي الْجَنَّةِ عُثْمَانُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ.

’’حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کا ایک رفیق ہوتا ہے اور جنت میں میرا رفیق عثمان رضی اللہ عنہ ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی اورا بن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

١٧٧/ ١١۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ أَ فِي الْجَنَّةِ بَرْقٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنَّ عُثْمَانَ لَيَتَحَوَّلُ، فَتَبْرَقُ لَهُ الْجَنَّةُ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ. وَقَالَ: صَحِيْحٌ.

’’حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضور نبی اکرم ﷺ سے پوچھا: کیا جنت میں بجلی ہوگی آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں اس ذات کی قسم

الحديث رقم ١٠: أخرجه الترمذی في السنن، كتاب: المناقب، باب: فی مناقب عثمان بن عفان، ٥/ ٦٢٤، الرقم: ٣٦٩٨، و ابن ماجة في السنن، المقدمة، باب: فی فضائل أصحاب رسول الله ﷺ، ١/ ٤٠، الرقم: ١٠٩، و أبويعلى في المسند، ٢/ ٢٨، الرقم: ٦٦٥، و ابن أبي عاصم في السنة، ٢/ ٥٨٩، الرقم: ١٢٨٩، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ١/ ٤٠١، الرقم: ٦١٦۔

الحديث رقم ١١: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/ ١٠٥، الرقم: ٤٥٤٠، و الديلمي في مسند الفردوس، ٤/ ٣٧٧، الرقم: ٧٠٩٧، و المناوي في فيض القدير، ٤/ ٣٠٢۔

جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! بے شک عثمان جب جنت میں منتقل ہو گا تو پوری جنت اس کی وجہ سے چمک اٹھے گی۔‘‘ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۷۸ / ۱۲۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ فَصَافَحَهُ، فَلَمْ يَنْزِعِ النَّبِيُّ يَدَهُ مِنْ يَدِ الرَّجُلِ، حَتَّى انْتَزَعَ الرَّجُلُ يَدَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، جَاءَ عُثْمَانُ. قَالَ: امْرَؤٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَ الْأَوْسَطِ.

’’حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا۔ اس دوران ایک آدمی حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور اس نے آپ ﷺ کے ساتھ مصافحہ کیا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنا ہاتھ اس شخص کے ہاتھ سے اس وقت تک نہ چھڑایا جب تک خود اس آدمی نے آپ ﷺ کا ہاتھ نہ چھوڑا پھر اس آدمی نے آپ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! حضرت عثمان تشریف لائے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اہل جنت میں سے ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے ’’المعجم الکبیر‘‘ اور ’’المعجم الاوسط‘‘ میں بیان کیا ہے۔

۱۷۹ / ۱۳۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّهْرِ: أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ، فَقَالَ لَهُ: إِنِّي أَبْغَضْتُ عُثْمَانَ بُغْضًا لَمْ أُبْغِضْهُ شَيْئًا قَطُّ. قَالَ: بِئْسَ

الحديث رقم۱۲: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۱/ ۹۸، الرقم: ۳۰۰، و في المعجم الكبير، ۱۲/ ۴۰۵، الرقم: ۱۳۴۹۵، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/ ۸۷۔

الحديث رقم۱۳: أخرجه أحمد بن حنبل فی فضائل الصحابة، ۲/ ۵۷۰، و المقدسی فی الأحاديث المختارة، ۳/ ۲۸۰۔

مَا قُلْتَ أَبْغَضْتَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ فِي الْفَضَائِلِ.

''حضرت عبد اللہ بن سہر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک ایک آدمی حضرت سعید بن زید کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ میں عثمان سے بہت زیادہ بغض رکھتا ہوں اتنا بغض میں نے کسی سے کبھی بھی نہیں رکھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو نے نہایت ہی بری بات کہی ہے، تو نے ایک ایسے آدمی سے بغض رکھا جو کہ اہل جنت میں سے ہے۔'' اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے فضائل صحابہ میں روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

٤ ـ فَصْلٌ فِي اخْتِصَاصِ كَوْنِهِ ذَا النُّوْرَيْنِ

﴿حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے ذوالنورین کے لقبِ خاص کا بیان﴾

١٨٠ / ١٤ ـ عَنْ عُثْمَانَ، هُوَ ابْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ حَجَّ الْبَيْتَ، فَرَأَى قَوْمًا جُلُوْسًا، فَقَالَ: مَنْ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ؟ قَالَ: هٰؤُلَاءِ قُرَيْشٌ، قَالَ: فَمَنِ الشَّيْخُ فِيْهِمْ؟ قَالُوا: عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: يَا ابْنَ عُمَرَ، إِنِّي سَائِلُکَ عَنْ شَيءٍ فَحَدِّثْنِي، هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ يَوْمَ أُحُدٍ؟ قَالَ: نَعَمْ فَقَالَ: تَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَدْرٍ وَ لَمْ يَشْهَدْ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: تَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: اللهُ أَكْبَرُ. قَالَ ابْنُ عُمَرَ: تَعَالَ أُبَيِّنْ لَکَ، أَمَّا فِرَارُهُ يَوْمَ أُحُدٍ، فَأَشْهَدُ أَنَّ اللهَ عَفَا عَنْهُ وَ غَفَرَلَهُ، وَ أَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَدْرٍ فَإِنَّهُ كَانَتْ تَحْتَهُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَكَانَتْ مَرِيْضَةً، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ لَکَ أَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَ سَهْمَهُ. وَ أَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ، فَلَوْ كَانَ أَحَدٌ

الحديث رقم ١٤: أخرجه البخاری في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب عثمان بن عفان رضي الله عنه، ٣ / ١٣٥٣، الرقم: ٣٤٩٥، و في كتاب: المغازی، باب: قول الله تعالى إن الذين تولوا منكم، ٤ / ١٤٩١، الرقم: ٣٨٣٩، و الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب عثمان، ٥ / ٦٢٩، الرقم: ٣٧٠٦، و أحمد بن حنبل في المسند، ٢ / ١٠١، الرقم: ٥٧٧٢.

أَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَهُ مَكَانَهُ، فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عُثْمَانَ، وَ كَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ إِلَى مَكَّةَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِيَدِهِ الْيُمْنَى: هَذِهِ يَدُ عُثْمَانَ. فَضَرَبَ بِهَا عَلَى يَدِهِ، فَقَالَ: هَذِهِ لِعُثْمَانَ. فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ: اذْهَبْ بِهَا الآنَ مَعَکَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ.

''حضرت عثمان بن موہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی مصر سے آیا اس نے حج کیا اور چند آدمیوں کو ایک جگہ بیٹھے ہوئے دیکھا تو پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ کسی نے کہا، یہ قریش ہیں۔ پوچھا ان کا سردار کون ہے؟ لوگوں نے کہا: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنھما ہیں وہ کہنے لگا: اے ابن عمر! میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں اس کا جواب مرحمت فرمائیے۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ غزوہ احد سے فرار ہو گئے تھے؟ جواب دیا: ہاں پھر دریافت کیا کیا آپ کو معلوم ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں شامل نہیں ہوئے تھے؟ جواب دیا ہاں پھر پوچھا کیا آپ کو معلوم ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیعت رضوان کے وقت موجود نہ تھے بلکہ غائب رہے؟ جواب دیا: ہاں، اس نے اللہ اکبر کہا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنھما نے فرمایا: ٹھہریئے میں ان واقعات کی کیفیت بیان کرتا ہوں جو انہوں نے جنگ احد سے راہِ فرار اختیار کی تو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرما دیا اور انہیں بخش دیا گیا۔ رہا وہ غزوہ بدر سے غائب رہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی ایک صاحبزادی ان کے نکاح میں تھیں اور اس وقت وہ بیمار تھیں تو حضور نبی اکرم ﷺ نے ان سے خود فرمایا تھا کہ تمہارے لئے بھی بدر میں شریک صحابہ کے برابر اجر اور حصہ ہے۔ (تم اس کی تیمار داری کے لئے رکو) رہی بیعت رضوان سے غائب ہونے والی بات تو مکہ مکرمہ کی سر زمین میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر کوئی معزز ہوتا تو حضور نبی اکرم ﷺ ان کی جگہ اسے اہل مکہ کے پاس سفیر بنا کر بھیجتے سو بیعت رضوان کا واقعہ تو ان کے مکہ مکرمہ میں (بطورِ سفیرِ مصطفیٰ ﷺ) تشریف لے جانے کے بعد پیش آیا

پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے دائیں ہاتھ کے لئے فرمایا کہ یہ عثمان کا ہاتھ ہے اور اسے اپنے دوسرے دست مبارک پر رکھ کر فرمایا کہ یہ عثمان کی بیعت ہے۔ پھر حضرت ابن عمر نے اس شخص سے فرمایا: اب جا اور ان بیانات کو اپنے ساتھ لیتا جا۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

١٨١ / ١٥۔ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ، فِي رِوَايَةٍ طَوِيلَةٍ: أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ اللهَ ﷻ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ فَكُنْتُ مِمَّنْ اسْتَجَابَ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ، وَ آمَنَ بِمَا بُعِثَ بِهِ مُحَمَّدٌ، ثُمَّ هَاجَرْتُ الْهِجْرَتَيْنِ كَمَا قُلْتُ، وَ نِلْتُ صِهْرَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللهِ. فَوَاللهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللهُ ﷻ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت عبید اللہ بن عدی بن خیار سے ایک طویل روایت میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضور نبی اکرم ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا اور میں ان لوگوں میں سے تھا جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی دعوت پر لبیک کہا اور اس پر ایمان لائے جو حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکر بھیجا گیا۔ پھر جیسا کہ میں نے کہا میں نے دو ہجرتیں کیں اور حضور نبی اکرم ﷺ کا رشتۂ دامادی پایا اور میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے دست حق پرست پر بیعت بھی کی اور خدا کی قسم میں نے کبھی حضور نبی اکرم ﷺ کی نافرمانی نہیں کی اور نہ ہی کبھی آپ ﷺ کے ساتھ دھوکہ کیا یہاں تک کہ آپ ﷺ وصال فرما گئے۔‘‘ اس حدیث کو احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

١٨٢ / ١٦۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ: إِنَّ اللهَ ﷻ أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ

الحديث رقم ١٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١ / ٦٦، الرقم: ٤٨٠، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ٨٨۔

الحديث رقم ١٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١ / ٥١٢، الرقم: ٨٣٧، ←

أُزَوِّجَ كَرِيْمَتِي مِنْ عُثْمَانَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی فرمائی ہے کہ میں اپنی صاحبزادی کی شادی عثمان سے کروں۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٨٣/١٧۔ عَنْ أُمِّ عَيَاشٍ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَا زَوَّجْتُ عُثْمَانَ أُمَّ كَلْثُوْمٍ إِلَّا بِوَحْيٍ مِنَ السَّمَاءِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت اُمّ عیاش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے عثمان کی شادی اپنی صاحبزادی اُم کلثوم سے نہیں کی مگر فقط وحی الٰہی کی بنا پر۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٨٤/١٨۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: وَقَفَ رَسُوْلُ اللهِ عَلَى قَبْرِ ابْنَتِهِ الثَّانِيَّةِ الَّتِي كَانَتْ عِنْدَ عُثْمَانَ فَقَالَ: أَلَا أَبَا أَيِّمٍ، أَلَا أَخَا أَيِّمٍ، تَزَوَّجَهَا عُثْمَانُ؟ فَلَوْ كُنَّ عَشْرًا لَزَوَّجْتُهُنَّ عُثْمَانَ وَمَا زَوَّجْتُهُ إِلَّا بِوَحْيٍ مِنَ

...... و الطبراني في المعجم الصغير، ١/٢٥٣، الرقم: ٤١٤، و في المعجم الأوسط، ٤/١٨، الرقم: ٣٥٠١، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٨٣۔

الحديث رقم ١٧: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٥/٩٢، الرقم: ٢٣٦، و الطبراني في المعجم الأوسط، ٥/٢٦٤، الرقم: ٥٢٦٩، و الخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ١٢/٣٦٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٨٣۔

الحديث رقم ١٨: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/٤٣٦، الرقم: ١٠٦٣، والشيباني في الآحاد والمثاني، ٥/٣٧٨، الرقم: ٢٩٨٢، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٥٩٠، الرقم: ١٢٩١۔

السَّمَاءِ، وَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ لَقِيَ عُثْمَانَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا عُثْمَانُ، هٰذَا جِبْرَائِيْلُ يُخْبِرُنِي أَنَّ اللهَ ﷻ قَدْ زَوَّجَکَ أُمَّ كُلْثُوْمٍ عَلَى مِثْلِ صِدَاقِ رُقَيَّةَ، وَ عَلَى مِثْلِ صُحْبَتِهَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ اپنی دوسری صاحبزادی کی قبر پر کھڑے ہوئے جو حضرت عثمان کے نکاح میں تھیں اور فرمایا: خبردار اے کنواری لڑکی کے باپ! اور خبردار اے کنواری لڑکی کے بھائی! اس (میری بیٹی) کے ساتھ عثمان نے شادی کی اور اگر میری دس بیٹیاں ہوتیں تو میں ان کی بھی شادی یکے بعد دیگرے عثمان کے ساتھ کردیتا اور (ان کے ساتھ) عثمان کی شادی وحی الٰہی کے مطابق کی اور بے شک حضور نبی اکرم ﷺ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مسجد کے دروازے کے نزدیک ملے اور فرمایا: اے عثمان یہ جبرئیل امین علیہ السلام ہیں۔ جو مجھے یہ بتانے آئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری شادی ام کلثوم کے ساتھ اس کی بہن رقیہ (حضور نبی اکرم ﷺ کی پہلی صاحبزادی) کے مہر کے بدلہ میں کر دی ہے۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے ”المعجم الکبیر“ میں اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

١٨٥ / ١٩۔ عَنْ عِصْمَةَ، قَالَ: لَمَّا مَاتَتْ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ الَّتِي تَحْتَ عُثْمَانَ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: زَوِّجُوْا عُثْمَانَ، لَوْ كَانَ لِي ثَالِثَةٌ لَزَوَّجْتُهُ وَمَا زَوَّجْتُهُ إِلَّا بِالْوَحْيِ مِنَ اللهِ ﷻ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

”حضرت عصمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ کی دوسری صاحبزادی جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں فوت ہوگئیں تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عثمان کی شادی کراؤ اگر میرے پاس تیسری بیٹی ہوتی تو اس کی

الحديث رقم١٩: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٧/ ١٨٤، الرقم: ٤٩٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ٨٣.

شادی بھی میں عثمان کے ساتھ کر دیتا اور میں نے اس کی شادی وحی الٰہی کے مطابق ہی کی تھی۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

٥۔ فَصْلٌ فِي اخْتِصَاصِهِ بِإِقَامَةِ يَدِ النَّبِيِّ ﷺ مَقَامَ يَدِهِ فِي بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کا بیعت رضوان میں اپنے دستِ مبارک کو دستِ عثمان قرار دینے کا بیان﴾

١٨٦ / ٢٠۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: لَمَّا أَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِبَيْعَةِ الرِّضْوَانِ كَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ، قَالَ: فَبَايَعَ النَّاسُ. قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ عُثْمَانَ فِي حَاجَةِ اللهِ وَحَاجَةِ رَسُوْلِهِ. فَضَرَبَ بِإِحْدَى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى، فَكَانَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ لِعُثْمَانَ خَيْرًا مِنْ أَيْدِيْهِمْ لِأَنْفُسِهِمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے بیعت رضوان کا حکم دیا تو اس وقت حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے سفیر بن کر مکہ والوں کے پاس گئے تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ لوگوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عثمان اللہ اور اس کے رسول کے کام میں مصروف ہے۔ یہ فرما کر آپ ﷺ نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مارا پس حضرت

الحديث رقم ٢٠: أخرجه الترمذی في السنن، کتاب: المناقب، باب: فی مناقب عثمان بن عفان، ٥ / ٦٢٦، الرقم: ٣٧٠٢، و المقدسی في الأحاديث المختارة، ٧ / ٢٦، الرقم: ٢٤٠٧۔

عثمان کے لئے حضور نبی اکرم ﷺ کا دست مبارک لوگوں کے اپنے ہاتھوں سے (کئی گنا) اچھا تھا۔'' اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور وہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٨٧/ ٢١۔ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَنَّ عُثْمَانَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ حِيْنَ حَصَرُوْهُ فَقَالَ: أَنْشُدُ بِاللهِ رَجُلاً سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ يَوْمَ الْجَبَلِ حِيْنَ اهْتَزَّ فَرَكَلَهُ بِرِجْلِهِ وَ قَالَ: اسْكُنْ فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْکَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيْقٌ أَوْ شَهِيْدَانِ، وَ أَنَا مَعَهُ، فَأَنْشَدَ لَهُ رِجَالٌ ثُمَّ قَالَ: أَنْشُدُ بِاللهِ رَجُلاً شَهِدَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَوْمَ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ يَقُوْلُ: هَذِهِ يَدُ اللهِ، وَ هَذِهِ يَدُ عُثْمَانَ، فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ. ثُمَّ قَالَ: أَنْشُدُ بِاللهِ رَجُلاً سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَوْمَ جَيْشِ الْعُسْرَةِ يَقُوْلُ: مَنْ يُّنْفِقُ نَفَقَةً مُتَقَبَّلَةً؟ فَجَهَّزْتُ نِصْفَ الْجَيْشِ مِنْ مَالِي. فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ ثُمَّ قَالَ: أَنْشُدُ بِاللهِ رَجُلًا سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ يَزِيْدُ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ؟ فَاشْتَرَيْتُهُ مِنْ مَالِي فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ. ثُمَّ قَالَ: أَنْشُدُ بِاللهِ رَجُلاً شَهِدَ رُوْمَةَ تُبَاعُ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ مَالِي، فَأَبَحْتُهَا لِابْنِ السَّبِيْلِ. فَانْشَدَ لَهُ رِجَالٌ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

الحديث رقم ٢١: أخرجه النسائي في السنن، كتاب: الأحباس، باب: وقف المساجد، ٦/ ٢٣٦، الرقم: ٣٦٠٩، و في السنن الكبرى، ٤/ ٩٧، الرقم: ٦٤٣٦، و أحمد بن حنبل في المسند، ١/ ٥٩، الرقم: ٤٢٠، و المقدسی في الأحاديث المختارة، ١/ ٥٢٨، الرقم: ٣٩٥، و ابن أبي عاصم في السنة، ٢/ ٥٩٥، الرقم: ١٣٠٩، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ١/ ٤٦٣، الرقم: ٧٥١۔

’’حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے مکان کے اوپر سے لوگوں پر جھانکا جس دن باغیوں نے آپ کے گھر کو گھیرا ہوا تھا پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس شخص سے سوال کرتا ہوں جس نے جبل (اُحد کے رہنے والے) دن کا کلام سنا ہو جو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہاڑ کے ہلنے کے وقت فرمایا تھا کہ اے پہاڑ ٹھہر جاؤ کیونکہ تیرے اوپر سوائے نبی صدیق اور دو شہیدوں کے اور کوئی نہیں۔ اور میں اس وقت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا۔ لوگوں نے اس بات کی تصدیق کی، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس شخص سے دریافت کرتا ہوں جو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بیعت رضوان کے دن حاضر تھا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (اپنے ہی دونوں مبارک ہاتھوں کے لئے) فرمایا تھا: یہ اللہ کا ہاتھ ہے اور یہ عثمان کا ہاتھ ہے۔ سب لوگوں نے اس بات کی تصدیق کی، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس شخص سے سوال کرتا ہوں جس نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جیش عسرہ کے دن سنا ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا: ایسا شخص کون ہے جو مال مقبول کو اللہ کی راہ میں خرچ کرے اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ خواہش سنتے ہی آدھے لشکر کی تیاری اپنے مال سے کرادی۔ سب لوگوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اس بات کی تصدیق کی۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس شخص سے پوچھتا ہوں جس نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہو کہ کون ایسا آدمی ہے جو اس مسجد کو جنت میں گھر کے بدلے میں بڑھائے۔ پھر میں نے اس زمین کو اپنے مال کے بدلے میں خرید لیا سب لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ کی اس بات کی تصدیق کی۔ بعد ازاں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے دریافت فرمایا: میں اس شخص سے پوچھتا ہوں جو بئرِ رومہ کے سودے کے وقت حاضر تھا میں نے اسے اپنے مال سے خریدا اور مسافروں کے لیے مباح کردیا تھا۔ حاضرین نے آپ رضی اللہ عنہ کے اس فرمان کی بھی من وعن تصدیق کی۔‘‘ اس حدیث کو امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

١٨٨/ ٢٢ـ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم فِي الْمَنَامِ مُتَعَلِّقًا بِالْعَرْشِ وَ رَأَيْتُ أَبَابَكْرٍ أَخِذًا بِحَقْوَي النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم وَ رَأَيْتُ عُمَرَ آخِذًا بِحَقْوَي أَبِي بَكْرٍ وَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ آخِذًا بِحَقْوَي عُمَرَ وَ رَأَيْتُ الدَّمَ يَنْصَبُّ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَحَدَّثَ الْحَسَنُ بِهَذَا الْحَدِيْثِ وَ عِنْدَهُ قَوْمٌ مِنَ الشِّيْعَةِ فَقَالُوْا: وَ مَا رَأَيْتَ عَلِيًّا فَقَالَ الْحَسَنُ: مَا كَانَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ أَخِذًا بِحَقْوَي النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم مِنْ عَلِيٍّ وَ لَكِنَّهَا رُؤيَا رَأَيْتُهَا فَقَالَ أَبُوْ مَسْعُوْدٍ: فَإِنَّكُمْ تَحَدَّثُوْنَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ فِي رُؤيَا رَآهَا وَ قَدْ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم فِي غَزَاةٍ فَأَصَابَ النَّاسَ جُهْدٌ حَتَّى رَأَيْتُ الْكَابَةَ فِي وُجُوْهِ الْمُسْلِمِيْنَ وَ الْفَرَحَ فِي وُجُوْهِ الْمُنَافِقِيْنَ فَلَمَّا رَأَى ذَالِكَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: وَ اللهِ، لَا تَغِيْبُ الشَّمْسُ حَتَّى يَأْتِيَكُمُ اللهُ بِرِزْقٍ فَعَلِمَ عُثْمَانُ أَنَّ اللهَ وَ رَسُوْلَهُ سَيُصَدِّقَانِ فَاشْتَرى عُثْمَانُ أَرْبَعَةَ عَشَرَ رَاحِلَةً بِمَا عَلَيْهَا مِنَ الطَّعَامِ فَوَجَّهَ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم مِنْهَا بِتِسْعَةٍ فَلَمَّا رَأَى ذَالِكَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: مَا هَذَا قَالُوْا: أَهْدَى إِلَيْكَ عُثْمَانُ فَعُرِفَ الْفَرَحُ فِي وُجُوْهِ الْمُسْلِمِيْنَ وَ الْكَابَةَ فِي وُجُوْهِ الْمُنَافِقِيْنَ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم قَدْ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رُؤِيَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ يَدْعُوْ لِعُثْمَانَ دُعَاءً مَا

الحديث رقم ٢٢: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٧/ ١٩٦، الرقم: ٧٢٥٥، و الطبراني في المعجم الكبير، ١٧/ ٢٤٩، الرقم: ٦٩٤، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ١/ ٢٣٤، الرقم: ٢٨٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ٩٦.

سَمِعْتُهُ دَعَا لِأَحَدٍ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ بِمِثْلِهِ اللّٰهُمَّ، أَعْطِ عُثْمَانَ اللّٰهُمَّ، افْعَلْ لِعُثْمَانَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَالْأَوْسَطِ.

''حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے خواب میں حضور نبی اکرم ﷺ کو عرش الٰہی کے ساتھ لپٹے ہوئے دیکھا اور میں نے دیکھا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ کی کوکھ کو پکڑا ہوا ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کوکھ کو پکڑا ہوا ہے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کوکھ کو پکڑا ہوا ہے اور میں نے دیکھا کہ آسمان سے زمین کی طرف خون گر رہا ہے حضرت حسن رضی اللہ عنہ آپ نے جب اس حدیث کو بیان کیا تو آپ رضی اللہ عنہ کے پاس شیعوں کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی پس وہ کہنے لگے اے حسن! تو نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کس حال میں پایا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر پسندیدہ انداز میں حضور نبی اکرم ﷺ کی کوکھ کو براہ راست پکڑنے والا میرے نزدیک اور کوئی نہ تھا لیکن یہ محض ایک خواب ہے جو میں نے دیکھا ہے پس اس پر ابو مسعود رضی اللہ عنہ بولے اور کہنے لگے کہ تم حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے اس خواب (کی صداقت و حقانیت) کے بارے میں بات کرتے ہو حالانکہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں تھے تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بہت سخت بھوک لگ گئی یہاں تک کہ میں نے مسلمانوں کے چہروں پر افسردگی دیکھی اور منافقین کے چہروں پر خوشی، پس جب حضور نبی اکرم ﷺ نے یہ دیکھا تو فرمایا: خدا کی قسم سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے میرا اللہ تمہیں رزق عطا فرما دے گا۔ پس جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو یہ معلوم ہوا کہ عنقریب اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ رزق عطا فرمائیں گے تو آپ رضی اللہ عنہ نے چودہ سواریاں اس کھانے کے ہمراہ جو ان پر لدا ہوا تھا خرید لیں اور ان میں سے نو سواریوں کا رخ حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف موڑ دیا جب حضور نبی اکرم ﷺ نے وہ سواریاں دیکھیں تو فرمایا یہ کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیک وسلم کی طرف ہدیہ بھیجا ہے۔ پس اس ہدیہ کے بعد مسلمانوں کے چہروں پر خوشی کی لہر دوڑ گئی اور منافقین کے چہروں پر افسردگی چھا گئی اور میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو

اپنے ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھا یہاں تک کہ آپ ﷺ کی مبارک بغلوں کی سفیدی نظر آ رہی تھی، آپ ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے ایسی دعا کی کہ اس سے پہلے اور اس کے بعد میں نے آج تک ایسی دعا کسی کے لئے نہیں سنی۔ حضور نبی اکرم ﷺ فرما رہے تھے، اے اللہ! عثمان کو یہ عطا کر اے اللہ! عثمان کے لئے یہ کر دے، عثمان کے لئے وہ کر دے۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے ''المعجم الکبیر'' اور ''المعجم الاوسط'' میں بیان کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

٦ـ فَصْلٌ فِي إِعْلَامِ النَّبِيِّ ﷺ إِيَّاهُ بِاسْتِشْهَادِهِ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہادت کی خبر دینے کا بیان﴾

١٨٩/ ٢٣ـ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِتْنَةً فَقَالَ: يُقْتَلُ هَذَا فِيْهَا مَظْلُومًا لِعُثْمَانَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فتنہ کا ذکر کیا اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا: اس میں یہ مظلوماً شہید ہوگا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

١٩٠/ ٢٤ـ عَنْ مُسْلِمٍ أَبِي سَعِيْدٍ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ: أَنَّ عُثْمَانَ أَعْتَقَ عِشْرِيْنَ مَمْلُوْكًا، وَدَعَا بِسَرَاوِيْلَ فَشَدَّهَا عَلَيْهِ، وَلَمْ يَلْبَسْهَا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا إِسْلَامٍ، وَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ الْبَارِحَةَ فِي الْمَنَامِ وَرَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَ عُمَرَ، وَأَنَّهُمْ قَالُوْا لِي: اصْبِرْ، فَإِنَّكَ تُفْطِرُ

الحديث رقم ٢٣: أخرجه الترمذى في السنن، كتاب: المناقب، باب: فى مناقب عثمان، ٥/ ٦٣٠، الرقم: ٣٧٠٨.

الحديث رقم ٢٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/ ٧٢، الرقم: ٥٢٦، و الهيثمى في مجمع الزوائد، ٩/ ٩٦، و المناوي في فيض القدير، ١/ ١١٠.

عِنْدَنَا الْقَابِلَةَ، فَدَعَا بِمُصْحَفٍ، فَنَشَرَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقُتِلَ وَهُوَ بَيْنَ يَدِيْهِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے خادم حضرت مسلم (ابو سعید) سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بیس غلاموں کو آزاد کیا اور ایک پاجامہ منگوایا اور اسے زیب تن کر لیا، اسے آپ نے نہ تو زمانہ جاہلیت میں کبھی پہنا تھا اور نہ ہی زمانۂ اسلام میں، پھر انہوں نے بیان کیا کہ میں نے گذشتہ رات حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی ہیں، ان سب نے مجھے کہا ہے (اے عثمان) صبر کرو پس بے شک تم کل افطاری ہمارے پاس کرو گے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے مصحف منگوایا اور اس کو اپنے سامنے کھول کر تلاوت فرمانے لگے اور اسی اثنا میں آپ رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا اور وہ مصحف آپ کے سامنے ہی تھا۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

۱۹۱/ ۲۵۔ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فِتْنَةً، فَقَرَّبَهَا وَ عَظَّمَهَا قَالَ: ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ مُتَقَنِّعٌ فِي مِلْحَفَةٍ فَقَالَ: هَذَا يَوْمَئِذٍ عَلَى الْحَقِّ فَانْطَلَقْتُ. مُسْرِعًا أَوْ قَالَ مُحْضِرًا فَأَخَذْتُ بِضَبْعَيْهِ فَقُلْتُ: هَذَا يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: هَذَا فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتنہ کا ذکر فرمایا اور اس کے قریب اور شدید ہونے کا بیان کیا۔ راوی کہتے ہیں پھر وہاں سے ایک آدمی گزرا جس نے چادر میں اپنے سر اور چہرے کو ڈھانپا ہوا تھا (اس کو دیکھ کر) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس دن یہ شخص حق پر ہوگا تو میں تیزی سے (اس کی طرف) گیا اور میں نے اس کو اس کی کلائی کے درمیان سے پکڑ لیا پس میں نے عرض کیا: یہ ہے وہ شخص یا

الحديث رقم ٢٥: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٤/ ٢٤٢، و فى فضائل الصحابه، ١/ ٤٥٠، الرقم: ٧٢١.

رسول اللہ! (جس کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ زمانۂ فتنہ میں یہ حق پر ہوگا) آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ سو وہ عثمان بن عفان تھے۔'' اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

١٩٢ / ٢٦۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما: أَنَّ عُثْمَانَ أَصْبَحَ فَحَدَّثَ فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْمَنَامِ اللَّيْلَةَ فَقَالَ: يَا عُثْمَانُ، أَفْطِرْ عِنْدَنَا فَأَصْبَحَ عُثْمَانُ صَائِمًا فَقُتِلَ مِنْ يَوْمِهِ رضی اللہ عنہ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَ قَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ صبح کے وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے (ہمیں) فرمایا: بے شک میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو گذشتہ رات خواب میں دیکھا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عثمان! آج ہمارے پاس روزہ افطار کرو۔ پس حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے روزہ کی حالت میں صبح کی اور اسی روز انہیں شہید کر دیا گیا۔'' اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور انہوں نے کہا کہ یہ حدیث صحیح الاِسناد ہے۔

١٩٣ / ٢٧۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ أَقْبَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ. فَلَمَّا دَنَا مِنْهُ قَالَ: يَا عُثْمَانُ، تُقْتَلُ وَ أَنْتَ تَقْرَأُ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فَتَقَعُ مِنْ دَمِكَ عَلَى الآيَةِ: ﴿فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾ وَ تُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمِيْرًا عَلَى كُلِّ مَخْذُوْلٍ يَغْبُطُكَ أَهْلُ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ وَ تَشْفَعُ فِي عَدَدِ رَبِيْعَةَ وَ مُضَرٍ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

الحديث رقم ٢٦: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣ / ١١٠، الرقم: ٤٥٥٤.

الحديث رقم ٢٧: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣ / ١١٠، الرقم: ٤٥٥٥.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بیٹھا تھا کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے۔ جب وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے قریب ہوئے تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عثمان! تمہیں شہید کیا جائے گا درآنحالیکہ تم سورۂ بقرہ کی تلاوت کر رہے ہو گے اور تمہارا خون اس آیت: ﴿فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللهُ وَ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾ پر گرے گا اور قیامت کے روز تم ہر ستائے ہوئے پر حاکم بنا کر اٹھائے جاؤ گے اور تمہارے اس مقام و مرتبہ پر مشرق و مغرب والے رشک کریں گے اور تم ربیعہ اور مضر کے لوگوں کے برابر لوگوں کی شفاعت کرو گے۔‘‘ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

١٩٤/ ٢٨۔ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَوْمَ الْجَمَلِ يَقُوْلُ: اللَّهُمَّ، إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْکَ مِنْ دَمِ عُثْمَانَ، وَ لَقَدْ طَاشَ عَقْلِي يَوْمَ قُتِلَ عُثْمَانُ، وَأَنْكَرْتُ نَفْسِي وَجَاؤُوْنِي لِلْبَيْعَةِ فَقُلْتُ: وَاللهِ، إِنِّي لَأَسْتَحِي مِنَ اللهِ أَنْ أُبَايِعَ قَوْمًا قَتَلُوْا رَجُلًا قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَلَا أَسْتَحْيِي مِمَّنْ تَسْتَحْيِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ؟ وَ إِنِّي لَأَسْتَحْيِي مِنَ اللهِ أَنْ أُبَايِعَ وَعُثْمَانُ قَتِيْلٌ عَلَى الْأَرْضِ لَمْ يُدْفَنْ بَعْدُ. فَانْصَرَفُوْا، فَلَمَّا دُفِنَ رَجَعَ النَّاسُ فَسَأَلُوْنِي الْبَيْعَةَ، فَقُلْتُ: اللَّهُمَّ، إِنِّي مُشْفِقٌ مِمَّا أَقْدِمُ عَلَيْهِ. ثُمَّ جَاءَتْ عَزِيْمَةٌ فَبَايَعْتُ، فَلَقَدْ قَالُوْا: يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، فَكَأَنَّمَا صُدِعَ قَلْبِي رَجَاءَ وَ قُلْتُ: اللَّهُمَّ، خُذْ مِنِّي لِعُثْمَانَ حَتَّى تَرْضَى. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت قیس بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جنگ

الحديث رقم ٢٨: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/ ١٠١، ١١١، الرقم: ٤٥٢٧، ٤٥٥٦.

جمل کے دن یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اے اللہ میں تیری بارگاہ میں عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل سے براءت کا اظہار کرتا ہوں اور تحقیق میری عقل اس دن طیش میں تھی جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا۔ میں نے خود بیعت لینے سے انکار کر دیا جب وہ لوگ میرے پاس بیعت کے لئے آئے، پس میں نے کہا خدا کی قسم! مجھے اللہ سے حیاء آتا ہے کہ میں ان لوگوں سے بیعت لوں جنہوں نے اس شخص کو قتل کیا ہے جس کے بارے میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خبردار میں اس شخص سے حیاء کرتا ہوں جس سے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں سو میں بھی اللہ تعالیٰ سے حیاء کرتا ہوں کہ میں اس حال میں بیعت لوں کہ حضرت عثمان زمین پر مقتول پڑے ہوئے ہوں اور ابھی تک انہیں دفن بھی نہ کیا گیا ہو پس لوگ چلے گئے، پس جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دفن کر دیا گیا تو لوگ پھر مجھ سے بیعت کا سوال کرنے لگے پس میں نے کہا: اے اللہ! جس چیز کا اقدام میں کرنے جا رہا ہوں میں اس سے ڈرنے والا ہوں پھر عزیمت کے تحت مجھے ایسا کرنا پڑا، سو جب انہوں نے مجھے امیر المومنین کہا تو گویا میرا کلیجہ پھٹ گیا۔ میں نے کہا: اے اللہ! تو مجھے عثمان کا بدلہ لینے کی ذمہ داری قبول کرنے کی توفیق عطا فرما اور اس امر کی توفیق دے یہاں تک کہ تو راضی ہو جائے۔'' اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

١٩٥ / ٢٩۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: قَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَوْمَ يَمُوْتُ عُثْمَانُ تُصَلِّي عَلَيْهِ مَلَائِكَةُ السَّمَاءِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَ الدَّيْلَمِيُّ وَ اللَّفْظُ لَهُ.

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس دن عثمان کی شہادت واقع ہوگی اس دن آسمان کے فرشتے اس پر درود بھیجیں گے۔'' اس حدیث کو امام طبرانی اور دیلمی نے روایت کیا ہے اور یہ الفاظ امام دیلمی کے ہیں۔

www.MinhajBooks.com

الحديث رقم ٢٩: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٣ / ٢٨٧، الرقم: ٣١٧٢، و الديلمي في مسند الفردوس، ٥ / ٥٣٣، الرقم: ٨٩٩٩، والعسقلاني في لسان الميزان، ٥ / ٢٦٢، الرقم: ٧٩٨.

۷۔ فَصْلٌ فِي جَامِعِ صِفَاتِهِ وَ مَنَاقِبِهِ رضي الله عنه

﴿حضرت عثمان رضي الله عنه کی جامع صفات اور مناقب کا بیان﴾

۱۹۶ / ۳۰۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: إِنَّمَا تَغَيَّبَ عُثْمَانُ عَنْ بَدْرٍ فَإِنَّهُ كَانَتْ تَحْتَهُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَ كَانَتْ مَرِيْضَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم إِنَّ لَکَ أَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَ سَهْمَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضي الله عنه جنگ بدر میں حاضر نہ ہوئے تھے (اس کی وجہ یہ تھی کہ) ان کے نکاح میں حضور نبی اکرم صلى الله عليه وآله وسلم کی صاحبزادی تھیں اور وہ اس وقت بیمار تھیں۔ حضور نبی اکرم صلى الله عليه وآله وسلم نے فرمایا: اے عثمان بے شک تیرے لئے ہر اس آدمی کے برابر اجر اور اس کے برابر (مالِ غنیمت کا) حصہ ہے جو جنگ بدر میں شریک ہوا ہے۔'' اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۱۹۷ / ۳۱۔ عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: يَا عُثْمَانُ، إِنَّهُ لَعَلَّ اللهَ

الحديث رقم ۳۰: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: فرض الخمس، باب: إذا بعث الامام رسولاً، ۳ / ۱۱۳۹، الرقم: ۲۹۶۲، و في كتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب عثمان بن عفان، ۳ / ۱۳۵۲، الرقم: ۳۴۹۵، و في كتاب: المغازي، باب: قول الله إن الذين تولوا منكم يوم التقى الجمعٰن، ۴ / ۱۴۹۱، الرقم: ۳۸۳۹، و عظيم آبادی فی عون المعبود، ۷ / ۲۸۳۔

الحديث رقم ۳۱: أخرجه الترمذی في السنن، كتاب: المناقب، باب: فی مناقب عثمان، ۵ / ۶۲۸، الرقم: ۳۷۰۵، و ابن ماجة في السنن، المقدمة، باب: فضل عثمان، ۱ / ۴۱، الرقم: ۱۱۲، و أحمد بن حنبل في المسند، ۶ / ۱۴۹، الرقم: ۲۵۲۰۳، و ابن حبان في الصحيح، ۱۵ / ۳۴۶، الرقم: ۶۹۱۵، و ابن أبی شيبة في المصنف، ۷ / ۵۱۵، الرقم: ۳۷۶۵۵، والهيثمي في موارد الظمآن، ۱ / ۵۳۹، الرقم: ۲۱۹۶۔

يُقَمِّصُكَ قَمِيصًا. فَإِنْ أَرَادُوكَ عَلَى خَلْعِهِ، فَلَا تَخْلَعْهُ لَهُمْ ...... الحديث.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ.

وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عثمان! اللہ تعالیٰ یقیناً تمہیں ایک قمیص (قمیصِ خلافت) پہنائے گا سو اگر لوگ اسے اتارنا چاہیں تو تم ان کی خاطر اسے مت اتارنا۔'' اس حدیث میں طویل قصہ ہے اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

١٩٨ / ٣٢۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَبَّابٍ قَالَ: شَهِدْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَحُثُّ عَلَى جَيْشِ الْعُسْرَةِ، فَقَامَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ عَلَيَّ مِئَةُ بَعِيْرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِي سَبِيْلِ اللهِ، ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، عَلَيَّ مِئَتَا بَعِيْرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِي سَبِيلِ اللهِ، ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، عَلَيَّ ثَلَاثُ مِئَةِ بَعِيْرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِي سَبِيْلِ اللهِ، فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَنْزِلُ عَنِ الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ: مَا عَلَى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهِ، مَا عَلَى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

الحديث رقم ٣٢: أخرجه الترمذى في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فى مناقب عثمان، ٥ / ٦٢٥، الرقم: ٣٧٠٠، و أحمد بن حنبل في المسند، ٤ / ٧٥، و الطيالسى في المسند، ١ / ١٦٤، الرقم: ١١٨٩، و عبدبن حميد في المسند، ١ / ١٢٨، الرقم: ٣١١۔

’’حضرت عبدالرحمٰن بن خباب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت آپ ﷺ جیش عسرہ کے متعلق لوگوں کو ترغیب دے رہے تھے۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں سو اونٹ مع ساز و سامان اللہ کے راستے میں اپنے ذمہ لیتا ہوں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے پھر ترغیب دلائی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پھر اٹھے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میرے ذمہ اللہ کی راہ میں دوسو اونٹ مع سازوسامان اور غلہ کے ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے پھر ترغیب دلائی، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پھر کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ذمہ تین سو اونٹ مع ساز و سامان کے اللہ کی راہ میں ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دیکھا کہ حضور نبی اکرم ﷺ منبر پر سے اترے اور فرمایا: اس عمل کے بعد عثمان جو کچھ بھی آئندہ کرے گا اس سے کوئی جواب طلبی نہیں ہوگی۔‘‘ اِس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

١٩٩ / ٣٣۔ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ: أَنَّ خُطَبَاءَ قَامَتْ بِالشَّامِ. وَ فِيهِمْ رِجَالٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. فَقَامَ آخِرَهُمْ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: مُرَّةُ بْنُ كَعْبٍ فَقَالَ: لَوْ لَا حَدِيْثٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مَا قُمْتُ. وَ ذَكَرَ الْفِتَنَ، فَقَرَّبَهَا. فَمَرَّ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ فِي ثَوْبٍ فَقَالَ: هٰذَا يَوْمَئِذٍ عَلَى الْهُدَى فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قَالَ: فَأَقْبَلْتُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ فَقُلْتُ: هٰذَا قَالَ: نَعَمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَ قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابو اشعث صنعانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چند خطباء شام میں کھڑے

الحديث رقم ٣٣: أخرجه الترمذی في السنن، كتاب: المناقب، باب: فی مناقب عثمان، ٥ / ٦٢٨، الرقم: ٣٧٠٤، و أحمد بن حنبل في المسند، ٤ / ٢٣٦، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦ / ٣٦٠، الرقم: ٣٢٠٢٦، و الحاكم في المستدرك، ٣ / ١٠٩، الرقم: ٤٥٥٢۔

ہوئے تھے ان میں حضور نبی اکرم ﷺ کے کئی صحابی تھے ان میں سے سب سے آخری آدمی کھڑے ہوئے جن کا نام حضرت مرّہ بن کعب تھا، انہوں نے فرمایا: اگر میں نے ایک حدیث حضور نبی اکرم ﷺ سے نہ سنی ہوتی تو میں کھڑا نہ ہوتا (انہوں نے بتایا کہ) حضور نبی اکرم ﷺ نے فتنوں کا ذکر فرمایا اور ان کا نزدیک ہونا بیان کیا اتنے میں ایک شخص کپڑے سے سر کو لپیٹے ہوئے گزرا، آپ ﷺ نے فرمایا: (فتنہ و فساد) کے دن یہ شخص حق اور ہدایت پر ہوگا۔ میں اس کی طرف اٹھا تو دیکھا کہ وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں پھر میں آپ ﷺ کے چہرہ کی طرف متوجہ ہوا اور عرض کیا: (یا رسول اللہ!) کیا یہی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں یہی ہیں۔'' اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٢٠٠ / ٣٤۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: جَاءَ عُثْمَانُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِأَلْفِ دِيْنَارٍ، قَالَ الْحَسَنُ بْنُ وَاقِعٍ: وَكَانَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ مِنْ كِتَابِي، فِي كُمِّهِ حِيْنَ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ، فَيَنْثُرُهَا فِي حِجْرِهِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُقَلِّبُهَا فِي حِجْرِهِ وَيَقُوْلُ: مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایک ہزار

الحديث رقم ٣٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: في مناقب عثمان، ٥ / ٦٢٦، الرقم: ٣٧٠١، و الحاكم في المستدرك، ٣ / ١١٠، الرقم، ٤٥٥٣، و ابن أبي عاصم في السنة، ٢ / ٥٨٧، الرقم: ١٢٧٩، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ١ / ٥١٥، الرقم: ٨٤٦، و الشيباني في الآحاد و المثاني، ١ / ٤٧٧، الرقم: ٦٦٦.

دینار لے کر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب جیش عسرہ کی روانگی کا سامان ہو رہا تھا۔ آپ نے اس رقم کو حضور نبی اکرم ﷺ کی گود میں ڈال دیا۔ حضرت عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ میں نے اس وقت حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ ان دیناروں کو اپنی گود میں دست مبارک سے الٹ پلٹ رہے تھے اور فرما رہے تھے عثمان آج کے بعد جو کچھ بھی کرے گا اسے کوئی بھی عمل نقصان نہیں پہنچائے گا۔ آپ ﷺ نے یہ جملہ دوبار فرمایا۔'' اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٢٠١/ ٣٥۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: يَا عُثْمَانُ، إِنْ وَلَّاکَ اللهُ تَعَالَى هَذَا الْأَمْرَ يَوْمًا فَأَرَادَکَ الْمُنَافِقُوْنَ عَلَى أَنْ تَخْلَعَ قَمِيْصَکَ الَّذِي قَمَّصَکَ اللهُ فَلَا تَخْلَعْهُ، يَقُوْلُ ذٰلِکَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عثمان اگر اللہ تعالیٰ تمہیں کسی دن امرِ خلافت پر فائز کرے اور منافقین یہ ارادہ کریں کہ قمیصِ خلافت جو اللہ تعالیٰ نے پہنائی ہے اس کو تم اتار دو تو اسے ہرگز نہ اتارنا آپ ﷺ نے ایسا تین مرتبہ فرمایا۔'' اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔''

الحديث رقم٣٥: أخرجه ابن ماجة فی السنن، المقدمة، باب: فضل عثمان، ١/ ٤١، الرقم: ١١٢، و أحمد بن حنبل في المسند، ٦/ ٧٥، الرقم: ٢٤٥١٠، و الحاكم في المستدرك، ٣/ ١٠٦، الرقم: ٤٥٤٤، و ابن أبی عاصم في السنة، ٢/ ٥٦٢، و الديلمی فی مسند الفردوس، ٥/ ٣١١٢، و المباركفوري في تحفة الأحوذي، ١٠/ ١٣٧.

٢٠٢ / ٣٦۔ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُوْ سَهْلَةَ: أَنَّ عُثْمَانَ قَالَ يَوْمَ الدَّارِ، حِيْنَ حُصِرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَهِدَ إِلَيَّ عَهْدًا، فَأَنَا صَابِرٌ عَلَيْهِ. قَالَ قَيْسٌ: فَكَانُوْا يَرَوْنَهُ ذٰلِکَ الْيَوْمَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

”حضرت قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو سہلہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یوم الدار (محاصرہ کے دن) کو فرمایا جب وہ محصور تھے کہ بے شک حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے ایک وصیت فرمائی تھی پس میں اسی پر صابر ہوں اور حضرت قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ اس کا انتظار کیا کرتے تھے۔“ اس حدیث کو امام احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٢٠٣ / ٣٧۔ عَنْ أَبِي أُمِّنَا أَبِي حَسَنَةَ قَالَ: شَهِدْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ وَعُثْمَانُ مَحْصُوْرٌ فِي الدَّارِ وَأَسْتَأْذَنْتُهُ فِي الْکَلَامِ. فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّهَا سَتَکُوْنُ فِتْنَةٌ وَ اخْتِلَافٌ أَوِ اخْتِلَافٌ وَ فِتْنَةٌ قَالَ: فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: عَلَيْکُمْ بِالْأَمِيْرِ وَ أَصْحَابِهِ وَ أَشَارَ إِلَى عُثْمَانَ. رَوَاهُ الْحَاکِمُ.

وَ قَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

”ہمارے نانا ابو حسنہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا جب کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایک گھر میں محصور تھے میں نے ان سے کلام کی

الحديث رقم ٣٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١ / ٦٩، الرقم: ٥٠١، و ابن حبان في الصحيح، ١٥ / ٣٥٦، الرقم: ٦٩١٨، والمقدسی في الأحاديث المختارة، ١ / ٥٢٥، الرقم: ٣٩١، و أبونعيم في حلية الأولياء، ١ / ٥٨۔

الحديث رقم ٣٧: أخرجه الحاکم في المستدرك، ٣ / ١٠٥، الرقم: ٤٥٤١۔

اجازت مانگی تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک عنقریب فتنہ اور اختلاف برپا ہوگا۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہمارے لئے (ایسے وقت میں) کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم پر امیر اور اس کے ساتھیوں کی اطاعت لازم ہوگی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ فرمایا۔'' اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۲۰۴/ ۳۸۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: خَرَجَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ مُهَاجِرًا إِلَى أَرْضِ الْحَبَشَةِ، وَ مَعَهُ رُقَيَّةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم، فَاحْتَبَسَ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم خَبَرُهُمْ. وَكَانَ يَخْرُجُ يَتَوَكَّفُ عَنْهُمُ الْخَبَرَ. فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَأَخْبَرَتْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم: إِنَّ عُثْمَانَ أَوَّلُ مَنْ هَاجَرَ إِلَى اللهِ بِأَهْلِهِ بَعْدَ لُوْطٍ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سرزمین حبشہ کی طرف ہجرت کی غرض سے نکلے اور آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ آپ کی اہلیہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا ہی تھیں پس کافی عرصہ تک ان کی خبر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ پہنچی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روزانہ ان کی خبر معلوم کرنے کے لئے باہر تشریف لاتے پس ایک دن ایک عورت ان کی خیریت کی خبر لے کر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک عثمان حضرت لوط علیہ السلام کے بعد پہلا شخص ہے جس نے اپنی اہلیہ کے ساتھ اللہ کی راہ میں ہجرت کی۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا ہے۔

الحديث رقم ۳۸: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۱/ ۹۰، الحديث رقم: ۱۴۳، و الشيباني في الآحاد والمثاني، ۱/ ۱۲۳، الرقم: ۱۲۳.

۲۰۵ / ۳۹۔ عَنْ بَشِيْرٍ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُوْنَ الْمَدِيْنَةَ اسْتَنْكَرُوْا الْمَاءَ. وَكَانَتْ لِرَجُلٍ مِنْ بَنِي غَفَّارٍ عَيْنٌ يُقَالُ لَهَا رُوْمَةُ وَكَانَ يَبِيْعُ مِنْهَا الْقِرْبَةَ بِمُدٍّ. فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: بِعْنِيْهَا بِعَيْنٍ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللهِ، لَيْسَ لِي وَ لاَ لِعِيَالِي غَيْرُهَا، لاَ أَسْتَطِيْعُ ذٰلِکَ فَبَلَغَ ذَالِکَ عُثْمَانَ رضی الله عنه. فَاشْتَرَاهَا بِخَمْسَةٍ وَثَلاَثِيْنَ أَلْفَ دِرْهَمٍ، ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللهِ، أَتَجْعَلُ لِي مِثْلَ الَّذِي جَعَلْتَهُ عَيْنًا فِي الْجَنَّةِ إِنِ اشْتَرَيْتُهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: قَدِ اشْتَرَيْتُهَا وَجَعَلْتُهَا لِلْمُسْلِمِيْنَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

”حضرت بشیر اسلمی رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ جب مہاجرین مکہ سے مدینہ تشریف لائے تو انہیں پانی کی قلت محسوس ہوئی اور قبیلہ بنی غفار کے ایک آدمی کے پاس ایک چشمہ تھا جسے رومہ کہا جاتا تھا اور وہ اس چشمہ کے پانی کا ایک قربہ ایک مد کے بدلے میں بیچتا تھا پس آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے یہ چشمہ جنت کے چشمہ کے بدلے میں بیچ دو تو وہ آدمی کہنے لگا یا رسول اللہ! میرے اور میرے عیال کے لیے اس کے علاوہ اور کوئی چشمہ نہیں ہے اس لئے میں ایسا نہیں کرسکتا سو یہ خبر حضرت عثمان رضی الله عنه کو پہنچی تو آپ رضی الله عنه نے اس آدمی سے وہ چشمہ پینتیس ہزار دینار کا خرید لیا اور حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر میں اس چشمہ کو خرید لوں تو کیا آپ مجھے بھی اس کے بدلہ میں جنت میں چشمہ عطا فرمائیں گے جس طرح اس آدمی کو آپ نے فرمایا تھا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں (عطا کروں گا) تو اس پر حضرت عثمان رضی الله عنه نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ چشمہ میں نے خرید کر مسلمانوں کے نام کر دیا ہے۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۳۹: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ۲ / ۴۱، الرقم: ۱۲۲۶، و الهيثمی في مجمع الزوائد، ۳ / ۱۲۹، و العسقلاني في الإصابة، ۲ / ۵۴۳.

۲۰٦ / ٤۰۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ ﷺ قَالَ: لِكُلِّ نَبِيٍّ خَلِيْلٌ فِي أُمَّتِهِ، وَ إِنَّ خَلِيْلِي عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ. رَوَاهُ أَبُوْ نُعِيمٍ وَالدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کا اس کی امت میں کوئی نہ کوئی دوست ہوتا ہے اور بے شک میرا دوست عثمان بن عفان ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابونعیم اور امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

۲۰۷ / ٤۱۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ ﷺ قَالَ: لِكُلِّ نَبِيٍّ خَلِيْلٌ فِي أُمَّتِهِ، وَ إِنَّ خَلِيْلِي عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ. رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيمٍ وَ الدَّيْلِمِيُّ وَ اللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کا اس کی امت میں کوئی نہ کوئی دوست ہوتا ہے اور بے شک میرا دوست عثمان بن عفان ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابونعیم اور دیلمی نے روایت کیا ہے اور الفاظ دیلمی کے ہیں۔

۲۰۸ / ٤۲۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْهُ ﷺ قَالَ: إِنَّا نُشَبِّهُ عُثْمَانَ بِأَبِيْنَا إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے تشبیہ دیتے ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٤۰: أخرجه أبو نعيم عن أبي هريرة، في حلية الأولياء، ٥ / ۲۰۲، والديلمي في مسند الفردوس، ۳ / ۳۳٥، الرقم: ٥۰۰۸۔

الحديث رقم ٤۱: أخرجه و أبو نعيم في حلية الأولياء، ٥ / ۲۰۲، عن أبي هريرة، و الديلمی في مسند الفردوس، ۳ / ۳۳٥، الرقم: ٥۰۰۸

الحديث رقم ٤۲: أخرجه الديلمی في مسند الفردوس، ۱ / ٥٥، الرقم: ۱٥۲، و العسقلاني في لسان الميزان، ٤ / ۳٦۷، الرقم: ۱۰۷۹۔

لَكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا
www.MinhajBooks.com

اَلْبَابُ الْخَامِسُ:

مَنَاقِبُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ کرم اللہ وجهہ

﴿حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے مناقب﴾

www.MinhajBooks.com

www.MinhajBooks.com

١۔ فَصْلٌ فِي كَوْنِهِ رضي الله عنه أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ وَ صَلَّى

﴿حضرت علی رضی اللہ عنہ کی قبولِ اسلام اور نماز پڑھنے میں اوّلیت کا بیان﴾

٢٠٩/ ١۔ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ: رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ يَقُوْلُ: أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ عَلِيٌّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''ایک انصاری شخص ابوحمزہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ ایمان لائے۔'' اس حدیث کو امام ترمذی، احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے اور حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٢١٠/ ٢۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: بُعِثَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم يَوْمَ الإِثْنَيْنِ وَصَلَّى عَلِيٌّ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پیر کے دن حضور نبی

الحديث رقم ١: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب علی رضی الله عنه، ٥/ ٦٤٢، الرقم: ٣٧٣٥، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٤/ ٣٦٧، و الحاكم في المستدرك، ٣/ ٤٤٧، الرقم: ٤٦٦٣، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ٣٧١، الرقم: ٣٢١٠٦، و الطبراني في المعجم الكبير، ١١/ ٤٠٦، الرقم: ١٢١٥١، ٢٢/ ٤٥٢، الرقم: ١١٠٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ١٠٢۔

الحديث رقم ٢: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب علی بن أبی طالب، ٥/ ٦٤٠، الرقم: ٣٧٢٨، و الحاكم فی المستدرك، ٣/ ١٢١، الرقم: ٤٥٨٧، و المناوي في فيض القدير، ٤/ ٣٥٥۔

اکرم ﷺ کی بعثت ہوئی اور منگل کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی۔'' اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۲۱۱ / ۳۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: أَوَّلُ مَنْ صَلَّى عَلِيٌّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَ قَالَ: قَدِ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي هَذَا. فَقَالَ بَعْضُهُمْ: أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ أَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ عَلِيٌّ، وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ: أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الرِّجَالِ أَبُوْبَكْرٍ، وَأَسْلَمَ عَلِيٌّ وَهُوَ غُلَامٌ ابْنُ ثَمَانِ سِنِيْنَ، وَأَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ النِّسَّاءِ خَدِيْجَةُ.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی۔''

''اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کے بارے میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ بعض نے کہا: سب سے پہلے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اسلام لائے اور بعض نے کہا: سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ اسلام لائے جبکہ بعض محدثین کا کہنا ہے کہ مردوں میں سب سے پہلے اسلام لانے والے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں اور بچوں میں سب سے پہلے اسلام لانے والے حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں کیونکہ وہ آٹھ برس کی عمر میں اسلام لائے اور عورتوں میں سب سے پہلے مشرف بہ اسلام ہونے والی حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ہیں۔''

الحديث رقم ۳: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب على، ٥/ ٦٤٢، الرقم: ٣٧٣٤.

٢١٢/ ٤۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ في رواية طويلة: قَالَ: وَ كَانَ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ النَّاسِ بَعْدَ خَدِيْجَةَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

’’حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ لوگوں میں سب سے پہلے اسلام لائے۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

٢١٣/ ٥۔ عَنْ حَبَّةَ الْعُرَنِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا ضَحِکَ عَلَى الْمِنبَرِ، لَمْ أَرَهُ ضَحِکَ ضِحْكًا أَكْثَرَ مِنْهُ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ ثُمَّ قَالَ: ذَكَرْتُ قَوْلَ أَبِي طَالِبٍ ظَهَرَ عَلَيْنَا أَبُوْطَالِبٍ وَ أَنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَ نَحْنُ نُصَلِّي بِبَطْنِ نَخْلَةَ، فَقَالَ: مَا تَصْنَعَانِ يَا بْنَ أَخِي؟ فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَى الإِسْلَامِ، فَقَالَ: مَا بِالَّذِي تَصْنَعَانِ بَأْسٌ أَوْ بِالَّذِي تَقُوْلَانِ بَأْسٌ وَ لَكِنْ وَاللهِ لَا تَعْلُوْنِي سِنِّي أَبَدًا! وَضَحِکَ تَعَجُّبًا لِقَوْلِ أَبِيْهِ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ لَا أَعْتَرِفُ أَنَّ عَبْدًا لَکَ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ عَبَدَکَ قَبْلِي، غَيْرَ

الحديث رقم٤: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ١/ ٣٣٠، الرقم: ٣٠٦٢، و ابن أبي عاصم في السنة، ٢/ ٦٠٣، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٣/ ٢١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ١١٩۔

الحديث رقم ٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/ ٩٩، الرقم: ٧٧٦، و الطيالسي في المسند، ١/ ٣٦، الرقم: ١٨٨، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ١٠٢۔

نَبِيِّکَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَقَدْ صَلَّيْتُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ النَّاسُ سَبْعًا. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت حبہ عرنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر ہنستے ہوئے دیکھا اور میں نے کبھی بھی آپ رضی اللہ عنہ کو اس سے زیادہ ہنستے ہوئے نہیں دیکھا۔ یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ کے دانت نظر آنے لگے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اپنے والد ابو طالب کا قول یاد آ گیا تھا۔ ایک دن وہ ہمارے پاس آئے جبکہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا اور ہم وادئ نخلہ میں نماز ادا کر رہے تھے، پس انہوں نے کہا: اے میرے بھتیجے! آپ کیا کر رہے ہیں؟ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو اسلام کی دعوت دی تو انہوں نے کہا: جو کچھ آپ کر رہے ہیں یا کہہ رہے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں لیکن آپ کبھی بھی (تجربہ میں) میری عمر سے زیادہ نہیں ہو سکتے۔ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے والد کی اس بات پر ہنس دیئے پھر فرمایا: اے اللہ! میں نہیں جانتا کہ مجھ سے پہلے اس امت کے کسی اور فرد نے تیری عبادت کی ہو سوائے تیرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے، یہ تین مرتبہ دہرایا پھر فرمایا: تحقیق میں نے عامۃ الناس کے نماز پڑھنے سے سات سال پہلے نماز ادا کی۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

٢١٤ / ٦۔ عَنْ سَلْمَانَ، قَالَ: أَوَّلُ هَذِهِ الْأُمَّةِ وُرُوْدًا عَلَى نَبِيِّهَا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أَوَّلُهَا إِسْلَامًا، عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ امت میں سے سب سے پہلے حوض کوثر پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے والے اسلام لانے میں سب سے اول حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٦: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٧ / ٢٦٧، الرقم: ٣٥٩٥٤، والطبرانی فی المعجم الکبير، ٦ / ٢٦٥، الرقم: ٦١٧٤، والشيباني في الآحاد والمثاني، ١ / ١٤٩، الرقم: ١٧٩، وابن سعد في الطبقات، ٢ / ٣١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ١٠٢.

٢۔ فَصْلٌ فِي مَكَانَتِهِ رضي الله عنه عِنْدَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم

﴿حضرت علی رضی اللہ عنہ کا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں قرب اور مقام و مرتبہ کا بیان﴾

٢١٥/ ٧۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، قَالَ: خَلَّفَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، فِي غَزْوَةِ تَبُوْكَ. فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللهِ، أَ تُخَلِّفُنِي فِي النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسَى؟ إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَ هَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

’’حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوۂ تبوک کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں چھوڑ دیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں پیچھے چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ میرے ساتھ تمہاری وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ امام مسلم کے ہیں۔

الحديث رقم ٧: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: المغازی، باب: غزوة تبوك وهی غزوة العسرة، ٤/ ١٦٠٢، الرقم: ٤١٥٤، ومسلم فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عثمان بن عفان، ٤/ ١٨٧١، ١٨٧٠، الرقم: ٢٤٠٤، والترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب علی بن أبی طالب، ٥/ ٦٣٨، الرقم: ٣٧٢٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/ ١٨٥، الرقم: ١٦٠٨، وابن حبان في الصحيح، ١٥/ ٣٧٠، الرقم: ٦٩٢٧، و البيهقي في السنن الکبری، ٩/ ٤٠۔

٢١٦ / ٨۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ لَهُ وَ قَدْ خَلَّفَهُ فِي بَعْضِ مَغَازِيْهِ. فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، خَلَّفْتَنِي مَعَ النِّسَاءِ وَ الصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِي. وَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يَوْمَ خَيْبَرَ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَ رَسُوْلَهُ وَ يُحِبُّهُ اللهُ وَ رَسُوْلُهُ قَالَ: فَتَطَاوَلْنَا لَهَا فَقَالَ: ادْعُوْا لِي عَلِيًّا فَأُتِيَ بِهِ أَرْمَدَ فَبَصَقَ فِي عَيْنِهِ وَ دَفَعَ الرَّايَةَ إِلَيْهِ. فَفَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ. وَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَآئَنَا وَ أَبْنَآءَ كُمْ﴾ [آل عمران، ٣:٦١]، دَعَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلِيًّا وَ فَاطِمَةَ وَ حَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ: اللَّهُمَّ، هَؤُلَاءِ أَهْلِي. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

''حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جب آپ ﷺ نے بعض مغازی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پیچھے چھوڑ دیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے مجھے عورتوں اور بچوں میں پیچھے چھوڑ دیا ہے؟ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم میرے لیے ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کیلئے ہارون علیہ السلام تھے، البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا اور غزوہ خیبر کے دن میں نے آپ ﷺ سے یہ سنا کہ کل میں اس شخص کو جھنڈا دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے، اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں، سو ہم سب اس سعادت کے حصول کے انتظار میں تھے،

الحديث رقم ٨: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل على بن أبى طالب رضی الله عنه، ٤ / ١٨٧١، الرقم: ٢٤٠٤، والترمذى فى السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب على بن أبى طالب رضی الله عنه، ٥ / ٦٣٨، الرقم: ٣٧٢٤۔

آپ ﷺ نے فرمایا: علی کو میرے پاس لائیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ کو لایا گیا، اس وقت وہ آشوب چشم میں مبتلا تھے، آپ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن ڈالا اور انہیں جھنڈا عطا کیا، اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر خیبر فتح کر دیا اور جب یہ آیت نازل ہوئی: ’’آپ فرما دیجئے آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں اور تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ۔‘‘ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کو بلایا اور کہا: اے اللہ! یہ میرا کنبہ ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٢١٧ / ٩۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هِنْدٍ الْجَمَلِيِّ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: كُنْتُ إِذَا سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَعْطَانِي، وَ إِذَا سَكَتُّ ابْتَدَأَنِي.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت عبداللہ بن عمرو بن ہند جملی کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں حضور نبی اکرم ﷺ سے کوئی چیز مانگتا تو آپ ﷺ مجھے عطا فرماتے اور اگر خاموش رہتا تو بھی پہلے مجھے ہی دیتے۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی اور نسائی نے روایت کیا اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٢١٨ / ١٠۔ عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: دَعَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلِيًّا يَوْمَ الطَّائِفِ فَانْتَجَاهُ، فَقَالَ النَّاسُ: لَقَدْ طَالَ نَجْوَاهُ مَعَ ابْنِ عَمِّهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ

الحديث رقم ٩: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب علی، ٥ / ٦٣٧، الرقم: ٣٧٢٢، ٣٧٢٩، والنسائی فی السنن الکبری، ٥ / ١٤٢، الرقم: ٨٥٠٤، والحاکم فی المستدرک، ٣ / ١٣٥، الرقم: ٤٦٣٠، والمقدسی فی الأحادیث المختارة، ٢ / ٢٣٥، الرقم: ٦١٤.

الحديث رقم ١٠: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب علی بن أبی طالب، ٥ / ٦٣٩، الرقم: ٣٧٢٦، وابن أبی عاصم فی ←

اللهِ ﷺ: مَا انْتَجَيْتُهُ وَلَكِنَّ اللهَ انْتَجَاهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

وَقَالَ أَبُوعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے غزوۂ طائف کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان سے سرگوشی کی، لوگ کہنے لگے آج آپ ﷺ نے اپنے چچا زاد بھائی کے ساتھ کافی دیر تک سرگوشی کی۔ سو آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے نہیں کی بلکہ اللہ نے خود ان سے سرگوشی کی ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٢١٩ / ١١۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِعَلِيٍّ: يَا عَلِيُّ، لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يُجْنَبُ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِي وَ غَيْرُکَ. قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ: قُلْتُ لِضَرَارِ بْنِ صُرَدَ: مَا مَعْنَى هَذَا الْحَدِيْثِ؟ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يَسْتَطْرِقُهُ جُنُباً غَيْرِي وَغَيْرُکَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَزَّارُ وَأَبُويَعْلَى.

وَقَالَ أَبُوعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے علی! میرے اور تمہارے علاوہ کسی کے لیے جائز نہیں کہ حالت جنابت میں اس مسجد میں رہے۔ امام علی بن منذر کہتے ہیں کہ میں نے ضرار بن صرد سے اس کا معنی پوچھا تو انہوں نے فرمایا: اس سے مراد مسجد کو بطور راستہ استعمال کرنا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی، بزار اور ابویعلی نے روایت کیا اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

...... السنة، ٢/ ٥٩٨، الرقم: ١٣٢١، والطبرانی فی المعجم الكبير، ٢/ ١٨٦، الرقم: ١٧٥٦۔

الحديث رقم ١١: أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب علی، ٥/ ٦٣٩، الرقم: ٣٧٢٧، والبزار في المسند، ٤/ ٣٦، الرقم: ١١٩٧، و أبو يعلی فی المسند، ٢/ ٣١١، الرقم: ١٠٤٢، و البيهقی فی السنن الكبری، ٧/ ٦٥، الرقم: ١٣١٨١۔

٢٢٠ / ١٢۔ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ جَيْشًا فِيْهِمْ عَلِيٌّ قَالَتْ: فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يَقُوْلُ: اللَّهُمَّ، لَا تُمِتْنِي حَتَّى تُرِيَنِي عَلِيًّا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تھے میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ ہاتھ اٹھا کر دعا کر رہے تھے کہ یا اللہ! مجھے اس وقت تک موت نہ دینا جب تک میں علی کو (واپس بخیرو عافیت) نہ دیکھ لوں۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی اور طبرانی نے بیان کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٢٢١ / ١٣۔ عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: رَحِمَ اللّٰهُ أَبَا بَكْرٍ زَوَّجَنِي ابْنَتَهُ، وَ حَمَلَنِي إِلَى دَارِ الْهِجْرَةِ، وَ أَعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَالِهِ، رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ، يَقُوْلُ الْحَقَّ وَ إِنْ كَانَ مُرًّا، تَرَكَهُ الْحَقُّ وَمَا لَهُ صَدِيْقٌ، رَحِمَ اللّٰهُ عُثْمَانَ، تَسْتَحِيْهِ الْمَلَائِكَةُ، رَحِمَ اللّٰهُ عَلِيًّا، اللَّهُمَّ، أَدِرِ الْحَقَّ مَعَهُ حَيْثُ دَارَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

الحديث رقم ١٢: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب علی، ٥ / ٦٤٣، الرقم: ٣٧٣٧، و الطبراني في المعجم الكبير، ٢٥ / ٦٨، الرقم: ١٦٨، و في المعجم الأوسط، ٣ / ٤٨، الرقم: ٢٤٣٢، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢ / ٦٠٩، الرقم: ١٠٣٩۔

الحديث رقم ١٣: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب علی بن أبی طالب، ٥ / ٦٣٣، الرقم: ٣٧١٤، و الحاکم فی المستدرک، ٣ / ١٣٤، الرقم: ٤٦٢٩، و الطبرانی فی المعجم الأوسط، ٦ / ٩٥، الرقم: ٥٩٠٦، و البزار فی المسند، ٣ / ٥٢، الرقم: ٨٠٦، و أبو يعلى فی المسند، ١ : ٤١٨، الرقم: ٥٥٠۔

”حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوبکر پر رحم فرمائے اس نے اپنی بیٹی میرے نکاح میں دی اور مجھے دار الھجرہ لے کر آئے اور بلال کو بھی انہوں نے اپنے مال سے آزاد کرایا۔ اللہ تعالیٰ عمر پر رحم فرمائے یہ ہمیشہ حق بات کرتے ہیں اگرچہ وہ کڑوی ہو اسی لئے وہ اس حال میں ہیں کہ ان کا کوئی دوست نہیں۔ اللہ تعالیٰ عثمان پر رحم فرمائے۔ اس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ علی پر رحم فرمائے۔ اے اللہ یہ جہاں کہیں بھی ہو حق اس کے ساتھ رہے۔“ اس حدیث کو امام ترمذی، حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۲۲/ ۱۴۔ عَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: عَلِيٌّ مِنِّي وَ أَنَا مِنْ عَلِيٍّ، وَلَا يُؤَدِّي عَنِّي إِلَّا أَنَا أَوْ عَلِيٌّ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُوعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

”حضرت حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی رضی اللہ عنہ مجھ سے اور میں علی رضی اللہ عنہ سے ہوں اور میری طرف سے (عہد و پیمان میں) میرے اور علی رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی دوسرا (ذمہ داری) ادا نہیں کرسکتا۔“ اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

الحديث رقم ١٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب علي بن أبي طالب، ٥/ ٦٣٦، الرقم: ٣٧١٩، و ابن ماجة في السنن، المقدمة، باب: فضل علي بن أبي طالب، ١/ ٤٤، الرقم: ١١٩، وأحمد بن حنبل في المسند ٤/ ١٦٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ٣٦٦، الرقم: ٣٢٠٧١، والطبراني في المعجم الكبير، ٤/ ١٦، الرقم: ٣٥١١، والشيباني في الآحاد والمثاني، ٣/ ١٨٣، الرقم: ١٥١٤.

٢٢٣/ ١٥ـ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: آخَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بَيْنَ أَصْحَابِهِ فَجَاءَ عَلِيٌّ تَدْمَعُ عَيْنَاهُ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، آخَيْتَ بَيْنَ أَصْحَابِکَ وَلَمْ تُؤَاخِ بَيْنِي وَ بَيْنَ أَحَدٍ. فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنْتَ أَخِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاکِمُ.

وَقَالَ أَبُوعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے انصار و مہاجرین کے درمیان اخوت قائم کی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ روتے ہوئے آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے صحابہ کرام میں بھائی چارہ قائم فرمایا لیکن مجھے کسی کا بھائی نہیں بنایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہو۔‘‘ اسے امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٢٢٤/ ١٦ـ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ، قَالَ: کَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ طَيْرٌ فَقَالَ: اللَّهُمَّ، ائْتِنِي بِأَحَبِّ خَلْقِکَ إِلَيْکَ يَأْکُلُ مَعِي هَذَا الطَّيْرَ، فَجَاءَ عَلِيٌّ فَأَکَلَ مَعَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک پرندے کا گوشت تھا، آپ ﷺ نے دعا کی: یا اللہ! اپنی مخلوق میں سے محبوب ترین شخص میرے پاس بھیج تاکہ وہ میرے ساتھ اس پرندے کا گوشت کھائے۔

الحديث رقم١٥: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب علی بن أبی طالب، ٥/ ٦٣٦، الرقم: ٣٧٢٠، و الحاکم فی المستدرک، ٣/ ١٥، الرقم: ٤٢٨٨.

الحديث رقم ١٦: أخرجه الترمذی في السنن، کتاب: المناقب، باب: ←

چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ وہ گوشت تناول کیا۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۲۵ / ۱۷۔ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ: كَانَ أَحَبَّ النِّسَاءِ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم فَاطِمَةُ وَمِنَ الرِّجَالِ عَلِيٌّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عورتوں میں سب سے زیادہ محبوب اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تھیں اور مردوں میں سے سب سے زیادہ محبوب حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔‘‘ اس حدیث کو ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۲۲۶ / ۱۸۔ عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ التَّيْمِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِي عَلَى عَائِشَةَ فَسُئِلَتْ: أَيُّ النَّاسِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم؟ قَالَتْ: فَاطِمَةُ، فَقِيْلَ: مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَتْ: زَوْجُهَا، إِنْ كَانَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

...... مناقب علی بن أبی طالب، ٥/ ٦٣٦، الرقم: ٣٧٢١، و الطبرانی فی المعجم الأوسط، ٩/ ١٤٦، الرقم: ٩٣٧٢، وابن حيان في طبقات المحدثين بأصبهان، ٣/ ٤٥٤.

الحديث رقم ١٧: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب باب: فضل فاطمة بنت محمد صلی الله عليه وآله وسلم، ٥/ ٦٩٨، الرقم: ٣٨٦٨، والحاکم فی المستدرک، ٣: ١٦٨، الرقم: ٤٧٣٥، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٨/ ١٣٠، الرقم: ٧٢٥٨.

الحديث رقم ١٨: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: فضل فاطمة بنت محمد صلی الله عليه وآله وسلم، ٥/ ٧٠١، الرقم: ٣٨٧٤، والحاکم فی المستدرک، ٣/ ١٧١.

وَقَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

''حضرت جمیع بن عمیر تیمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنی خالہ کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا پھر میں نے ان سے پوچھا: لوگوں میں کون حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے زیادہ محبوب تھا؟ انہوں نے فرمایا: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پھر عرض کیا گیا اور مردوں میں سے کون سب سے زیادہ محبوب تھا؟ فرمایا: اس کا خاوند اگرچہ مجھے ان کا زیادہ روزے رکھنا اور زیادہ قیام کرنا معلوم نہیں۔'' اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٢٢٧/ ١٩۔ عَنْ حَنَشٍ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ فَقُلْتُ لَهُ: مَا هَذَا؟ فَقَالَ: أَوْصَانِي رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أَنْ أُضَحِّيَ عَنْهُ فَأَنَا أُضَحِّي عَنْهُ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

''حضرت حنش رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دو مینڈھوں کی قربانی کرتے ہوئے دیکھا تو میں نے ان سے پوچھا یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے وصیت فرمائی ہے کہ میں ان کی طرف سے بھی قربانی کروں لہٰذا میں ان کی طرف سے قربانی کرتا ہوں۔'' اس حدیث کو امام ابوداود اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٢٢٨/ ٢٠۔ عَنِ ابْنِ نُجَيٍّ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: كَانَ لِي مِنْ رَسُوْلِ

الحديث رقم١٩: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: الضحايا، باب: الأضحية عن الميت، ٣/ ٩٤، الرقم: ٢٧٩٠، وأحمد بن حنبل فى المسند، ١/ ١٥٠، الرقم: ١٢٨٥.

الحديث رقم٢٠: أخرجه النسائى فى السنن، كتاب: السهو، باب: التنحنح فى الصلاة، ٣/ ١٢، الرقم: ١٢١٢، و ابن ماجة في السنن، كتاب: الأدب، باب: الاستئذان، ٢/ ١٢٢٢، الرقم: ٣٧٠٨، و النسائى في ←

اللهِ ﷺ مَدْخَلاَنِ: مَدْخَلٌ بِاللَّيْلِ وَمَدْخَلٌ بِالنَّهَارِ، فَكُنْتُ إِذَا دَخَلْتُ بِاللَّيْلِ تَنَحْنَحَ لِي. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ.

''حضرت عبداللہ بن نجی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ میں دن رات میں دو دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا۔ جب میں آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں رات کے وقت حاضر ہوتا (اور آپ ﷺ نماز ادا فرما رہے ہوتے) تو آپ ﷺ مجھے اجازت عنایت فرمانے کے لئے کھانستے۔'' اس حدیث کو امام نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٢٢٩ / ٢١۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: وَالَّذِي أَحْلِفُ بِهِ إِنْ كَانَ عَلِيٌّ لَأَقْرَبَ النَّاسِ عَهْدًا بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ، قَالَتْ: عُدْنَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ غَدَاةً بَعْدَ غَدَاةٍ يَقُوْلُ: جَاءَ عَلِيٌّ مِرَارًا. قَالَتْ: وَأَظُنُّهُ كَانَ بَعَثَهُ فِي حَاجَةٍ. قَالَتْ فَجَاءَ بَعْدُ فَظَنَنْتُ أَنَّ لَهُ إِلَيْهِ حَاجَةً فَخَرَجْنَا مِنَ الْبَيْتِ فَقَعَدْنَا عِنْدَ الْبَابِ فَكُنْتُ مِنْ أَدْنَاهُمْ إِلَى الْبَابِ، فَأَكَبَّ عَلَيْهِ عَلِيٌّ فَجَعَلَ يُسَارُّهُ وَيُنَاجِيْهِ، ثُمَّ قُبِضَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنْ يَوْمِهِ ذَلِکَ، فَكَانَ أَقْرَبَ النَّاسِ بِهِ عَهْدًا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

''حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں اس ذات کی قسم جس کا میں حلف اٹھاتی ہوں حضرت علی رضی اللہ عنہ لوگوں میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ عہد کے اعتبار سے

------ السنن الكبرى، ١ / ٣٦٠، الرقم: ١١٣٦، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٥ / ٢٤٢، الرقم: ٢٥٦٧٦۔

الحديث رقم ٢١: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٦ / ٣٠٠، الرقم: ٢٦٦٠٧، و الحاكم في المستدرك، ٣ / ١٤٩، الرقم: ٤٦٧١، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ١١٢۔

سب سے زیادہ قریب تھے۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ ہم نے آئے روز حضور نبی اکرم ﷺ کی عیادت کی، آپ ﷺ فرماتے کہ علی (میری عیادت کے لئے) بہت مرتبہ آیا ہے۔ آپ بیان کرتی ہیں کہ میرا خیال ہے آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کسی ضروری کام سے بھیجا تھا۔ اس کے بعد جب حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو میں نے سمجھا انہیں شاید حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کوئی کام ہوگا سو ہم باہر آ گئے اور دروازے کے قریب بیٹھ گئے اور میں ان سب سے زیادہ دروازے کے قریب تھی پس حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ پر جھک گئے اور آپ ﷺ سے سرگوشی کرنے لگے پھر اس دن کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ وصال فرما گئے پس حضرت علی رضی اللہ عنہ سب لوگوں سے زیادہ عہد کے اعتبار سے حضور نبی اکرم ﷺ کے قریب تھے۔'' اس حدیث کو امام احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۲۳۰ / ۲۲۔ عَنْ أُسَامَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: اجْتَمَعَ جَعْفَرٌ وَ عَلِيٌّ وَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ. فَقَالَ جَعْفَرٌ: أَنَا أَحَبُّكُمْ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَ قَالَ عَلِيٌّ. أَنَا أَحَبُّكُمْ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَ قَالَ زَيْدٌ: أَنَا أَحَبُّكُمْ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالُوْا: انْطَلِقُوْا بِنَا إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ حَتَّى نَسْأَلَهُ. فَقَالَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ: فَجَاءُوْا يَسْتَأْذِنُوْنَهُ فَقَالَ: اخْرُجْ فَانْظُرْ مَنْ هَؤُلَاءِ فَقُلْتُ: هَذَا جَعْفَرٌ وَ عَلِيٌّ وَ زَيْدٌ مَا أَقُوْلُ: أَبِي، قَالَ: ائْذَنْ لَهُمْ وَ دَخَلُوْا فَقَالُوْا: مَنْ أَحَبُّ إِلَيْکَ؟ قَالَ: فَاطِمَةُ قَالُوْا: نَسْأَلُکَ عَنِ الرِّجَالِ. قَالَ أَمَّا أَنْتَ، يَا جَعْفَرُ، فَأَشْبَهَ خَلْقُکَ خَلْقِي وَ أَشْبَهَ خُلُقِي خُلُقَکَ، وَ أَنْتَ مِنِّي وَ

الحديث رقم ۲۲: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ۵/ ۲۰۴، الرقم: ۲۱۸۲۵، و الحاكم في المستدرك، ۳/ ۲۳۹، الرقم: ۴۹۵۷، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۴/ ۱۵۱، الرقم: ۱۳۶۹، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/ ۲۷۴۔

شَجَرَتِي. وَ أَمَّا أَنْتَ يَا عَلِيُّ فَخَتَنِي وَ أَبُو وَلَدَيَّ، وَ أَنَا مِنْکَ وَأَنْتَ مِنِّي وَ أَمَّا أَنْتَ يَا زَيْدُ، فَمَوْلَايَ، وَ مِنِّي وَ إِلَيَّ، وَ أَحَبُّ الْقَوْمِ إِلَيَّ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت جعفر اور حضرت علی اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہم ایک دن اکٹھے ہوئے تو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تم سب سے زیادہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو محبوب ہوں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تم سب سے زیادہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو محبوب ہوں اور حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تم سب سے زیادہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیارا ہوں پھر انہوں نے کہا چلو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خدمت اقدس میں چلتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے زیادہ پیارا کون ہے؟ اسامہ بن زید کہتے ہیں پس وہ تینوں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت طلب کرنے کے لئے حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دیکھو یہ کون ہیں؟ میں نے عرض کیا: جعفر علی اور زید بن حارثہ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ان کو اجازت دو پھر وہ داخل ہوئے اور کہنے لگے: یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فاطمہ، انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم نے مردوں کے بارے عرض کیا ہے تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے جعفر! تمہاری خلقت میری خلقت سے مشابہ ہے اور میرے خُلق تمہارے خُلق سے مشابہ ہیں اور تو مجھ سے اور میرے شجرہ نسب سے ہے، اے علی! تو میرا داماد اور میرے دو بیٹوں کا باپ ہے اور میں تجھ سے ہوں اور تو مجھ سے ہے اور اے زید تو میرا غلام اور مجھ سے اور میری طرف سے ہے اور تمام قوم سے تو مجھے پسندیدہ ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

٢٣١/ ٢٣۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ في رواية طويلة: قَالَ: ثُمَّ بَعَثَ فُلَانًا بِسُوْرَةِ التَّوْبَةِ. فَبَعَثَ عَلِيًّا خَلْفَهُ فَأَخَذَهَا مِنْهُ، قَالَ: لَا يَذْهَبُ بِهَا إِلَّا رَجُلٌ مِّنِّي وَ أَنَا مِنْهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی کو سورۂ توبہ دے کر بھیجا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس کے پیچھے بھیجا پس انہوں نے وہ سورۃ اس سے لے لی۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس سورۃ کو سوائے اس آدمی کے جو مجھ میں سے ہے اور میں اس میں سے ہوں کوئی اور نہیں لے جا سکتا۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

٢٣٢/ ٢٤۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: اشْتَكَى عَلِيًّا النَّاسُ. قَالَ: فَقَامَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم فِيْنَا خَطِيْبًا، فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: أَيُّهَا النَّاسُ، لَا تَشْكُوْا عَلِيًّا، فَوَاللهِ، إِنَّهُ لَأَخْشَنُ فِي ذَاتِ اللهِ، أَوْ فِي سَبِيْلِ اللهِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں کوئی شکایت کی۔ تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور خطبہ ارشاد فرمایا۔ پس میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! علی کی شکایت نہ کرو،

www.MinhajBooks.com

الحديث رقم٢٣: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ١/ ٣٣٠، الرقم: ٣٠٦٢

الحديث رقم٢٤: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٣/ ٨٦، الرقم: ١١٨٣٥، و الحاكم في المستدرك، ٣/ ١٤٤، الرقم: ٤٦٥٤، و ابن هشام في السيرة النبوية، ٦/ ٨۔

اللہ کی قسم وہ اللہ کی ذات میں یا اللہ کے راستہ میں بہت سخت ہے۔'' اس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح الا سناد ہے۔

۲۳۳/ ۲۵۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ إِذَا غَضِبَ لَمْ يَجْتَرِئْ أَحَدٌ مِنَّا أَنْ يُكَلِّمَهُ إِلَّا عَلِيٌّ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بے شک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب ناراضگی کے عالم میں ہوتے تو ہم میں سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سوائے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کسی کو کلام کرنے کی جرأت نہ ہوتی تھی۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے اور حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا کہ یہ حدیث صحیح الإسناد ہے۔

۲۳۴/ ۲۶۔ عَنْ أَبِي رَافِعٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ بَعَثَ عَلِيًّا مَبْعَثًا فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اللهُ وَ رَسُوْلُهُ وَجِبْرِيْلُ عَنْكَ رَاضُوْنَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ایک جگہ بھیجا، جب وہ واپس تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا: اللہ تعالیٰ، اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جبرئیل تم سے راضی ہیں۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۲۵: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٤/ ٣١٨، الرقم: ٤٣١٤، والحاكم في المستدرك، ٣/ ١٤١، الرقم: ٤٦٤٧، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ١١٦.

الحديث رقم ٢٦: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١/ ٣١٩، الرقم: ٩٤٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ١٣١.

٣۔ فَصْلٌ فِي كَوْنِهِ رضي الله عنه مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ

﴿حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اہلِ بیتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے ہونے کا بیان﴾

٢٣٥/ ٢٧۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضي الله عنه قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَآءَ نَا وَ أَبْنَآءَ كُمْ﴾ [آل عمران، ٣٠: ٢١] دَعَا رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم عَلِيًّا وَ فَاطِمَةَ وَ حَسَنًا وَ حُسَيْنًا فَقَالَ: اَللَّهُمَّ، هَؤُلَاءِ أَهْلِي.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب آیتِ مباہلہ: ’’آپ فرما دیں آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں اور تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ۔‘‘ نازل ہوئی تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین علیہم السلام کو بلایا، پھر فرمایا: یا اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔

الحديث رقم٢٧: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل علي بن أبی طالب رضي الله عنه، ٤/ ١٨٧١، الرقم: ٢٤٠٤، والترمذی فی السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: و من سورة آل عمران، ٥/ ٢٢٥، الرقم: ٢٩٩٩، و فی كتاب: المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: (٢١)، ٥/ ٦٣٨، الرقم: ٣٧٢٤، و أحمد بن حنبل فی المسند، ١/ ١٨٥، الرقم: ١٦٠٨، والنسائی في السنن الكبری، ٥/ ١٠٧، الرقم: ٨٣٩٩، و الحاكم فی المستدرك، ٣/ ١٦٣، الرقم: ٤٧١٩، والبيهقی فی السنن الكبری، ٧/ ٦٣، الرقم: ١٣١٦٩-١٣١٧٠۔

٢٣٦/ ٢٨۔ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، قَالَتْ: قَالَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةً وَ عَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ، مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ. فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رضي الله عنهما فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ رضي الله عنه فَدَخَلَ مَعَهُ، ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ رضي الله عنها فَأَدْخَلَهَا، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ رضي الله عنه فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ قَالَ: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ صبح کے وقت اس حال میں باہر تشریف لائے کہ آپ ﷺ نے ایک چادر اوڑھ رکھی تھی جس پر سیاہ اُون سے کجاووں کے نقش بنے ہوئے تھے۔ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما آئے تو آپ ﷺ نے اُنہیں اُس چادر میں داخل فرما لیا، پھر حضرت حسین رضی اللہ عنہ آئے اور ان کے ساتھ چادر میں داخل ہو گئے، پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں تو آپ ﷺ نے انہیں بھی چادر میں داخل فرما لیا، پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ آئے تو آپ ﷺ نے انہیں بھی چادر میں داخل فرما لیا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی: ’’اے اہلِ بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دُور کر دے اور تمہیں خوب پاک و صاف کر دے۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٢٨: أخرجه مسلم فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل أهل بيت النبي، ٤/ ١٨٨٣، الرقم: ٢٤٢٤، وابن أبی شيبة فی المصنف، ٦/ ٣٧٠، الرقم: ٣٦١٠٢، و أحمد بن حنبل فی فضائل الصحابة، ٢/ ٦٧٢، الرقم: ١١٤٩، و الحاکم فی المستدرک، ٣/ ١٥٩، الرقم: ٤٧٠٧، و البيهقی فی السنن الکبری، ٢/ ١٤٩، و ابن راهويه فی المسند، ٣/ ٦٧٨، الرقم: ١٢٧١۔

٢٣٧/ ٢٩۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَمُرُّ بِبَابِ فَاطِمَةَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ إِذَا خَرَجَ إِلَى صَلَاةِ الْفَجْرِ، يَقُوْلُ: الصَّلَاةَ يَا أَهْلَ الْبَيْتِ: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت انس بن مالک ﷺ سے روایت ہے کہ چھ (٦) ماہ تک حضور نبی اکرم ﷺ کا یہ معمول رہا کہ جب نمازِ فجر کے لئے نکلتے تو حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے دروازہ کے پاس سے گزرتے ہوئے فرماتے: اے اہل بیت! نماز قائم کرو (اور پھر یہ آیتِ مبارکہ پڑھتے:) ’’اے اہلِ بیت! اللہ چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دُور کر دے اور تم کو خوب پاک و صاف کر دے۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٢٣٨/ ٣٠۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَبِيْبِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: لَمَّا

الحديث رقم ٢٩: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: التفسير، باب: ومن سورة الأحزاب، ٥/ ٣٥٢، الرقم: ٣٢٠٦، و أحمد بن حنبل فى المسند، ٣/ ٢٥٩، ٢٨٥، وفى فضائل الصحابة، ٢/ ٧٦١، الرقم: ١٣٤٠، ١٣٤١، والحاكم فى المستدرك، ٣/ ١٧٢، الرقم: ٤٧٤٨، و ابن أبى شيبة فى المصنف، ٦/ ٣٨٨، الرقم: ٣٢٢٧٢، و الشيبانى فى الآحاد و المثانى، ٥/ ٣٦٠، الرقم: ٢٩٥٣، و عبد بن حميد فى المسند، ١/ ٣٦٧، الرقم: ١٢٢٢٣۔

الحديث رقم ٣٠: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: التفسير، باب: و من سورة الأحزاب، ٥/ ٣٥١، الرقم: ٣٢٠٥، و في كتاب: المناقب، باب: مناقب أهل بيت النبي، ٥/ ٦٦٣، الرقم: ٣٧٨٧، و أحمد بن حنبل فى ←

نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، فَدَعَا فَاطِمَةَ وَ حَسَنًا وَ حُسَيْنًا رضي الله عنهم فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ، وَ عَلِيٌّ رضي الله عنه خَلْفَ ظَهْرِهِ فَجَلَّلَهُ بِكِسَاءٍ، ثُمَّ قَالَ: اَللَّهُمَّ، هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي، فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَ طَهِّرْهُمْ تَطْهِيْرًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

"پروردۂ نبی حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ پر حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں یہ آیت مبارکہ اے اہلِ بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دُور کر دے اور تم کو خوب پاک وصاف کر دے" نازل ہوئی۔ تو آپ ﷺ نے حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کو بلایا اور ایک چادر میں ڈھانپ لیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پیچھے تھے، آپ ﷺ نے اُنہیں بھی کملی میں ڈھانپ لیا، پھر فرمایا: اِلٰہی! یہ میرے اہل بیت ہیں، ان سے ہر آلودگی کو دور کردے اور انہیں خوب پاک وصاف فرما دے۔" اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٢٣٩ / ٣١۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ﴾، قَالَ: نَزَلَتْ فِي خَمْسَةٍ:

------ المسند، ٦ / ٢٩٢، و فى فضائل الصحابة، ٢ / ٥٨٧، الرقم: ٩٩٤، و الحاكم فى المستدرك، ٢ / ٤٥١، الرقم: ٣٥٥٨، ٣ / ١٥٨، الرقم: ٤٧٠٥، و الطبرانى فى المعجم الكبير، ٣ / ٥٤، الرقم: ٢٦٦٨۔

الحديث رقم ٣١: أخرجه الطبرانى فى المعجم الأوسط، ٣ / ٣٨٠، الرقم: ٣٤٥٦، وفى المعجم الصغير، ١ / ٢٣١، الرقم: ٣٧٥، وابن حيان فى طبقات المحدثين بأصبهان، ٣ / ٣٨٤، والخطيب البغدادى فى تاريخ بغداد، ١٠ / ٢٧٨۔

فِي رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَ عَلِيٍّ، وَ فَاطِمَةَ، وَالْحَسَنِ، وَ الْحُسَيْنِ ﷺ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ حَيَّانَ.

’’حضرت ابوسعید خدری ﷺ نے فرمانِ خداوندی: ’’اے اہلِ بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دُور کر دے۔‘‘ کے بارے میں کہا ہے کہ یہ آیت مبارکہ پنجتن کے حق میں نازل ہوئی۔ حضور نبی اکرم ﷺ، حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین ﷺ کے حق میں۔‘‘ اس حدیث کو طبرانی نے اور ابن حیان نے روایت کیا ہے۔

۲۴۰/ ۳۲۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ: ﴿قُلْ لَّآ أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى﴾ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَنْ قَرَابَتُكَ هَؤُلَاءِ الَّذِيْنَ وَجَبَتْ عَلَيْنَا مَوَدَّتُهُمْ؟ قَالَ: عَلِيٌّ وَ فَاطِمَةُ وَابْنَاهُمَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی۔ ’’اے محبوب! فرما دیجئے کہ میں تم سے صرف اپنی قرابت کے ساتھ محبت کا سوال کرتا ہوں۔‘‘ تو صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کی قرابت والے کون ہیں جن کی محبت ہم پر واجب کی گئی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: علی، فاطمہ اور ان کے دونوں بیٹے (حسن اور حسین)۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۴۱/ ۳۳۔ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يَنْعَقِدُ قَدَمَا

الحديث رقم ٣٢: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣/ ٤٧، الرقم: ٢٦٤١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ١٦٨.

الحديث رقم ٣٣: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٢/ ٣٤٨، الرقم: ٢١٩١، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/ ٣٤٦.

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

عَبْدٍ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ أَرْبَعَةٍ عَنْ جَسَدِهِ فِيْمَا أَبْلَاهُ، وَعُمْرِهِ فِيْمَا أَفْنَاهُ، وَ مَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَ فِيْمَا أَنْفَقَهُ، وَ عَنْ حُبِّ أَهْلِ الْبَيْتِ فَقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَمَا عَلَامَةُ حُبِّكُمْ؟ فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى مَنْكَبِ عَلِيٍّ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آدمی کے دونوں قدم اس وقت تک اگلے جہاں میں نہیں پڑتے جب تک کہ اس سے چار چیزوں کے بارے سوال نہ کرلیا جائے ،اس کے جسم کے بارے میں کہ اس نے اسے کس طرح کے اعمال میں بوسیدہ کیا ؟ اوراس کی عمر کے بارے میں کہ کس حال میں اسے ختم کیا ؟اور اس کے مال کے بارے میں کہ اس نے یہ کہاں سے کمایا اورکہاں کہاں خرچ کیا؟ اور اہل بیت کی محبت کے بارے میں؟ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! آپ کی (یعنی اہل بیت کی) محبت کی کیا علامت ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست اقدس حضرت علی رضی اللہ عنہ کے شانے پر مارا (کہ یہ محبت کی علامت ہے)۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٤ـ فَصُلٌ فِي قَوُلِ النَّبِيِّ ﷺ: مَنُ كُنُتُ مَوُلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوُلَاهُ

﴿فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے﴾

٢٤٢/ ٣٤. عَنُ شُعُبَةَ، عَنُ سَلَمَةَ بُنِ كُهَيُلٍ، قَالَ: سَمِعُتُ أَبَا الطُّفَيُلِ يُحَدِّثُ عَنُ أَبِي سَرِيُحَةَ ...... أَوُ زَيُدِ بُنِ أَرُقَمَ، (شکّ

الحديث رقم ٣٤: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب علي بن أبى طالب ﷺ، ٥/ ٦٣٣، الرقم: ٣٧١٣، و الطبرانى فى المعجم الكبير، ٥/ ١٩٥، ٢٠٤، الرقم: ٥٠٧١، ٥٠٩٦.

وَ قَدُ رُوِيَ هَذَا الُحَدِيُثُ عَنُ حُبُشِيِّ بُنِ جُنَادَةَ فِى الُكُتُبِ الآتِيَةِ:

أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٣/ ١٣٤، الرقم: ٤٦٥٢، والطبرانى فى المعجم الكبير، ١٢/ ٧٨، الرقم: ١٢٥٩٣، وابن أبى عاصم فى السنة: ٦٠٢، الرقم: ١٣٥٩، وحسام الدين الهندى فى كنزالعمال، ١١/ ٦٠٨، الرقم: ٣٢٩٤٦، وابن عساكرفى تاريخ دمشق الكبير، ٤٥/ ٧٧، ١٤٤، و الخطيب البغدادى فى تاريخ بغداد، ١٢/ ٣٤٣، و ابن كثير فى البداية و النهاية، ٥/ ٤٥١، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ٩/ ١٠٨.

وَ قَد رُوِيَ هَذَا الُحَدِيُثُ أيضاً عَنُ جَابِرِ بُنِ عَبُدِ اللّٰهِ فِى الُكُتُبِ الآتِيَةِ.

أخرجه ابن أبى عاصم فى السنة: ٦٠٢، الرقم: ١٣٥٥، وابن أبى شيبة فى المصنف، ٦/ ٣٦٦، الرقم: ٣٢٠٧٢.

وَقَدُ رُوِيَ هَذَ الُحَدِيُثُ عَنُ ايُّوبِ الُأنُصَارِيِّ فِي الُكُتُبِ الآتِيَةِ:

أخرجه ابن أبى عاصم فى السنة: ٦٠٢، الرقم: ١٣٥٤، والطبرانى فى المعجم الكبير، ٤/ ١٧٣، الرقم: ٤٠٥٢، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ←

شُعْبَةُ)...... عَنِ النَّبِيِّ، قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ قَدْ رَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مَيْمُوْنٍ: عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

’’حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ سلمہ بن کہیل سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابوطفیل سے سنا کہ ابوسریحہ ...... یا زید بن ارقم رضی اللہ عنہما ...... سے مروی ہے (شعبہ کو راوی کے متعلق شک ہے) کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

شعبہ نے اس حدیث کو میمون ابو عبد اللہ سے، اُنہوں نے زید بن ارقم سے اور اُنہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

٢٤٣ / ٣٥۔ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حَصَيْنٍ، في رواية طويلة: إِنَّ عَلِيًّا مِنِّي

...... ١/ ٢٢٩، الرقم: ٣٤٨۔

وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيْثُ عَنْ بُرَيْدَةَ فِي الْكُتُبِ الْآتِيَةِ:

أخرجه عبد الرزاق فى المصنف، ١١/ ٢٢٥، الرقم: ٢٠٣٨٨، و الطبرانى فى المعجم الصغير، ١: ٧١، وابن عساكر فى تاريخ دمشق الكبير، ٤٥/ ١٤٣، وابن أبى عاصم فى السنة: ٦٠١، الرقم: ١٣٥٣، وابن كثير فى البداية والنهاية، ٥/ ٤٥٧، وحسام الدين الهندى فى كنز العمال، ١١/ ٦٠٢، الرقم: ٣٢٩٠٤۔

وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيْثُ عَنْ مَالِكِ بْنِ حُوَيْرَثٍ فِي الْكُتُبِ الْآتِيَةِ:

أخرجه الطبرانى فى المعجم الكبير، ١٩/ ٢٥٢، الرقم: ٦٤٦، و ابن عساكر فى تاريخ دمشق الكبير، ٤٥: ١٧٧، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ٩/ ١٠٦۔

الحديث رقم ٣٥: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب على بن أبى طالب، ٥/ ٦٣٢، الرقم: ٣٧١٢، و أحمد بن حنبل ←

وَأَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک علی مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور میرے بعد وہ ہر مسلمان کا ولی ہے۔'' اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٢٤٤/ ٣٦۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا رَجَعَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مِنْ حَجَّةِ الْوِدَاعِ وَ نَزَلَ غَدِيْرَ خُمٍّ، أَمَرَ بِدَوْحَاتٍ، فَقُمْنَ، فَقَالَ: كَأَنِّي قَدْ دُعِيْتُ فَأَجَبْتُ. إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ، أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ: كِتَابُ اللهِ تَعَالَى، وَعِتْرَتِي، فَانْظُرُوْا كَيْفَ تُخْلِفُوْنِي فِيْهِمَا، فَإِنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ. ثُمَّ قَالَ: إِنَّ اللهَ عزوجل مَوْلَايَ وَ أَنَا مَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ. ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ، فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهٰذَا

......في المسند، ١/ ٣٣٠، الرقم: ٣٠٦٢، وابن حبان في الصحيح، ١٥/ ٣٧٣، الرقم: ٦٩٢٩، و الحاكم في المستدرك، ٣/ ١١٩، الرقم: ٤٥٧٩، و النسائى فى السنن الكبرى، ٥/ ١٣٢، الرقم: ٨٤٧٤، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ٣٧٣، ٣٧٢، الرقم: ٣٢١٢١، وأبويعلى في المسند، ١/ ٢٩٣، الرقم: ٣٥٥، والطبراني في المعجم الكبير، ١٨/ ١٢٨، الرقم: ٢٦٥۔

الحديث رقم ٣٦: أخرجه النسائى فى السنن الكبرى، ٥/ ٤٥، ١٣٠، الرقم: ٨١٤٨، ٨٤٦٤، والحاكم فى المستدرك، ٣/ ١٠٩، الرقم: ٤٥٧٦، والطبرانى فى المعجم الكبير، ٥/ ١٦٦، الرقم: ٤٩٦٩۔

وَلِيُّهُ، اللّٰهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت زید بن ارقم رضي الله عنه سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ حجۃ الوداع سے واپس تشریف لائے اور غدیر خم پر قیام فرمایا۔ آپ ﷺ نے سائبان لگانے کا حکم دیا، وہ لگادیئے گئے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ’’مجھے لگتا ہے کہ عنقریب مجھے (وصال کا) بلاوا آنے کو ہے، جسے میں قبول کر لوں گا۔ تحقیق میں تمہارے درمیان دو اہم چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، جو ایک دوسرے سے بڑھ کر اہمیت کی حامل ہیں: ایک اللہ کی کتاب اور دوسری میری عترت۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ میرے بعد تم ان دونوں کے ساتھ کیا سلوک روا رکھتے ہو اور یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گی، یہاں تک کہ حوضِ کوثر پر میرے سامنے آئیں گی۔‘‘ پھر فرمایا: بے شک اللہ میرا مولا ہے اور میں ہر مومن کا مولا ہوں۔ پھر حضرت علی رضي الله عنه کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: جس کا میں مولا ہوں، اُس کا یہ ولی ہے، اے اللہ! جو اِسے (علی کو) دوست رکھے اُسے تو دوست رکھ اور جو اِس سے عداوت رکھے اُس سے تو بھی عداوت رکھ۔‘‘ اس حدیث کو امام نسائی اور امام حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۴۵ / ۳۷۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضي الله عنه، قَالَ: لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ فِي عَلِيٍّ ثَلَاثَ خِصَالٍ، لَأَنْ يَكُوْنَ لِي وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ. سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: إِنَّهُ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسَى، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَ

الحديث رقم ۳۷: أخرجه النسائی في خصائص أمير المؤمنين على بن أبی طالب رضي الله عنه: ۳۳، ۳۴، ۸۸، الرقم: ۱۰، ۸۰، و الشاشی في المسند، ۱/ ۱۶۵، ۱۶۶، الرقم: ۱۰۶، و ابن عساکر في تاريخ دمشق الکبير، ۴۵/ ۸۸، و الهندی في 'کنز العمال، ۱۵/ ۱۶۳، الرقم: ۳۶۴۹۶.

رَسُوْلَهُ، وَ يُحِبُّهُ اللهُ وَ رَسُوْلُهُ وَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَ الشَّاشِيُّ.

’’حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تین خصلتیں ایسی بتائی ہیں کہ اگر میں اُن میں سے ایک کا بھی حامل ہوتا تو وہ مجھے سُرخ اُونٹوں سے زیادہ محبوب ہوتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (ایک موقع پر) فرمایا: علی میرے لیے اسی طرح ہے جیسے ہارون علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کے لیے تھے، (وہ نبی تھے) مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں اور فرمایا: میں آج اس شخص کو علم عطا کروں گا جو اللہ اور اُس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔ (راوی کہتے ہیں کہ) میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (اس موقع پر) یہ فرماتے ہوئے بھی سنا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام نسائی اور امام شاشی نے روایت کیا ہے۔

و في رواية: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: أَلَا! إِنَّ اللهَ وَلِيِّي وَ أَنَا وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ، مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ الْهِنْدِيُّ. (۱)

اور ایک روایت میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آگاہ رہو! بے شک اللہ میرا ولی ہے اور میں ہر مؤمن کا ولی ہوں، پس جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام حسام الدین ہندی نے روایت کیا ہے۔

۲۴۶/ ۳۸۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، وَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: أَنْتَ مِنِّي

(۱) أخرجه الهندی في 'کنز العمال'، ۱۱/ ۶۰۸، الرقم: ۳۲۹۴۵، والعسقلاني في الإصابة، ۴/ ۳۲۸۔

الحديث رقم ۳۸: أخرجه ابن ماجة فی السنن، المقدمة، باب: فی فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، ۱/ ۴۵، الرقم: ۱۲۱، و النسائي في الخصائص أمير المؤمنين علي بن أبي طالب رضي الله عنه: ۳۲، ۳۳، الرقم: ۹۱۔

بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسَى، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ الْيَوْمَ رَجُلاً يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِيُّ فِي الْخَصَائِصِ.

''حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جس کا میں ولی ہوں اُس کا علی ولی ہے اور میں نے آپ ﷺ کو (حضرت علی رضی اللہ عنہ سے) یہ فرماتے ہوئے سنا: تم میرے لیے اسی طرح ہو جیسے ہارون علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام کے لیے تھے، مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں، اور میں نے آپ ﷺ کو (غزوۂ خیبر کے موقع پر) یہ بھی فرماتے ہوئے سنا: میں آج اس شخص کو جھنڈا عطا کروں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔'' اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور امام نسائی نے خصائص علی بن ابی طالب میں روایت کیا ہے۔

٢٤٧ / ٣٩۔ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي حَجَّتِهِ الَّتِي حَجَّ، فَنَزَلَ فِي بَعْضِ الطَّرِيْقِ، فَأَمَرَ الصَّلَاةَ جَامِعَةً، فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ، فَقَالَ: أَ لَسْتُ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قَالُوْا: بَلَى، قَالَ: أَلَسْتُ أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ؟ قَالُوْا: بَلَى، قَالَ: فَهَذَا وَلِيُّ مَنْ أَنَا مَوْلَاهُ، اللَّهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ، اللَّهُمَّ، عَادِ مَنْ عَادَاهُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

''حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حج ادا کیا، آپ ﷺ نے راستے میں ایک جگہ قیام فرمایا اور نماز باجماعت (قائم کرنے) کا حکم دیا، اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: کیا میں مومنوں کی جانوں سے قریب تر نہیں ہوں؟ انہوں نے جواب دیا: کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا:

الحديث رقم ٣٩: أخرجه ابن ماجة فى السنن، المقدمة، باب: فضائل أصحاب رسول الله ﷺ، ١ / ٨٨، الرقم: ١١٦.

کیا میں ہر مومن کی جان سے قریب تر نہیں ہوں؟ انہوں نے جواب دیا: کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: پس یہ (علی) ہر اس شخص کا ولی ہے جس کا میں مولا ہوں۔ اے اللہ! جو اسے دوست رکھے اسے تو بھی دوست رکھ (اور) جو اس سے عداوت رکھے اُس سے تو بھی عداوت رکھ۔'' اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۲۴۸ / ۴۰۔ عَنْ بُرَيْدَةَ، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ عَلِيٍّ الْيَمَنَ فَرَأَيْتُ مِنْهُ جَفْوَةً، فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ذَكَرْتُ عَلِيًّا، فَتَنَقَّصْتُهُ، فَرَأَيْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَتَغَيَّرُ، فَقَالَ: يَا بُرَيْدَةُ، أَلَسْتُ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قُلْتُ: بَلَى، يَارَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ یمن کے غزوہ میں شرکت کی جس میں مجھے آپ سے کچھ شکوہ ہوا۔ جب میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں واپس آیا تو میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے ان کے بارے میں تنقیص کی۔ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کا چہرہ مبارک متغیر ہو گیا اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے بریدہ! کیا میں مومنین کی جانوں سے قریب تر نہیں ہوں؟'' تو میں نے عرض کیا: کیوں نہیں، یا رسول اللہ! اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔'' اس حدیث کو امام احمد، امام نسائی، امام حاکم اور امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے اور امام حاکم کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

الحديث رقم ٤٠: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٥ / ٣٤٧، الرقم: ٢٢٩٩٥، والنسائى في السنن الكبرى، ٥ / ١٣٠، الرقم: ٨٤٦٥، والحاكم فى المستدرك، ٣ / ١١٠، الرقم: ٤٥٧٨، وابن أبى شيبة فى المصنف، ١٢ / ٨٤، الرقم: ١٢١٨١۔

٢٤٩ / ٤١۔ عَنْ مَيْمُوْنٍ أَبِي عَبْدِ اللهِ، قَالَ: قَالَ: زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ ﷛ وَ أَنَا أَسْمَعُ: نَزَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ بِوَادٍ يُقَالُ لَهُ وَادِی خُمٍّ، فَأَمَرَ بِالصَّلَاةِ، فَصَلَّاهَا بِهَجِيْرٍ، قَالَ: فَخَطَبَنَا وَ ظُلِّلَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ بِثَوْبٍ عَلَی شَجَرَةٍ سَمُرَةٍ مِنَ الشَّمْسِ، فَقَالَ: أَ لَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ أَوْ لَسْتُمْ تَشْهَدُوْنَ أَنِّي أَوْلَی بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ؟ قَالُوا: بَلَی، قَالَ: فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَإِنَّ عَلِيًّا مَوْلَاهُ، اللَّهُمَّ، عَادِ مَنْ عَادَاهُ وَ وَالِ مَنْ وَالَاهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت میمون ابو عبد اللہ ﷛ بیان کرتے ہیں کہ میں نے زید بن ارقم ﷛ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک وادی ...... جسے وادیٔ خم کہا جاتا تھا ...... میں اُترے۔ پس آپ ﷺ نے نماز کا حکم دیا اور سخت گرمی میں جماعت کروائی۔ پھر ہمیں خطبہ فرمایا درآنحالیکہ حضور نبی اکرم ﷺ کو سورج کی گرمی سے بچانے کے لئے درخت پر کپڑا لٹکا کر سایہ کیا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’کیا تم نہیں جانتے یا (اس بات کی) گواہی نہیں دیتے کہ میں ہر مومن کی جان سے قریب تر ہوں؟‘‘ لوگوں نے کہا: کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: پس جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! تو اُس سے عداوت رکھ جو اِس سے عداوت رکھے اور اُسے دوست رکھ جو اِسے دوست رکھے۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد اور بیہقی نے اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

الحديث رقم ٤١: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ٤ / ٣٧٢، والبيهقی فی السنن الكبری، ٥ / ١٣١، والطبرانی فی المعجم الكبير، ٥ / ١٩٥، الرقم: ٥٠٦٨۔

٢٥٠ / ٤٢۔ عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه: أَنَّ النَّبِيَّ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الطَّبَرَانِيُّ.

''(خود) حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر خم کے دن فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔'' اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٥١ / ٤٣۔ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ وَهْبٍ، قَالَ: نَشَدَ عَلِيٌّ رضی الله عنه النَّاسَ فَقَامَ خَمْسَةٌ أَوْ سِتَّةٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم فَشَهِدُوْا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''ابواسحاق سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن وہب کو یہ کہتے

الحديث رقم ٤٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١ / ١٥٢، و الطبرانی في المعجم الأوسط، ٧ / ٤٤٨، الرقم: ٦٨٧٨، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢ / ٧٠٥، الرقم: ١٢٠٦، و ابن أبی عاصم في السنة: ٦٠٤، الرقم: ١٣٦٩، و ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٤٥: ١٦١، ١٦٢، ١٦٣، و ابن كثير في البداية و النهاية، ٤ / ١٧١، و الهندی في كنز العمال، ١٣ / ٧٧، ١٦٨، الرقم: ٣٦٥١١،٣٢٩٥٠، و الهيثمی في مجمع الزوائد، ٩ / ١٠٧

الحديث رقم ٤٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥ / ٣٦٦، و النسائی في خصائص أمير المؤمنين علی بن ابی طالب رضی الله عنه: ٩٠، الرقم: ٨٣، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢ / ٥٩٨، ٥٩٩، الرقم: ١٠٢١، و المقدسی في الأحاديث المختارة، ٢ / ١٠٥، الرقم: ٤٧٩، و البيهقی في ــــــ

ہوئے سنا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے قسم لی جس پر پانچ (۵) یا چھ (۶) صحابہ نے کھڑے ہوکر گواہی دی کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔'' اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

۲۵۲/ ٤٤۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ في رواية طويلة:

قَالَ: وَقَالَ لِبَنِي عَمِّهِ أَيُّكُم يُوَالِيْنِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؟ قَالَ: وَ عَلِيٌّ مَعَهُ جَالِسٌ. فَأَبَوْا فَقَالَ عَلِيٌّ: أَنَا أُوَالِيْکَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ قَالَ: أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ قَالَ، فَتَرَكَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ، فَقَالَ: أَيُّكُم يُوَالِيْنِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؟ فَأَبَوْا قَالَ: فَقَالَ عَلِيٌّ: أَنَا أُوَالِيْکَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. فَقَالَ: أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَالْحَاكِمُ.

''حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چچا کے بیٹوں سے فرمایا: تم میں سے کون دنیا و آخرت میں میرے ساتھ دوستی کرے گا؟ راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، سب نے انکار کر دیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ دنیا و آخرت میں دوستی کروں گا،

......السنن الكبرى، ٥/ ١٣١، و ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٤٥/ ١٦٠، و الطبرى في الرياض النضرة، ٣/ ١٢٧، و الهيثمى في مجمع الزوائد، ٩/ ١٠٤.

الحديث رقم٤٤: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ١/ ٣٣٠، الرقم: ٣٠٦٢، والحاكم في المستدرك، ٣/ ١٤٣، الرقم: ٤٦٥٢، و ابن أبي عاصم في السنة، ٢/ ٦٠٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ١١٩.

اس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے علی تو دنیا و آخرت میں میرا دوست ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ آپ رضی اللہ عنہ سے آگے ان میں سے ایک اور آدمی کی طرف بڑھے اور فرمایا: تم میں سے دنیا و آخرت میں میرے ساتھ کون دوستی کرے گا؟ تو اس نے بھی انکار کر دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ اس پر پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! میں آپ کے ساتھ دنیا اور آخرت میں دوستی کروں گا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے علی! تو دنیا و آخرت میں میرا دوست ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد، ابن ابی عاصم اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۲۵۳ / ۴۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه، قَالَ: مَنْ صَامَ يَوْمَ ثَمَانِ عَشَرَةَ مِنْ ذِي الْحَجَّةِ كُتِبَ لَهُ صِيَامُ سِتِّيْنَ شَهْرًا، وَ هُوَ يَوْمُ غَدِيْرِ خُمٍّ لَمَّا أَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی الله عنه، فَقَالَ: أَلَسْتَ وَلِيَّ الْمُؤْمِنِيْنَ؟ قَالُوْا: بَلَى، يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: بَخٍ بَخٍ لَکَ يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ، أَصْبَحْتَ مَوْلَايَ وَ مَوْلَى كُلِّ مُسْلِمٍ، فَأَنْزَلَ اللهُ ﴿اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ﴾.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے اٹھارہ ذی الحج کو روزہ رکھا اس کے لئے ساٹھ (۶۰) مہینوں کے روزوں کا ثواب لکھا جائے گا، اور

الحديث رقم ۴۵: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۴/ ۲۸۱، وابن أبي شيبة في المصنف، ۱۲/ ۷۸، الرقم: ۱۲۱۶۷، والطبرانى في المعجم الأوسط، ۳/ ۳۲۴، و الخطيب البغدادى في تاريخ بغداد، ۸/ ۲۹۰، و ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ۴۵/ ۱۷۶، ۱۷۷، و ابن كثير في البداية والنهاية، ۵/ ۴۶۴، و الرازى في التفسير الكبير، ۱۱/ ۱۳۹۔

یہ غدیرِ خم کا دن تھا جب حضور نبیٔ اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: کیا میں مؤمنین کا ولی نہیں ہوں؟ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں، یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے۔ اس پر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مبارک ہو! اے ابنِ ابی طالب! آپ میرے اور ہر مسلمان کے مولا ٹھہرے۔ (اس موقع پر) اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا۔'' اس حدیث کو امام احمد، ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

٢٥٤ / ٤٦۔ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عُمَرَ بْنِ مُوْرِقٍ قَالَ: كُنْتُ بِالشَّامِ وَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ يُعْطِي النَّاسَ، فَتَقَدَّمْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ لِي: مِمَّنْ أَنْتَ؟ قُلْتُ: مِنْ قُرَيْشٍ، قَالَ: مِنْ أَيِّ قُرَيْشٍ؟ قُلْتُ: مِنْ بَنِي هَاشِمٍ، قَالَ: مِنْ أَيِّ بَنِي هَاشِمٍ؟ قَالَ: فَسَكَتُّ. فَقَالَ: مِنْ أَيِّ بَنِي هَاشِمٍ؟ قُلْتُ: مَوْلَى عَلِيٍّ، قَالَ: مَنْ عَلِيٌّ؟ فَسَكَتُّ، قَالَ: فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِي وَ قَالَ: وَ أَنَا وَاللهِ مَوْلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، ثُمَّ قَالَ: حَدَّثَنِي عِدَّةٌ أَنَّهُمْ سَمِعُوْا النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، ثُمَّ قَالَ: يَا مُزَاحِمُ كَمْ تُعْطِي أَمْثَالَهُ؟ قَالَ: مِائَةً أَوْ مِائَتَي دِرْهَمٍ، قَالَ: أَعْطِهِ خَمْسِيْنَ دِيْنَارًا، وَقَالَ ابْنُ أَبِي دَاوُدَ: سِتِّيْنَ دِيْنَارًا لِوَلَايَتِهِ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ، ثُمَّ قَالَ: الْحَقُّ بِبَلَدِكَ فَسَيَأْتِيْكَ مِثْلُ مَا يَأْتِي نُظَرَاءَكَ. رَوَاهُ أَبُوْنُعَيْمٍ.

الحديث رقم٤٦: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ٥ / ٣٦٤، و ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٤٨ / ٢٣٣، ٦٩ / ١٢٧، ابن الاثير في أسد الغابة، ٦ / ٤٢٧، ٤٢٨۔

''حضرت یزید بن عمر بن مورق روایت کرتے ہیں کہ ایک موقع پر میں شام میں تھا جب حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ لوگوں کو نواز رہے تھے۔ پس میں ان کے پاس آیا، اُنہوں نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کس قبیلے سے ہیں؟ میں نے کہا: قریش سے۔ اُنہوں نے پوچھا کہ قریش کی کس (شاخ) سے؟ میں نے کہا: بنی ہاشم سے۔ اُنہوں نے پوچھا کہ بنی ہاشم کے کس (خاندان) سے؟ راوی کہتے ہیں کہ میں خاموش رہا۔ اُنہوں نے (پھر) پوچھا کہ بنی ہاشم کے کس (خاندان) سے؟ میں نے کہا: مولا علی (کے خاندان سے)۔ اُنہوں نے پوچھا کہ علی کون ہیں؟ میں خاموش رہا۔ راوی کہتے ہیں کہ اُنہوں نے میرے سینے پر ہاتھ رکھا اور کہا: ''بخدا! میں حضرت علی بن أبي طالب رضی اللہ عنہ کا غلام ہوں۔'' اور پھر کہا کہ مجھے بے شمار لوگوں نے بیان کیا ہے کہ اُنہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔'' پھر مزاحم سے پوچھا کہ اِس قبیلہ کے لوگوں کو کتنا دے رہے ہو؟ تو اُس نے جواب دیا: سو (١٠٠) یا دو سو (٢٠٠) درہم۔ اِس پر اُنہوں نے فرمایا: ''حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی قرابت کی وجہ سے انہیں پچاس (٥٠) دینار زیادہ دو، اور ابنِ أبي داوٗد کی روایت کے مطابق ساٹھ (٦٠) دینار اضافی دینے کی ہدایت کی، اور (اُن سے مخاطب ہوکر) فرمایا: آپ اپنے شہر تشریف لے جائیں، آپ کے پاس آپ کے قبیلہ کے لوگوں کے برابر حصہ پہنچ جائے گا۔'' اس حدیث کو امام ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

٢٥٥ / ٤٧۔ عَنْ عَمْرٍو ذِي مُرٍّ وَ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَا: خَطَبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ، فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اَللّٰهُمَّ، وَالِ

الحديث رقم٤٧: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ٥/ ١٩٢، الرقم: ٥٠٥٩، و النسائی في خصائص أمير المؤمنين علی بن أبی طالب رضی اللہ عنہ: ١٠٠، ١٠١، الرقم: ٩٦، و ابن كثير في البداية والنهاية، ٤/ ١٧٠، و الهندی في كنزالعمال، ١١/ ٦٠٩، الرقم: ٣٢٩٤٦، و الهيثمی في مجمع الزوائد، ٩/ ١٠٤، ١٠٦۔

مَنْ وَالَاهُ وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ، وَ انْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ وَ أَعِنْ مَنْ أَعَانَهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''عمرو ذی مرا اور زید بن ارقم سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے غدیرِ خم کے مقام پر خطاب فرمایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو اِسے دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ اور جو اس سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ، اور جو اِس کی نصرت کرے اُس کی تو نصرت فرما اور جو اِس کی اِعانت کرے تو اُس کی اِعانت فرما۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٥٦ / ٤٨۔ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ في رواية طويلة: قَالَ: مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَنْتَقِصُوْنَ عَلِيًّا، مَنْ يَنْتَقِصُ عَلِيًّا فَقَدْ تَنَقَّصَنِي، وَمَنْ فَارَقَ عَلِيًّا فَقَدْ فَارَقَنِي، إِنَّ عَلِيًّا مِنِّي، وَأَنَا مِنْهُ، خُلِقَ مِنْ طِيْنَتِي وَ خُلِقْتُ مِنْ طِيْنَةِ إِبْرَاهِيْمَ، وَأَنَا أَفْضَلُ مِنْ إِبْرَاهِيْمَ، ذُرِّيَةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ وَاللهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ، ...... وَ إِنَّهُ وَلِيُّكُمْ مِنْ بَعْدِي، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، بِالصُّحْبَةِ أَ لَا بَسَطْتَ يَدَکَ حَتَّى أُبَايِعَکَ عَلَى الإِسْلَامِ جَدِيْدًا؟ قَالَ: فَمَا فَارَقْتُهُ حَتَّى بَايَعْتُهُ عَلَى الإِسْلَامِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ابن بریدہ اپنے والد سے ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان لوگوں کا کیا ہوگا جو علی کی شان میں گستاخی کرتے ہیں! (جان لو) جو علی کی گستاخی کرتا ہے وہ میری گستاخی کرتا ہے اور جو علی

الحديث رقم ٤٨: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٦ / ١٦٣، ١٦٢، الرقم: ٦٠٨٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ١٢٨.

سے جدا ہوا وہ مجھ سے جدا ہوگیا۔ بیشک علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں، اُس کی تخلیق میری مٹی سے ہوئی ہے اور میری تخلیق ابراہیم کی مٹی سے، اور میں ابراہیم سے افضل ہوں۔ ہم میں سے بعض بعض کی اولاد ہیں، اللہ تعالیٰ یہ ساری باتیں سننے اور جاننے والا ہے۔ ...... وہ میرے بعد تم سب کا ولی ہے۔ (بریدہ بیان کرتے ہیں کہ) میں نے کہا: یا رسول اللہ! کچھ وقت عنایت فرمائیں اور اپنا ہاتھ بڑھائیں، میں تجدیدِ اسلام کی بیعت کرنا چاہتا ہوں، (اور) میں آپ ﷺ سے جدا نہ ہوا یہاں تک کہ میں نے اسلام پر (دوبارہ) بیعت کر لی۔'' اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۵۷/ ۴۹۔ عَنْ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ رضی الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أُوْصِي مَنْ آمَنَ بِي وَ صَدَّقَنِي بِوِلَایَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: مَنْ تَوَلَّاهُ فَقَدْ تَوَلَّانِي وَ مَنْ تَوَلَّانِي فَقَدْ تَوَلَّی اللهَ عزوجل، وَ مَنْ أَحَبَّهُ فَقَدْ أَحَبَّنِي، وَ مَنْ أَحَبَّنِي فَقَدْ أَحَبَّ اللهَ عزوجل، وَ مَنْ أَبْغَضَهُ فَقَدْ أَبْغَضَنِي، وَ مَنْ أَبْغَضَنِي فَقَدْ أَبْغَضَ اللهَ عزوجل. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ وَالْهِنْدِيُّ وَابْنُ عَسَاکِرَ.

''حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو مجھ پر ایمان لایا اور میری تصدیق کی اُسے میں ولایتِ علی کی وصیت کرتا ہوں، جس نے اُسے ولی جانا اُس نے مجھے ولی جانا اور جس نے مجھے ولی جانا اُس نے اللہ کو ولی جانا، اور جس نے علی رضی اللہ عنہ سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی، اور جس نے مجھ سے محبت کی اُس نے اللہ سے محبت کی، اور جس نے علی سے بغض رکھا اُس نے مجھ سے بغض رکھا، اور جس نے مجھ سے بغض رکھا اُس نے اللہ سے بغض رکھا۔'' اس حدیث کو امام دیلمی، متقی ہندی، ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٤٩: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ١/ ٤٢٩، الرقم: ١٧٥١، وابن عساكر في التاريخ دمشق الكبير، ٤٥: ١٨١، ١٨٢، و الهندى في كنز العمال، ١١/ ٦١١، الرقم: ٣٢٩٥٨، الهيثمى في مجمع الزوائد، ٩/ ١٠٨، ١٠٩ وقال: رواه الطبراني بإسنادين.

٥۔ فَصْلٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: مَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَبْغَضَ عَلِيًّا رضي الله عنه فَقَدْ أَبْغَضَنِي

﴿حبِ علی رضی اللہ عنہ حبِ مصطفیٰ ﷺ اور بُغضِ علی رضی اللہ عنہ بُغضِ مصطفیٰ ﷺ ہونے کا بیان﴾

٢٥٨ / ٥٠۔ عَنْ زِرٍّ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ: وَ بَرَأَ النَّسَمَةَ: إِنَّهُ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ ﷺ إِلَيَّ: أَنْ لَا يُحِبَّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ وَّ لَا يُبْغِضَنِي إِلَّا مُنَافِقٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت زر (بن حبیش) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو پھاڑا (اور اس سے اناج اور نباتات اگائے) اور جس نے جانداروں کو پیدا کیا، حضور نبی امی ﷺ کا مجھ سے عہد ہے کہ مجھ سے صرف مومن ہی محبت کرے گا اور صرف منافق ہی مجھ سے بغض رکھے گا۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم، نسائی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٥٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: الدليل على أن حب الأنصار وعلي من الإيمان و علاماته، ١ / ٨٦، الرقم: ٧٨، و ابن حبان في الصحيح، ١٥ / ٣٦٧، الرقم: ٦٩٢٤، والنسائي في السنن الكبرى، ٥ / ٤٧، الرقم: ٨١٥٣، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦ / ٣٦٥، الرقم: ٣٢٠٦٤، وأبويعلى في المسند، ١ / ٢٥٠، الرقم: ٢٩١، والبزار في المسند، ٢ / ١٨٢، الرقم: ٥٦٠، و ابن أبي عاصم في السنة، ٢ / ٥٩٨، الرقم: ١٣٢٥.

۲۵۹ / ۵۱۔ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَقَدْ عَهِدَ إِلَيَّ النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ ﷺ: أَنَّهُ لَا يُحِبُّكَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُكَ إِلَّا مُنَافِقٌ. قَالَ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ: أَنَا مِنَ الْقَرْنِ الَّذِيْنَ دَعَا لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے عہد فرمایا: مومن ہی تجھ سے محبت کرے گا اور کوئی منافق ہی تجھ سے بغض رکھے گا۔ عدی بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اس زمانے کے لوگوں میں سے ہوں جن کے لیے حضور نبی اکرم ﷺ نے دعا فرمائی ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۶۰ / ۵۲۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: إِنَّا كُنَّا لَنَعْرِفُ الْمُنَافِقِيْنَ نَحْنُ مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ بِبُغْضِهِمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم انصار لوگ، منافقین کو ان کے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بغض کی وجہ سے پہچانتے تھے۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۲۶۱ / ۵۳۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ تَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَا

الحديث رقم ۵۱: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب علی بن أبی طالب ۵ / ۶۴۳، الرقم: ۳۷۳۶۔

الحديث رقم ۵۲: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب علی بن أبي طالب، ۵ / ۶۳۵، الرقم: ۳۷۱۷، و أبو نعيم فی حلية الأولياء، ۶ / ۲۹۵۔

الحديث رقم ۵۳: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب علی، ۵ / ۶۳۵، الرقم: ۳۷۱۷، و أبويعلی فی المسند، ۱۲ / ۳۶۲، الرقم: ۶۹۳۱ و الطبرانی فی المعجم الکبير، ۲۳ / ۳۷۵، الرقم: ۸۸۶۔

يُحِبُّ عَلِيًّا مُنَافِقٌ وَلَا يُبْغِضُهُ مُؤْمِنٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو يَعْلَى.

وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ کوئی منافق حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت نہیں کرسکتا اور کوئی مومن اس سے بغض نہیں رکھ سکتا۔'' اسے امام ترمذی اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٢٦٢ / ٥٤۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ الْجَدَلِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها فَقَالَتْ لِي: أَ يُسَبُّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِيْكُمْ؟ قُلْتُ: مَعَاذَ اللهِ! أَوْ سُبْحَانَ اللهِ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِي. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

''حضرت عبداللہ جدلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھے فرمایا: کیا تم لوگوں میں حضور نبی اکرم ﷺ کو گالی دی جاتی ہے؟ میں نے کہا اللہ کی پناہ یا میں نے کہا اللہ کی ذات پاک ہے یا اسی طرح کا کوئی اور کلمہ کہا تو انہوں نے کہا میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو علی کو گالی دیتا ہے وہ مجھے گالی دیتا ہے۔'' اس حدیث کو امام نسائی، احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٢٦٣ / ٥٥۔ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ

الحديث رقم ٥٤: أخرجه النسائی فی السنن الكبرى، ٥ / ١٣٣، الرقم: ٨٤٧٦، أحمد بن حنبل فی المسند، ٦ / ٣٢٣، الرقم: ٢٦٧٩١، والحاكم فی المستدرك، ٣ / ١٣٠، الرقم: ٤٦١٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ١٣٠۔

الحديث رقم ٥٥: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣ / ١٢١، ١٢٢، الرقم: ٤٦١٨۔

فَسَبَّ عَلِيّاً عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَحَصَبَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ: يَا عَدُوَّ اللهِ، آذَيْتَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ: ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللهَ وَرَسُوْلَهُ لَعَنَهُمُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا﴾ لَوْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حَيًّا لَآذَيْتَهُ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اہل شام سے ایک شخص آیا اور اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کو ایسا کہنے سے منع کیا اور فرمایا: اے اللہ کے دشمن تو نے حضور نبی اکرم ﷺ کو تکلیف دی ہے۔ (پھر یہ آیت پڑھی:) ''بے شک وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کو تکلیف دیتے ہیں اللہ تبارک و تعالیٰ دنیا و آخرت میں ان پر لعنت بھیجتا ہے اور اللہ نے ان کے لئے ایک ذلت آمیز عذاب تیار کر رکھا ہے۔'' پھر فرمایا: اگر حضور نبی اکرم ﷺ (ظاہراً بھی) حیات ہوتے تو یقیناً (تو اس بات کے ذریعے) آپ ﷺ کی اذیت کا باعث بنتا۔'' اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

٢٦٤ / ٥٦۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: نَظَرَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيَّ فَقَالَ: يَا عَلِيُّ، أَنْتَ سَيِّدٌ فِي الدُّنْيَا سَيِّدٌ فِي الْآخِرَةِ، حَبِيْبُکَ حَبِيْبِي، وَ حَبِيْبِي، حَبِيْبُ اللهِ وَعَدُوُّکَ عَدُوِّي، وَ عَدُوِّي، عَدُوُّ اللهِ، وَالْوَيْلُ لِمَنْ أَبْغَضَکَ بَعْدِي. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ: صَحِيْحٌ.

الحديث رقم ٥٦: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٣ / ١٣٨، الرقم: ٤٦٤٠، والديلمي في مسند الفردوس، ٥ / ٣٢٥، الرقم: ٨٣٢٥.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے میری (یعنی علی کی) طرف دیکھ کر فرمایا اے علی! تو دنیا و آخرت میں سردار ہے۔ تیرا محبوب میرا محبوب ہے اور میرا محبوب اللہ کا محبوب ہے اور تیرا دشمن میرا دشمن ہے اور میرا دشمن اللہ کا دشمن ہے اور اس کیلئے بربادی ہے جو میرے بعد تمہارے ساتھ بغض رکھے۔‘‘ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث صحیح ہے۔

٢٦٥/ ٥٧۔ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رضي الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ لِعَلِيٍّ: طُوْبَى لِمَنْ أَحَبَّکَ وَصَدَّقَ فِيْکَ، وَوَيْلٌ لِمَنْ أَبْغَضَکَ وَكَذَّبَ فِيْکَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ أَبُوْيَعْلَى.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے فرماتے ہوئے سنا (اے علی) مبارکباد ہو اسے جو تجھ سے محبت کرتا ہے اور تیری تصدیق کرتا ہے اور ہلاکت ہو اس کے لئے جو تجھ سے بغض رکھتا ہے اور تجھے جھٹلاتا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام حاکم اور ابویعلی نے روایت کیا ہے اور حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٢٦٦/ ٥٨۔ عَنْ سَلْمَانَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ: مُحِبُّکَ مُحِبِّي، وَ مُبْغِضُکَ مُبْغِضِي. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

الحديث رقم ٥٧: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٣/ ١٤٥، الرقم: ٤٦٥٧ وأبو يعلى فى المسند، ٣/ ١٧٨-١٧٩، الرقم: ١٦٠٢، و الطبرانى فى المعجم الأوسط، ٢/ ٣٣٧، الرقم: ٢١٥٧.

الحديث رقم ٥٨: أخرجه الطبرانى فى المعجم الكبير، ٦/ ٢٣٩، الرقم: ٦٠٩٧، والبزار فى المسند، ٦/ ٤٨٨، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/ ٣١٦، الرقم: ٨٣٠٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ١٣٢.

''حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تجھ سے محبت کرنے والا مجھ سے محبت کرنے والا ہے اور تجھ سے بغض رکھنے والا مجھ سے بغض رکھنے والا ہے۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

٦۔ فَصْلٌ فِي مَكَانَتِهِ رضي الله عنه الْعِلْمِيَّةِ

﴿ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے علمی مقام و مرتبہ کا بیان ﴾

٢٦٧ / ٥٩۔ عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: أَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں حکمت کا گھر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔'' اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٢٦٨ / ٦٠۔ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم إِلَى الْيَمَنِ قَاضِيًا، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، تُرْسِلُنِي وَأَنَا حَدِيْثُ السِّنِّ، وَلَا عِلْمَ لِي بِالْقَضَاءِ، فَقَالَ: إِنَّ اللهَ سَيَهْدِي قَلْبَکَ، وَيُثَبِّتُ لِسَانَکَ، فَإِذَا جَلَسَ بَيْنَ يَدَيْکَ الْخَصْمَانِ، فَلَا تَقْضِيَنَّ حَتَّى تَسْمَعَ مِنَ الْآخَرِ، کَمَا سَمِعْتَ مِنَ الْأَوَّلِ، فَإِنَّهُ أَحْرَى أَنْ يَتَبَيَّنَ لَکَ الْقَضَاءُ. قَالَ: فَمَا زِلْتُ قَاضِيًا أَوْ مَا شَکَکْتُ فِي قَضَاءٍ بَعْدُ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِيُّ.

الحديث رقم ٥٩: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب علي، ٥ / ٦٣٧، الرقم: ٣٧٢٣، وأحمد بن حنبل فی فضائل الصحابة، ٢ / ٦٣٤، الرقم: ١٠٨١، وأبو نعيم فی حلية الأولياء، ١ / ٦٤.

الحديث رقم ٦٠: أخرجه أبوداود في السنن، کتاب: الأقضية، باب: کيف القضاء، ٣ / ٣٠١، الرقم: ٣٥٨٢، وابن ماجة في السنن، کتاب: الأحکام، باب: ذکر القضاة، ٢ / ٧٧٤، الرقم: ٢٣١٠، والنسائی في السنن الکبری، ٥ / ١١٦، الرقم: ٨٤١٧، و أحمد بن حنبل في المسند، ١ / ٨٣، الرقم: ٦٣٦، والبيهقي في السنن الکبری، ١٠ / ٨٦.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے یمن کی طرف قاضی بنا کر بھیجا۔ میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! آپ مجھے بھیج رہے ہیں جبکہ میں نو عمر ہوں اور فیصلہ کرنے کا بھی مجھے علم نہیں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ عنقریب تمہارے دل کو ہدایت عطا کر دے گا اور تمہاری زبان اس پر قائم کر دے گا۔ جب بھی فریقین تمہارے سامنے بیٹھ جائیں تو جلدی سے فیصلہ نہ کرنا جب تک دوسرے کی بات نہ سن لو جیسے تم نے پہلے کی سنی تھی۔ یہ طریقہ کار تمہارے لیے فیصلہ کو واضح کر دے گا۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ اس دعا کے بعد میں کبھی بھی فیصلہ کرنے میں شک میں نہیں پڑا۔'' اس حدیث کو امام ابو داود، ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۲۶۹ / ٦١۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: أَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَ عَلِيٌّ بَابُهَا فَمَنْ أَرَادَ الْمَدِيْنَةَ فَلْيَأْتِ الْبَابَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔ لہٰذا جو اس شہر میں داخل ہونا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ وہ اس دروازے سے آئے۔'' اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۲۷۰ / ٦٢۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ: أَنَّ أَقْضَى أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

''حضرت ابو اسحاق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے

الحديث رقم ٦١: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣ / ١٣٧، الرقم: ٤٦٣٧، والديلمي في مسند الفردوس، ١ / ٤٤، الرقم: ١٠٦.

الحديث رقم ٦٢: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣ / ١٤٥، الرقم: ٤٦٥٦، و ابن سعد في الطبقات الكبرى، ٢ / ٣٣٨، والعسقلاني في فتح الباري، ٨ / ١٦٧.

اہل مدینہ میں سے سب سے اچھا فیصلہ فرمانے والا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہے۔'' اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

٢٧١ / ٦٣۔ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: وَ اللهِ، مَا نَزَلَتْ آيَةٌ إِلَّا وَ قَدْ عَلِمْتُ فِيْمَا نَزَلَتْ وَ أَيْنَ نَزَلَتْ وَ عَلَى مَنْ نَزَلَتْ، إِنَّ رَبِّي وَهَبَ لِي قَلْبًا عَقُوْلًا وَ لِسَانًا طَلْقًا. رَوَاهُ أَبُوْنُعَيْمٍ وَابْنُ سَعْدٍ.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں قرآن کی ہر آیت کے بارے میں جانتا ہوں کہ وہ کس کے بارے، کس جگہ اور کس پر نازل ہوئی بے شک میرے رب نے مجھے بہت زیادہ سمجھ والا دل اور فصیح زبان عطا فرمائی ہے۔'' اسے امام ابونعیم اور ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٦٣: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ١ / ٦٨، و ابن سعد في الطبقات الكبرى، ٢ / ٣٣٨۔

٧۔ فَصْلٌ فِي جَامِعِ صِفَاتِهِ وَ مَنَاقِبِهِ رضی الله عنه

﴿حضرت علی رضی الله عنه کی جامع صفات اور مناقب کا بیان﴾

٢٧٢ / ٦٤۔ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: مَا كَانَ لِعَلِيٍّ اسْمٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَبِي التُّرَابِ، وَ إِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ إِذَا دُعِيَ بِهَا. فَقَالَ لَهُ: أَخْبِرْنَا عَنْ قِصَّتِهِ. لِمَ سُمِّيَ أَبَا تُرَابٍ؟ قَالَ: جَاءَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم بَيْتَ فَاطِمَةَ، فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ. فَقَالَ أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ؟ فَقَالَتْ: كَانَ بَيْنِي وَ بَيْنَهُ شَيْئٌ. فَغَاضَبَنِي فَخَرَجَ فَلَمْ يَقِلْ عِنْدِي. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم لِإِنْسَانٍ: انْظُرْ أَيْنَ هُوَ؟ فَجَاءَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ. فَجَاءَهُ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم وَ هُوَ مُضْطَجِعٌ قَدْ سَقَطَ رِدَآؤُهُ عَنْ شِقِّهِ فَأَصَابَهُ تُرَابٌ. فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم يَمْسَحُهُ عَنْهُ وَ يَقُوْلُ: قُمْ أَبَا التُّرَابِ. قُمْ أَبَا التُّرَابِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ هَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

’’حضرت ابوحازم حضرت سہل بن سعد رضی الله عنه سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی الله عنه کو ابوتراب سے بڑھ کر کوئی نام محبوب نہ تھا، جب انہیں ابوتراب کے نام سے بلایا

الحديث رقم ٦٤: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: المساجد، باب: نوم الرجال فى المسجد، ١ / ١٦٩، الرقم: ٤٣٠، وفى كتاب الاستئذان، باب: القائلة فى المسجد، ٥ / ٢٣١٦، الرقم: ٥٩٢٤، ومسلم فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل على بن أبى طالب، ٤ / ١٨٧٤، الرقم: ٢٤٠٩، والحاكم في المستدرك، ١ / ٢١١، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٢ / ٤٤٦، الرقم: ٤١٣٧۔

جاتا تو وہ خوش ہوتے تھے۔ راوی نے ان سے کہا: ہمیں وہ واقعہ سنایئے کہ آپ رضی اللہ عنہ کا نام ابوتراب کیسے رکھا گیا؟ انہوں نے فرمایا: ایک دن حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ گھر میں نہیں تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہارا چچازاد کہاں ہے؟ عرض کیا: میرے اور ان کے درمیان کچھ بات ہوگئی جس پر وہ خفا ہو کر باہر چلے گئے اور گھر پر قیلولہ بھی نہیں کیا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی شخص سے فرمایا: جاؤ تلاش کرو وہ کہاں ہیں؟ اس شخص نے آکر خبر دی کہ وہ مسجد میں سو رہے ہیں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا کہ وہ لیٹے ہوئے ہیں جبکہ ان کی چادر ان کے پہلو سے نیچے گر گئی تھی اور ان کے جسم پر مٹی لگ گئی تھی، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ہاتھ مبارک سے وہ مٹی جھاڑتے جاتے اور فرماتے جاتے: اے ابوتراب (مٹی والے)! اٹھو، اے ابوتراب اٹھو۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ امام مسلم کے ہیں۔

٢٧٣/ ٦٥۔ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ قَدْ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي خَيْبَرَ، وَكَانَ بِهِ رَمَدٌ، فَقَالَ: أَنَا أَتَخَلَّفُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَخَرَجَ عَلِيٌّ فَلَحِقَ بِالنَّبِيِّ ﷺ، فَلَمَّا كَانَ مَسَاءُ اللَّيْلَةِ الَّتِي فَتَحَهَا اللهُ فِي صَبَاحِهَا، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ أَوْ لَيَأْخُذَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلٌ يُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُوْلُهُ، أَوْ قَالَ: يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ، يَفْتَحُ اللهُ عَلَيْهِ.

الحديث رقم ٦٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب علي بن أبي طالب، ٣/ ١٣٥٧، الرقم: ٣٤٩٩، و في كتاب: المغازي، باب: غزوة خيبر، ٤/ ١٥٤٢، الرقم: ٣٩٧٢، و في كتاب: الجهاد و السير، باب: ما قيل في لواء النبي ﷺ، ٣/ ١٠٨٦، الرقم: ٢٨١٢، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل علي بن أبي طالب رضي الله عنه، ٤/ ١٨٧٢، الرقم: ٢٤٠٧، و البيهقي في السنن الكبرى، ٦/ ٣٦٢، الرقم: ١٢٨٣٧.

فَإِذَا نَحْنُ بِعَلِيٍّ، وَمَا نَرْجُوْهُ، فَقَالُوْا: هَذَا عَلِيٌّ، فَأَعْطَاهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَفَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ آشوب چشم کی تکلیف کے باعث معرکۂ خیبر کے لیے (بوقت روانگی) مصطفوی لشکر میں شامل نہ ہو سکے۔ پس انہوں نے سوچا کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ سے پیچھے رہ گیا ہوں، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نکلے اور حضور نبی اکرم ﷺ سے جا ملے۔ جب وہ شب آئی جس کی صبح کو اللہ تعالیٰ نے فتح عطا فرمائی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کل میں جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا یا کل جھنڈا وہ شخص پکڑے گا جس سے اللہ اور اس کا رسول محبت کرتے ہیں یا یہ فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں خیبر کی فتح سے نوازے گا۔ پھر اچانک ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا، حالانکہ ہمیں ان کے آنے کی توقع نہ تھی۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ نے جھنڈا انہیں عطا فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں فتح نصیب فرمائی۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٧٤ / ٦٦۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَمَرَ بِسَدِّ الْأَبْوَابِ إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دروازے کے سوا مسجد میں کھلنے والے تمام دروازے بند کرنے کا حکم دیا۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٢٧٥ / ٦٧۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ في رواية طويلة:

الحديث رقم ٦٦: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب على، ٥ / ٦٤١، الرقم: ٣٧٣٢، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ١١٥۔

الحديث رقم ٦٧: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ١ / ٣٣٠، الرقم: ٣٠٦٢۔

قَالَ وَ سَدَّ أَبْوَابَ الْمَسْجِدِ غَيْرَ بَابِ عَلِيٍّ فَقَالَ: فَيَدْخُلُ الْمَسْجِدَ جُنُبًا وَ هُوَ طَرِيقُهُ. لَيْسَ لَهُ طَرِيقٌ غَيْرُهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد کے تمام دروازے بند کر دیئے سوائے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دروازے کے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی حالتِ جنابت میں بھی مسجد میں داخل ہوسکتا ہے۔ کیونکہ یہی اس کا راستہ ہے اور اس کے علاوہ اس کے گھر کا کوئی اور راستہ نہیں ہے۔'' اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

٢٧٦ / ٦٨۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كُنَّا نَقُوْلُ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم: رَسُوْلُ اللهِ خَيْرُ النَّاسِ، ثُمَّ أَبُوْبَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، وَ لَقَدْ أُوْتِيَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ ثَلَاثَ خِصَالٍ، لِأَنْ تَكُوْنَ لِي وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ: زَوَّجَهُ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم ابْنَتَهُ، وَ وَلَدَتْ لَهُ، وَ سَدَّ الْأَبْوَابَ إِلَّا بَابَهُ فِي الْمَسْجِدِ وَ أَعْطَاهُ الرَّايَةَ يَوْمَ خَيْبَرَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں کہا کرتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام لوگوں سے افضل ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور یہ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تین خصلتیں عطا کی گئیں ہیں۔ ان میں سے اگر ایک بھی مجھے مل جائے تو یہ مجھے سرخ قیمتی اونٹوں کے ملنے سے زیادہ محبوب ہے۔ (اور وہ تین خصلتیں یہ ہیں) کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کا نکاح اپنی صاحبزادی سے کیا جس سے ان کی اولاد ہوئی اور دوسری یہ کہ حضور نبی

الحديث رقم٦٨: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند ٢ / ٢٦، الرقم: ٤٧٩٧، وفي فضائل الصحابة، ٢ / ٥٦٧، الرقم: ٩٥٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ١٢٠.

اکرم ﷺ مسجد نبوی کی طرف کھلنے والے تمام دروازے بند کروا دیئے مگر ان کا دروازہ مسجد میں رہا اور تیسری یہ کہ ان کو حضور نبی اکرم ﷺ نے خیبر کے دن جھنڈا عطا فرمایا۔'' اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

٢٧٧ / ٦٩۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَبُعٍ قَالَ: خَطَبَنَا عَلِيٌّ رضی الله عنه فَقَالَ: وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ لَتُخْضَبَنَّ هَذِهِ مِنْ هَذِهِ، قَالَ: قَالَ النَّاسُ: فَأَعْلِمْنَا مَنْ هُوَ؟ وَاللهِ لَنُبِيرَنَّ عِتْرَتَهُ، قَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ أَنْ يُقْتَلَ غَيْرُ قَاتِلِي، قَالُوْا: إِنْ كُنْتَ قَدْ عَلِمْتَ ذَلِکَ اسْتَخْلِفْ إِذًا، قَالَ: لَا، وَلَکِنْ أَکِلُکُمْ إِلَی مَا وَکَلَکُمْ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ.

''حضرت عبد اللہ بن سبع بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک دن ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: اس ذات کی قسم جس نے دانے کو پھاڑا اور مخلوقات کو زندگی عطا فرمائی یہ داڑھی ضرور بالضرور خون سے خضاب کی جائے گی (یعنی میری داڑھی میرے سر کے خون سے سرخ ہو جائے گی) راوی بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے کہا: پس آپ ہمیں بتا دیں وہ کون ہے؟ ہم اس کی نسل مٹا دیں گے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ میرے قاتل کے علاوہ کسی کو قتل نہ کیا جائے۔ لوگوں نے کہا اگر آپ یہ جانتے ہیں تو کسی کو خلیفہ مقرر کر دیں، آپ نے فرمایا: نہیں لیکن میں تمہیں وہ چیز سونپتا ہوں جو حضور نبی اکرم ﷺ نے تمہیں سونپی (یعنی باہم مشاورت سے خلیفہ مقرر کرو)۔'' اس حدیث کو امام احمد اور بزار نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

الحديث رقم ٦٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١ / ١٥٦، الرقم: ١٣٤٠، و البزار في المسند، ٣ / ٩٢، الرقم: ٨٧١، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٢ / ٢١٣، الرقم: ٥٩٥.

٢٧٨/ ٧٠۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ في رواية طويلة: وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي بِخَطِّ يَدِهِ فِي هَذَا الْحَدِيْثِ، قَالَ: أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ زَوَّجْتُكِ أَقْدَمَ أُمَّتِي سِلْمًا، وَ أَكْثَرَهُمْ عِلْمًا، وَ أَعْظَمَهُمْ حِلْمًا؟ رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: کیا تو راضی نہیں کہ میں نے تیرا نکاح امت میں سب سے پہلے اسلام لانے والے، سب سے زیادہ علم والے اور سب سے زیادہ بردبار شخص سے کیا ہے۔'' اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

٢٧٩/ ٧١۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: أُدْعُوْا لِي سَيِّدَ الْعَرَبِ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَلَسْتَ سَيِّدَ الْعَرَبِ؟ قَالَ: أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ وَعَلِيٌّ سَيِّدُ الْعَرَبِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس سردارِ عرب کو بلاؤ۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیك و سلم! کیا آپ عرب کے سردار نہیں؟ فرمایا: میں تمام اولادِ آدم کا سردار ہوں اور علی عرب کے سردار ہیں۔'' اس حدیث کو امام حاکم اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

٢٨٠/ ٧٢۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: النَّظْرُ إِلَى وَجْهِ

الحديث رقم ٧٠: أخرجه أحمد فى المسند، ٥/ ٢٦، و الطبرانى فى المعجم الكبير، ٢٠/ ٢٢٩، و الهندى فى كنز العمال، الرقم: ٣٢٩٢٤، ٣٢٩٢٥، و السيوطى فى جمع الجوامع، الرقم: ٤٢٧٣، ٤٢٧٤۔

الحديث رقم ٧١: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٣/ ١٣٤، الرقم: ٤٦٢٦، و أبونعيم في حلية الأولياء، ١/ ٦٣، والهيثمى في مجمع الزوائد، ٩/ ١٣١۔

الحديث رقم ٧٢: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/ ١٥٢، الرقم: ٤٦٨٢، و الطبراني في المعجم الكبير، ١٠/ ٧٦، الرقم: ١٠٠٠٦، و الديلمي في مسند الفردوس، ٤/ ٢٩٤، الرقم: ٦٨٦٥ عن معاذ بن جبل، و أبونعيم ←

عَلِيٍّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی کے چہرے کو تکنا عبادت ہے۔'' اس حدیث کو امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٨١ / ٧٣۔ عَنْ هُبَيْرَةَ: خَطَبَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: لَقَدْ فَارَقَكُمْ رَجُلٌ بِالْأَمْسِ لَمْ يَسْبِقْهُ الْأَوَّلُوْنَ بِعِلْمٍ، وَلَا يُدْرِكُهُ الْآخِرُوْنَ، كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَبْعَثُهُ بِالرَّايَةِ، جِبْرِيْلُ عَنْ يَمِيْنِهِ، وَمِيكَائِيْلُ عَنْ شِمَالِهِ، لَا يَنْصَرِفُ حَتَّى يُفْتَحَ لَهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ہبیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: گزشتہ کل تم سے وہ ہستی جدا ہوگئی ہے جن سے نہ تو گزشتہ لوگ علم میں سبقت لے سکے اور نہ ہی بعد میں آنے والے ان کے مرتبہ علمی کو پا سکیں گے، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو اپنا جھنڈا دے کر بھیجتے تھے اور جبرائیل آپ کی دائیں طرف اور میکائیل آپ کی بائیں طرف ہوتے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ کو فتح عطا ہونے تک وہ آپ کے ساتھ رہتے تھے۔'' اس حدیث کو احمد بن حنبل نے اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٨٢ / ٧٤۔ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم كَنَّى عَلِيًّا رضی اللہ عنہ بِأَبِي تُرَابٍ، فَكَانَتْ مِنْ أَحَبِّ كُنَاهُ إِلَيْهِ. رَوَاهُ الْبَزَّارُ.

في حلية الأولياء، ٥ / ٥٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ١١٩، و قال الهيثمي، وثقه ابن حبان و قال مستقيم الحديث.

الحديث رقم٧٣: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ١ / ١٩٩، الرقم: ١٧١٩، و الطبراني فى المعجم الأوسط، ٢ / ٣٣٦، الرقم: ٢١٥٥.

الحديث رقم٧٤: أخرجه البزار فى المسند، ٤ / ٢٤٨، الرقم: ١٤١٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ١٠١.

’’حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ابوتراب کی کنیت سے نوازا۔ پس یہ کنیت انہیں سب کنیتوں سے زیادہ محبوب تھی۔‘‘ اس حدیث کو امام بزار نے روایت کیا ہے۔

٢٨٣ / ٧٥۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: عَلِيٌّ مَعَ الْقُرْآنِ، وَ الْقُرْآنُ مَعَ عَلِيٍّ لَا يَفْتَرِقَانِ حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ علی اور قرآن کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ یہ دونوں کبھی بھی جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوضِ کوثر پر (اکھٹے) آئیں گے۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٨٤ / ٧٦۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: النَّاسُ مِنْ شَجَرٍ شَتَّى، وَ أَنَا وَ عَلِيٌّ مِنْ شَجَرَةٍ وَاحِدَةٍ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: لوگ جدا جدا نسب سے تعلق رکھتے ہیں جبکہ میں اور علی ایک ہی نسب سے ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٧٥: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٥ / ١٣٥، الرقم: ٤٨٨٠، و الصغير، ١ / ٢٥٥، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ١٣٤.

الحديث رقم ٧٦: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٤ / ٢٦٣، الرقم: ١٦٥١، و الديلمي في مسند الفردوس، ٤ / ٣٠٣، الرقم: ٦٨٨٨، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ١٠٠.

۲۸۵ / ۷۷۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: السُّبَّقُ ثَلَاثَةٌ: السَّابِقُ إِلَى مُوسَى، يُوْشَعُ بْنُ نُونٍ وَ السَّابِقُ إِلَى عِيْسَى، صَاحِبُ يَاسِيْنَ، وَ السَّابِقُ إِلَى مُحَمَّدٍ ﷺ، عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رضی الله عنه. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سبقت لے جانے والے تین ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف (ان پر ایمان لا کر) سبقت لے جانے والے حضرت یوشع بن نون ہیں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف سبقت لیجانے والے صاحب یاسین ہیں اور حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف سبقت لیجانے والے علی ابن ابی طالب ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۸٦ / ۷۸۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لِأُمِّ سَلَمَةَ: هَذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ لَحْمُهُ لَحْمِي، وَ دَمُهُ دَمِي، فَهُوَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسَى، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: یہ علی بن ابی طالب ہے اس کا گوشت میرا گوشت ہے اور اس کا خون میرا خون ہے اور یہ میرے لئے ایسے ہے جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے حضرت ہارون علیہ السلام مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

الحديث رقم ۷۷: أخرجه الطبرانی فی المعجم الکبير، ۱۱ / ۹۳، الرقم: ۱۱۱۵۲، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۹ / ۱۰۲۔

الحديث رقم ۷۸: أخرجه الطبرانی فی المعجم الکبير، ۱۲ / ۱۸، الرقم: ۱۲۳٤۱، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۹ / ۱۱۱۔

٢٨٧ / ٧٩۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَكِيمٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى أَوْحَى إِلَيَّ فِي عَلِيٍّ ثَلَاثَةَ أَشْيَاءَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي: أَنَّهُ سَيِّدُ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَ إِمَامُ الْمُتَّقِيْنَ، وَ قَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے شبِ معراج وحی کے ذریعے مجھے علی کی تین صفات کی خبر دی یہ کہ وہ تمام مومنین کے سردار ہیں، متقین کے امام ہیں اور (قیامت کے روز) نورانی چہرے والوں کے قائد ہوں گے۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا ہے۔

٢٨٨ / ٨٠۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: نَزَلَتْ فِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَنُ وُدًّا﴾ قَالَ: مَحَبَّةً فِي قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت: ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ آمَنُوا وَ عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَنُ وُدًّا﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں اتری ہے اور فرمایا: اس سے مراد مومنین کے دلوں میں (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کی محبت ہے۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٨٩ / ٨١۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، قَالَ: إِنَّ اللهَ أَمَرَنِي أَنْ أُزَوِّجَ فَاطِمَةَ مِنْ عَلِيٍّ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

الحديث رقم ٧٩: أخرجه الطبراني في المعجم الصغير، ٢ / ٨٨۔

الحديث رقم ٨٠: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٥ / ٣٤٨، الرقم: ٥٥١٤، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ١٢٥۔

الحديث رقم ٨١: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٠ / ١٥٦، رقم: ١٠٣٠٥، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ٢٠٤، والمناوي في فيض القدير، ٢ / ٢١٥، و الحسيني في البيان و التعريف، ١ / ١٧٤۔

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں فاطمہ کا نکاح علی سے کر دوں۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۹۰ / ۸۲۔ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: جَاءَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ نَائِمٌ فِي التُّرَابِ، فَقَالَ: إِنَّ أَحَقَّ أَسْمَائِکَ أَبُو تُرَابٍ، أَنْتَ أَبُو تُرَابٍ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ مٹی پر سو رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تو سب ناموں میں سے ابو تراب کا زیادہ حق دار ہے تو ابوتراب ہے۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۹۱ / ۸۳۔ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ: أَنَّ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ حَمَلَ الْبَابَ يَوْمَ خَيْبَرَ حَتَّى صَعِدَ الْمُسْلِمُوْنَ فَفَتَحُوْهَا. وَأَنَّهُ جُرِّبَ فَلَمْ يَحْمِلْهُ إِلَّا أَرْبَعُوْنَ رَجُلاً.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ خیبر کے روز حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قلعہ خیبر کا دروازہ اٹھا لیا یہاں تک کہ مسلمان قلعہ پر چڑھ گئے اور اسے فتح کر لیا اور یہ آزمودہ بات ہے کہ اس دروازے کو چالیس آدمی مل کر اٹھاتے تھے۔'' اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۸۲: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۱ / ۲۳۷، الرقم: ۷۷۵، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۹ / ۱۰۱۔

الحديث رقم ۸۳: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۶ / ۳۷۴، الرقم: ۳۲۱۳۹، والعسقلاني في فتح الباري، ۷ / ۴۷۸، والعجلوني في كشف الخفاء، ۱ / ۴۳۸، الرقم: ۱۱۶۸، وَقَالَ العجلونِي: رَوَاهُ الحَاكِمُ وَالبَيْهَقِيُّ عَنْ جَابِرٍ، والطبري في تاريخ الأمم والملوك، ۲ / ۱۳۷، وابن هشام في السيرة النبوية، ۴ / ۳۰۶۔

٢٩٢ / ٨٤۔ عَنْ طَلِيْقِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: رَأَيْتُ عِمْرَانَ بْنَ حَصَيْنٍ يَحِدُّ النَّظَرَ إِلَى عَلِيٍّ فَقِيْلَ لَهُ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: النَّظْرُ إِلَى عَلِيٍّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت طلیق بن محمد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھ رہے تھے۔ کسی نے ان سے پوچھا کہ آپ ایسا کیوں کر رہے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھنا بھی عبادت ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٩٣ / ٨٥۔ عَنْ عَامِرٍ قَالَ: غَسَلَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَالْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ وَ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَ كَانَ عَلِيٌّ يَغْسِلُهُ وَيَقُوْلُ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، طِبْتَ مَيِّتًا وَحَيًّا. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ.

’’حضرت عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی اور فضل بن عباس اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم نے حضور نبی اکرم ﷺ کو غسل دیا جب حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کو غسل دے رہے تھے تو کہتے تھے: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں! آپ وصال فرما کر اور زندہ رہ کر دونوں حالتوں میں پاکیزہ تھے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن سعد نے بیان کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

الحديث رقم ٨٤: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٨ / ١٠٩، الرقم: ٢٠٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ١٠٩.

الحديث رقم ٨٥: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ٢ / ٢٧٧.

٢٩٤ / ٨٦۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ذِكْرُ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت علی کا ذکر بھی عبادت ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

٢٩٥ / ٨٧۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: رَأَيْتُ أَبَابَكْرٍ يُكْثِرُ النَّظَرَ إِلَى وَجْهِ عَلِيٍّ فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَتِ، أَرَاکَ تُكْثِرُ النَّظَرَ إِلَى وَجْهِ عَلِيٍّ فَقَالَ: يَا بُنَيَّةُ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: النَّظْرُ إِلَى وَجْهِ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے اپنے والد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ کثرت سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے چہرے کو دیکھا کرتے۔ پس میں نے آپ سے پوچھا: اے ابا جان! کیا وجہ ہے کہ آپ کثرت سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے چہرے کی طرف تکتے رہتے ہیں؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اے میری بیٹی! میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ علی کے چہرے کو تکنا بھی عبادت ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن عساکر نے بیان کیا ہے۔

٢٩٦ / ٨٨۔ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ، إِذْ قَالَ ﷺ لِعَلِيٍّ: هَذَا جِبْرِيْلُ يُخْبِرُنِي أَنَّ اللهَ عزوجل زَوَّجَکَ

الحديث رقم ٨٦: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ٢ / ٢٤٤، الرقم: ١٣٥١.

الحديث رقم ٨٧: أخرجه ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٤٢ / ٣٥٥، والزمخشري في مختصر كتاب الموافقة: ١٤.

الحديث رقم ٨٨: أخرجه محب الدين أحمد الطبرى فى الرياض النضرة فى مناقب العشرة، ٣ / ١٤٦، وفى ذخائر العقبى فى مناقب ذوى القربى: ٧٢-٧٣.

فَاطِمَةَ، وَ أَشْهَدَ عَلَى تَزْوِيجِکَ أَرْبَعِينَ أَلْفَ مَلَکٍ، وَ أَوْحَى إِلَى شَجَرَةِ طُوبَى أَنِ انْثُرِي عَلَيْهِمُ الدُّرَّ وَالْيَاقُوتَ، فَنَثَرَتْ عَلَيْهِمُ الدُّرَّ وَالْيَاقُوتَ، فَابْتَدَرَتْ إِلَيْهِ الْحُورُ الْعِينُ: يَلْتَقِطْنَ مِنْ أَطْبَاقِ الدُّرِّ وَالْيَاقُوتِ، فَهُمْ يَتَهَادُوْنَهُ بَيْنَهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ مُحِبُّ الطَّبَرِيُّ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: یہ جبرئیل امین علیہ السلام ہیں جو مجھے خبر دے رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فاطمہ سے تمہاری شادی کر دی ہے۔ اور تمہارے نکاح پر (ملاء اعلیٰ میں) چالیس ہزار فرشتوں کو گواہ کے طور پر مجلس نکاح میں شریک کیا، اور شجر ہائے طوبیٰ سے فرمایا: ان پر موتی اور یاقوت نچھاور کرو، پھر دلکش آنکھوں والی حوریں اُن موتیوں اور یاقوتوں سے تھال بھرنے لگیں۔ جنہیں (تقریب نکاح میں شرکت کرنے والے) فرشتے قیامت تک ایک دوسرے کو بطور تحائف دیتے رہیں گے۔‘‘

اس کو محبّ الطبری نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

اَلْبَابُ السَّادِسُ:

جَامِعُ مَنَاقِبِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ رضی اللہ عنہم

﴿خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے جامع مناقب﴾

www.MinhajBooks.com

www.MinhajBooks.com

فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ رضي الله عنهم

﴿خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے جامع مناقب کا بیان﴾

٢٩٧ / ١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوْقُ بَقَرَةً لَهُ، قَدْ حَمَلَ عَلَيْهَا الْتَفَتَتْ إِلَيْهِ الْبَقَرَةُ فَقَالَتْ: إِنِّي لَمْ أُخْلَقْ لِهَذَا وَلَكِنِّي إِنَّمَا خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ. فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللهِ! تَعَجُّبًا وَفَزَعًا أَ بَقَرَةٌ تَكَلَّمُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَإِنِّي أُوْمِنُ بِهِ وَ أَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ قَالَ أَبُوْهُرَيْرَةَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بَيْنَا رَاعٍ فِي غَنَمِهِ، حَمَلَ عَلَيْهِ الذِّئْبُ فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهُ الرَّاعِي حَتَّى اسْتَنْقَذَهَا مِنْهُ. فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ الذِّئْبُ، فَقَالَ لَهُ: مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ، يَوْمَ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ غَيْرِي؟ فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللهِ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَإِنِّي أُوْمِنُ بِذَلِكَ أَنَا وَأَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس دوران کہ ایک شخص اپنے بیل پر بوجھ لادے ہوئے ہانک کر لے جا رہا تھا۔ بیل نے اس کی

الحديث رقم ١: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبی، باب: من فضائل أبی بكر الصديق رضي الله عنه، ٣ / ١٣٣٩، الرقم: ٣٤٦٣، و مسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل أبی بكر رضي الله عنه، ٤ / ١٨٥٨، الرقم: ٢٣٨٨، و الترمذی فی السنن، كتاب: المناقب، باب: فی مناقب أبی بكر و عمر رضی الله عنهما كليهما، ٥ / ٦١٥، الرقم: ٣٦٧٧.

طرف دیکھا اور کہنے لگا میں اِس (کام) کے لئے پیدا نہیں کیا گیا بلکہ میں تو کھیتی باڑی کے لئے تخلیق کیا گیا ہوں۔ لوگوں نے تعجب اور گھبراہٹ کے عالم میں کہا، سبحان اللہ! بیل گفتگو کرتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک میں تو اس کو سچ مانتا ہوں اور ابوبکر و عمر بھی اسے سچ تسلیم کرتے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور رسالت مآب ﷺ نے فرمایا: اس دوران کہ ایک چرواہا اپنی بکریوں (کے ریوڑ) میں تھا، ایک بھیڑیئے نے اُن پر حملہ کر دیا اور اس ریوڑ میں سے ایک بکری کو پکڑ لیا۔ چرواہے نے اس کا پیچھا کیا اور بکری کو اس سے چھڑا لیا۔ بھیڑیا چرواہے کی طرف متوجہ ہوا اور اُسے کہنے لگا: اُس دن بکری کو کون بچائے گا جس دن میرے سوا کوئی چرواہا نہ ہو گا۔ (وہ قیامت کا دن ہے یا عید کا دن جس دن جاہلیت والے کھیل کود میں مصروف رہتے اور بھیڑیئے بکریاں لے جاتے یا قیامت کے قریب فتنہ کا دن جب لوگ مصیبت کے مارے اپنے مال کی فکر سے غافل ہو جائیں گے) لوگوں نے کہا، سبحان اللہ! پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیشک اس واقعہ کو میں، ابوبکر اور عمر سچ تسلیم کرتے ہیں۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٩٨ / ٢۔ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: إِنِّي لَوَاقِفٌ فِي قَوْمٍ فَدَعَوُا اللهَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَقَدْ وُضِعَ عَلَى سَرِيْرِهِ، إِذَا رَجُلٌ مِّنْ خَلْفِي قَدْ وَضَعَ مِرْفَقَهُ عَلَى مَنْكِبِي يَقُوْلُ: رَحِمَکَ اللهُ، إِنْ كُنْتُ لَأَرْجُوْ أَنْ يَجْعَلَکَ اللهُ مَعَ صَاحِبَيْکَ، لِأَنِّي كَثِيْرًا مِمَّا كُنْتُ

الحديث رقم ٢: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: المناقب، باب: قول النبى ﷺ: لو كنت متخذا خليلا، ٣ / ١٣٤٥، الرقم: ٣٤٧٤، فى ٣٤٨٢، و مسلم فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عمر، ٤ / ١٨٥٨، الرقم: ٢٣٨٩، و ابن ماجة فى السنن، المقدمة، باب: فضل أبي بكر الصديق، ١ / ٣٧، الرقم: ٩٨، والحاكم فى المستدرك، ٣ / ٧١، الرقم: ٤٤٢٧۔

أَسْمَعُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: كُنْتُ وَأَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ، وَفَعَلْتُ وَ أَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ، وَانْطَلَقْتُ وَأَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ فَإِنْ كُنْتُ لَأَرْجُوْ أَنْ يَجْعَلَکَ اللهُ مَعَهُمَا، فَالْتَفَتُّ فَإِذَا هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''امام ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں لوگوں کے ہمراہ کھڑا تھا جنہوں نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے لئے اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا کی۔ اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ (کی میت) کو چارپائی پر رکھا جا چکا تھا، اچانک ایک شخص میرے پیچھے سے آیا اور اپنی کہنی میرے کندھے پر رکھی اور فرمایا: اللہ آپ پر رحم فرمائے، میں امید کرتا تھا کہ اللہ رب العزت آپ کو آپ کے دونوں ساتھیوں کے ساتھ رکھے گا کیونکہ میں اکثر حضور نبی اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنتا تھا کہ آپ فرماتے تھے: میں، ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ تھے، اور میں، ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ نے (فلاں کام) کیا، میں، ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ (فلاں جگہ) گئے۔ مجھے امید واثق ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ رکھے گا۔ پس میں اپنے پیچھے اُس شخص کی طرف متوجہ ہوا تو (کیا دیکھتا ہوں) وہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٩٩ / ٣. عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ

الحديث رقم٣: أخرجه البخارى في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب عمر بن الخطاب، ٣ / ١٣٥٠، الرقم: ٣٤٩٠، و في كتاب: الأدب، باب: من نكت العود في الماء و الطين، ٥ / ٢٢٩٥، الرقم: ٥٨٦٢، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة باب: من فضائل عثمان بن عفان، ٤ / ١٨٦٧، الرقم: ٢٤٠٣، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: في مناقب عمر، ٥ / ٦٢٢، الرقم: ٣٦٩٤، والبخاري في الأدب المفرد، ١ / ٣٣٥، الرقم: ٩٦٥، و ابن الجوزي في صفوة الصفوة، ١ / ٢٩٩.

فِي حَائِطٍ مِنْ حَائِطِ الْمَدِيْنَةِ، هُوَ مُتَّكِيءٌ يَرْكُزُ بِعُوْدٍ مَعَهُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ، إِذَا اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ. فَقَالَ: افْتَحْ وَ بَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ: فَإِذَا أَبُوْبَكْرٍ. فَفَتَحْتُ لَهُ وَ بَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ. قَالَ: ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ. فَقَالَ: افْتَحْ وَ بَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، قَالَ: فَذَهَبْتُ فَإِذَا هُوَ عُمَرُ. فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ. ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ. قَالَ: فَجَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: افْتَحْ وَ بَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تَكُوْنُ قَالَ: فَذَهَبْتُ فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ. قَالَ: فَفَتَحْتُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ. قَالَ: وَ قُلْتُ الَّذِي قَالَ: فَقَالَ: اللّٰهُمَّ، صَبْرًا. أَوِ اللهُ الْمُسْتَعَانُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ هَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

’’حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضور نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ کے ایک باغ میں تکیہ لگا کر بیٹھے ہوئے تھے، اور ایک لکڑی سے زمین کھرچ رہے تھے، ایک شخص نے دروازہ کھلوانا چاہا، آپ ﷺ نے فرمایا: دروازہ کھول کر آنے والے کو جنت کی بشارت دے دو، حضرت ابوموسیٰ اشعری نے کہا آنے والے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے، میں نے دروازہ کھول کر ان کو جنت کی بشارت دے دی۔ پھر ایک شخص نے دروازہ کھلوانا چاہا، آپ ﷺ نے فرمایا: دروازہ کھول کر آنے والے کو جنت کی بشارت دے دو، حضرت ابوموسیٰ اشعری کہتے ہیں کہ میں گیا تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے دروازہ کھول کر ان کو جنت کی بشارت دے دی، پھر ایک اور شخص نے دروازہ کھلوانا چاہا تو حضور نبی اکرم ﷺ بیٹھ گئے اور فرمایا: دروازہ کھول دو اور آنے والے کو مصیبتوں کی بناء پر جنت کی بشارت دے دو، میں نے جا کر دیکھا تو وہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے، میں نے دروازہ کھولا اور ان کو جنت کی بشارت دی اور جو کچھ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا وہ کہہ دیا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دعا کی: اے اللہ! صبر عطا فرما، یا کہا: اے اللہ تو ہی مستعان ہے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ امام مسلم کے ہیں۔

٣٠٠ / ٤۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صلی الله علیه وآله وسلم صَعِدَ أُحُدًا، وَأَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ، فَرَجَفَ بِهِمْ، فَقَالَ: اثْبُتْ أُحُدُ، فَإِنَّمَا عَلَيْکَ نَبِيٌّ وَ صِدِّيْقٌ، وَشَهِيْدَانِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ التِّرمِذِيُّ وَ أَبُوْدَاوُدَ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبلِ اُحد پر تشریف لے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان (رضی اللہ عنہم) بھی تھے، اچانک پہاڑ اُن کے باعث (جوشِ مسرت سے) جھومنے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اُحد! ٹھہر جا، تیرے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔'' اسے امام بخاری، ترمذی اور ابوداود نے روایت کیا ہے۔

٣٠١ / ٥۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي: أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم؟ قَالَ: أَبُوْبَكْرٍ، قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ عُمَرُ. وَخَشِيْتُ أَنْ يَقُوْلَ عُثْمَانُ، قُلْتُ: ثُمَّ أَنْتَ؟ قَالَ: مَا أَنَا إِلَّا رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ.

الحديث رقم٤: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبي صلی الله علیه وآله وسلم، باب: فضائل أبى بكر، ٣/١٣٤٤، الرقم:٣٤٧٢، و الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب، باب: فى مناقب عثمان بن عفان رضی الله عنه، ٥/٦٢٤، الرقم: ٣٦٩٧، و أبوداود فى السنن، كتاب: السنة، باب: فى الخلفاء، ٤/٢١٢، الرقم: ٤٦٥١، و النسائي في السنن الكبرى، ٥/٤٣، الرقم: ٨١٣٥۔

الحديث رقم٥: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: أصحاب النبى صلی الله علیه وآله وسلم، باب: قول النبى صلی الله علیه وآله وسلم: لو كنت متخذا خليلا، ٣/١٣٤٢، الرقم : ٣٤٦٨، و أبوداود فى السنن، كتاب: السنة، باب: فى التفضيل، ٤/٢٠٦، الرقم :٤٦٢٩، و الطبرانى فى المعجم الأوسط، الرقم : ٨١٠۔

''حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: میں نے اپنے والد (حضرت علی رضی اللہ عنہ) سے دریافت کیا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سب سے بہتر کون ہے؟ انہوں نے فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ پھر میں نے کہا: ان کے بعد؟ انہوں نے فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ۔ تو میں نے اس خوف سے کہ اب وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا نام لیں گے خود ہی کہہ دیا کہ پھر آپ ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے (بطور عاجزی) فرمایا: نہیں میں تو مسلمانوں میں سے ایک عام مسلمان ہوں۔'' اس حدیث کو امام بخاری اور امام ابوداود نے روایت کیا ہے۔

٣٠٢/ ٦۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنَّا نَقُوْلُ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم لَا نَعْدِلُ بِأَبِي بَكْرٍ أَحَدًا ثُمَّ عُمَرَ ثُمَّ عُثْمَانَ ثُمَّ نَتْرُكُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم لَا نُفَاضِلُ بَيْنَهُمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے برابر کسی کو شمار نہیں کرتے تھے۔ پھر اُن کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو، پھر ان کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اُن کے بعد ہم باقی اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک دوسرے پر فضیلت نہیں دیتے تھے۔'' اس حدیث کو امام بخاری اور امام ابوداود نے روایت کیا ہے۔

٣٠٣/ ٧۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: كُنَّا نُخَيِّرُ بَيْنَ النَّاسِ فِي

الحديث رقم٦: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبی صلى الله عليه وآله وسلم، باب: مناقب عثمان ابن عفان، ٣/ ١٣٥٢، الرقم: ٣٤٩٤، وأبوداود فی السنن، كتاب: السنة، باب: فی التفضيل، ٤/ ٢٠٦، الرقم: ٤٦٢٧۔

الحديث رقم٧: أخرجه البخاري فی الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبی صلى الله عليه وآله وسلم، باب: فضل أبی بكر رضي الله عنه، ٣/ ١٣٣٧، الرقم: ٣٤٥٥، ٣٤٩٤، وأبوداود في السنن، كتاب: السنة، باب: في التفضيل، ٤/ ٢٠٦، الرقم: ٤٦٢٨۔

زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فَنُخَيِّرُ أَبَابَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، ثُمَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رضي الله عنهم. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُودَاوُدَ.

’’حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے مبارک زمانہ میں جب ہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان کسی کو ترجیح دیتے تو سب پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ترجیح دیا کرتے تھے، پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو، پھر حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری اور ابوداود نے روایت کیا ہے۔

٣٠٤ / ٨. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: صَعِدَ النَّبِيُّ ﷺ أُحُدًا وَ مَعَهُ أَبُوبَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ وَ قَالَ: اثْبُتْ أُحُدُ، فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ، أَوْ شَهِيْدَانِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ أَبُوْدَاوُدَ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک روز حضور نبی اکرم ﷺ کوہِ اُحد پر تشریف لے گئے اس وقت آپ ﷺ کے ساتھ حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم تھے۔ ان کی موجودگی کی وجہ سے پہاڑ وجد میں آ گیا۔ آپ ﷺ نے اس پر اپنا قدم مبارک مارا اور فرمایا: اے اُحد ٹھہر جا! تیرے اوپر ایک نبی،

الحديث رقم ٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب عمر بن الخطاب، ٣/ ١٣٤٨، الرقم: ٣٤٨٣، و في كتاب: فضائل الصحابة، باب: لو كنت متخذاً خليلاً، ٣/ ١٣٤٤، الرقم: ٣٤٧٢، و الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: في مناقب عثمان، ٥/ ٦٢٤، الرقم: ٣٦٩٧، و أبوداود في السنن، كتاب: السنة، باب: في الخلفاء، ٤/ ٢١٢، الرقم: ٤٦٥١، وابن حبان في الصحيح، ١٥/ ٢٨٠، الرقم: ٦٨٦٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/ ٤٣، الرقم: ٨١٣٥.

ایک صدیق اور دو شہیدوں کے سوا اور کوئی نہیں۔'' اس حدیث کو امام بخاری، ترمذی اور ابوداود نے روایت کیا ہے۔

٣٠٥ / ٩۔ عَنْ قَتَادَةَ: أَنَّ أَنَسًا رضی الله عنه حَدَّثَهُمْ قَالَ: صَعِدَ النَّبِيُّ صلی الله علیه وآله وسلم أُحُدًا، وَ مَعَهُ أَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ، فَرَجَفَ، وَ قَالَ: اسْكُنْ أُحُدُ، أَظُنُّهُ ضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ. فَلَيْسَ عَلَيْكَ أَحَدٌ إِلَّا نَبِيٌّ وَ صِدِّيْقٌ وَ شَهِيْدَانِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ.

''حضرت انس رضی الله عنه فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی الله علیه وآله وسلم کوہِ اُحد پر تشریف لے گئے۔ آپ صلی الله علیه وآله وسلم کے ساتھ حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی الله عنہم تھے، تو اسے وجد آ گیا (وہ خوشی سے جھومنے لگا) پس آپ صلی الله علیه وآله وسلم نے فرمایا: اے اُحد! ٹھہر جا۔ راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ آپ صلی الله علیه وآله وسلم نے اسے قدم مبارک سے ٹھوکر بھی لگائی اور فرمایا: تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہیدوں کے سوا اور کوئی نہیں ہے۔'' اس حدیث کو امام بخاری، ترمذی اور ابوداود نے روایت کیا ہے۔

٣٠٦ / ١٠۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قُبِضَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم وَ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّيْنَ، وَأَبُوْبَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّيْنَ، وَ عُمَرُ وَ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّيْنَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

الحديث رقم٩: أخرجه البخاری في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب عثمان بن عفان، ٣ / ١٣٥٣، الرقم: ٣٤٩٦، والترمذی في السنن، كتاب: المناقب، باب: فی مناقب عثمان بن عفان رضی الله عنه، ٥ / ٦٢٤، الرقم: ٣٦٩٧، و أبوداود في السنن، كتاب: السنة، باب: فی الخلفاء، ٤ / ٢١٢، الرقم: ٤٦٥١، و النسائی في السنن الكبری، ٥ / ٤٣، الرقم: ٨١٣٥.

الحديث رقم١٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: كم سن النبي صلی الله علیه وآله وسلم، ٤ / ١٨٢٥، الرقم: ٢٣٤٨.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وصال فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک تریسٹھ (۶۳) برس تھی، اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے وصال فرمایا تو ان کی عمر بھی تریسٹھ (۶۳) برس تھی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وصال فرمایا تو ان کی عمر مبارک بھی تریسٹھ (۶۳) برس تھی۔'' اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔ (اس سے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں ان کی اتباع وقرابتِ روحانی اور فنائیتِ باطنی ثابت ہوتی ہے)۔

٣٠٧ / ١١۔ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي رَأَيْتُ كَأَنَّ دَلْوًا دُلِّيَ مِنَ السَّمَاءِ فَجَاءَ أَبُوْبَكْرٍ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيْهَا، فَشَرِبَ شُرْبًا ضَعِيْفًا ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيْهَا، فَشَرِبَ حَتَّى تَضَلَّعَ، ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيْهَا، فَشَرِبَ حَتَّى تَضَلَّعَ، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيْهَا فَانْتَشَطَتْ وَانْتَضَحَ عَلَيْهِ مِنْهَا شَيْءٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْدَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ.

''حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! میں نے (خواب میں) دیکھا کہ گویا ایک ڈول آسمان سے لٹکایا گیا ہے۔ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور اس کو کناروں سے پکڑ کر بمشکل

الحديث رقم ١١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عمر، ٤ / ١٨٦١، الرقم: ٢٣٩٢، أبوداود في السنن، كتاب: السنة، باب: في الخلفاء، ٤ / ٢٠٨، الرقم: ٤٦٣٧، و أحمد بن حنبل في المسند، ٥ / ٢١، الرقم: ٢٣٨٧٣، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦ / ٣٥٦، الرقم: ٣٢٠٠١، و الطبراني في المعجم الكبير، ٧ / ٢٣١، الرقم: ٦٩٦٥، و ابن أبي عاصم في السنة، ٢ / ٥٤٠، الرقم: ١١٤١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٧ / ١٨٠۔

پیا۔ (مراد ان کے دور خلافت کی مشکلات ہیں)۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے اور اسے کناروں سے پکڑ کر پیا یہاں تک کہ خوب شکم سیر ہو گئے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آئے اور اس کو کناروں سے پکڑ کر پیا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے تو انہوں نے اسے کناروں سے پکڑا تو وہ ہل گیا اور اس میں سے کچھ پانی ان کے اوپر گر گیا۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم اور ابوداود نے روایت کیا ہے نیز مذکورہ الفاظ ابوداود کے ہیں۔

٣٠٨/ ١٢۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مُضْطَجِعًا فِي بَيْتِي، كَاشِفًا عَنْ فَخِذَيْهِ. أَوْ سَاقَيْهِ. فَاسْتَأْذَنَ أَبُوْبَكْرٍ فَأَذِنَ لَهُ. وَ هُوَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ.فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ فَأَذِنَ لَهُ. وَ هُوَ كَذَلِكَ. فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُثْمَانُ، فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَسَوَّى ثِيَابَهُ. قَالَ مُحَمَّدٌ: وَ لَا أَقُوْلُ ذَلِكَ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ. فَدَخَلَ فَتَحَدَّثَ. فَلَمَّا خَرَجَ قَالَتْ عَائِشَةُ: دَخَلَ أَبُوْبَكْرٍ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهُ وَ لَمْ تُبَالِهِ، ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهُ وَ لَمْ تُبَالِهِ، ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ فَجَلَسْتَ وَ سَوَّيْتَ ثِيَابَكَ فَقَالَ: أَلاَ أَسْتَحْيِي مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحْيِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ میرے گھر میں (بستر پر) لیٹے ہوئے تھے، اس عالم میں کہ آپ ﷺ کی دونوں مبارک پنڈلیاں کچھ ظاہر ہو رہی تھیں، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے اجازت دے

الحديث رقم ١٢: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عثمان بن عفان، ٤/ ١٨٦٦، الرقم: ٢٤٠١، و ابن حبان فى الصحيح، ١٥/ ٣٣٦، الرقم: ٦٩٠٧، و أبو يعلى فى المسند، ٨/ ٢٤٠، الرقم: ٦٩٠٧، و البيهقي في السنن الكبرى، ٢/ ٢٣٠، الرقم: ٣٠٥٩.

دی اور آپ ﷺ اسی طرح لیٹے رہے اور گفتگو فرماتے رہے، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے اجازت دے دی، جبکہ آپ ﷺ اسی طرح لیٹے رہے اور گفتگو فرماتے کرتے رہے، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی تو حضور نبی اکرم ﷺ اٹھ کر بیٹھ گئے اور اپنے کپڑے درست کر لئے۔ محمد راوی کہتے ہیں کہ میں یہ نہیں کہتا کہ یہ ایک دن کا واقعہ ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آ کر باتیں کرتے رہے، جب وہ چلے گئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے تو آپ نے ان کا فکر و اہتمام نہیں کیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے تب بھی آپ نے کوئی فکر و اہتمام نہیں کیا اور جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آئے تو آپ اٹھ کر بیٹھ گئے اور اپنے کپڑے درست کر لئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اس شخص سے کیسے حیاء نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں۔'' اس حدیث کو امام مسلم اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۳۰۹ / ۱۳. عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ: أَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ وَ عُثْمَانَ حَدَّثَاهُ: أَنَّ أَبَابَكْرٍ اسْتَأْذَنَ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَ هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشِهِ لَابِسٌ مِرْطَ عَائِشَةَ فَأَذِنَ لِأَبِي بَكْرٍ وَ هُوَ كَذَلِكَ. فَقَضَى إِلَيْهِ حَاجَتَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ فَأَذِنَ لَهُ وَهُوَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ، فَقَضَى إِلَيْهِ حَاجَتَهُ ثُمَّ

الحديث رقم١٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عثمان بن عفان، ٤ / ١٨٦٦-١٨٦٧، الرقم: ٢٤٠٢، و أحمد بن حنبل في المسند، ١ / ٧١، الرقم: ٥١٤، و أبو يعلى في المسند، ٨ / ٢٤٢، الرقم: ٤٨١٨، و الطبراني في المعجم الكبير، ٦ / ٦١، الرقم: ٥٥١٥، و البيهقي في السنن الكبرى، ٢ / ٢٣١، الرقم: ٣٠٦٠، و البزار في المسند، ٢ / ١٧، الرقم: ٣٥٥، و البخاري في الأدب المفرد، ١ / ٢١٠، الرقم: ٦٠٠.

انْصَرَفَ، قَالَ عُثْمَانُ: ثُمَّ اسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَجَلَسَ وَقَالَ لِعَائِشَةَ: اجْمَعِي عَلَيْكِ ثِيَابَكِ، فَقَضَيْتُ إِلَيْهِ حَاجَتِي ثُمَّ انْصَرَفْتُ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، لَمْ أَرَكَ فَزِعْتَ لِأَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرَ رضي الله عنهما كَمَا فَزِعْتَ لِعُثْمَانَ؟! قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيِيٌّ، وَ إِنِّي خَشِيْتُ إِنْ أَذِنْتُ لَهُ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ، أَنْ لَا يَبْلُغَ إِلَيَّ فِي حَاجَتِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت عائشہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے اجازت طلب کی اور آپ ﷺ بستر پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی چادر اوڑھے لیٹے ہوئے تھے، آپ ﷺ نے انہیں اسی حالت میں اجازت دے دی اور ان کی حاجت پوری فرما دی۔ وہ چلے گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی، آپ ﷺ نے ان کو بھی اسی حالت میں آنے کی اجازت دے دی۔ وہ بھی اپنی حاجت پوری کر کے چلے گئے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر میں نے آپ ﷺ سے اجازت طلب کی تو آپ ﷺ بیٹھ گئے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اپنے کپڑے درست کر لو، پھر میں اپنی حاجت پوری کر کے چلا گیا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا وجہ ہے کہ آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لئے اس قدر اہتمام نہ فرمایا۔ جس قدر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے فرمایا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عثمان ایک کثیر الحیاء مرد ہے اور مجھے خدشہ تھا کہ اگر میں نے ان کو اسی حال میں آنے کی اجازت دے دی تو وہ مجھ سے اپنی حاجت نہیں بیان کر سکے گا۔‘‘ اِس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

....

٣١٠/ ١٤۔ عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَخْرُجُ عَلَى أَصْحَابِهِ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ. وَهُمْ جُلُوْسٌ وَفِيْهِمْ أَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ. فَلاَ يَرْفَعُ إِلَيْهِ أَحَدٌ مِنْهُمْ بَصَرَهُ إِلَّا أَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ. فَإِنَّهُمَا كَانَا يَنْظُرَانِ إِلَيْهِ، وَيَنْظُرُ إِلَيْهِمَا، وَيَتَبَسَّمَانِ إِلَيْهِ وَيَتَبَسَّمُ إِلَيْهِمَا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ مہاجرین و انصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مجلس میں تشریف لایا کرتے۔ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) بیٹھے ہوتے اور ان میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی موجود ہوتے۔ ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کوئی بھی آپ ﷺ کی طرف نظریں اُٹھا کر نہیں دیکھتا تھا سوائے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے۔ پس یہ دونوں حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف دیکھا کرتے تھے اور حضور نبی اکرم ﷺ ان دونوں کی طرف دیکھا کرتے۔ وہ دونوں آپ ﷺ کی طرف دیکھ کر مسکراتے تھے اور آپ ﷺ ان دونوں کی طرف دیکھ کر تبسم فرمایا کرتے تھے۔'' اس حدیث کو امام ترمذی، احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ١٤: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: فی مناقب أبی بکر و عمر رضی الله عنهما کليهما، ٥/ ٦١٢، الرقم: ٣٦٦٨، و أحمد بن حنبل فی المسند، ٣/ ١٥٠، الرقم: ١٢٥٣٨، و الحاکم فی المستدرك، ١/ ٢٠٩، الرقم: ٤١٨، و عبد بن حميد فی المسند، ١/ ٣٨٨، الرقم: ١٢٩٨۔

٣١١/ ١٥۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا لَهُ وَزِيْرَانِ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ وَ وَزِيْرَانِ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ، فَأَمَّا وَزِيْرَايَ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ فَجِبْرِيْلُ وَمِيْكَائِيْلُ، وَ أَمَّا وَزِيْرَايَ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَأَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کے لئے دو وزیر آسمان والوں میں سے اور دو وزیر زمین والوں میں سے ہوتے ہیں۔ پس آسمان والوں میں سے میرے دو وزیر، جبرائیل و میکائیل علیہما السلام ہیں اور زمین والوں میں سے میرے دو وزیر ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔“ اسے امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٣١٢/ ١٦۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْطَبٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ رَأَى أَبَابَكْرٍ وَ عُمَرَ فَقَالَ: هٰذَانِ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

”حضرت عبداللہ بن حنطب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو فرمایا: یہ دونوں (میرے لئے) کان اور آنکھ کی حیثیت رکھتے ہیں۔“ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم١٥: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب، باب: فى مناقب أبى بكر و عمر رضى الله عنهما كليهما، ٥/ ٦١٦، الرقم: ٣٦٨٠، و الحاكم فى المستدرك، ٢/ ٢٩٠، الرقم: ٣٠٤٧۔

الحديث رقم١٦: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب، باب: فى مناقب أبى بكر و عمر رضى الله عنهما كليهما، ٥/ ٦١٣، الرقم: ٣٦٧١، والحاكم في المستدرك، ٣/ ٧٣، الرقم: ٤٤٣٢۔

۳۱۳/ ۱۷۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى لَيَرَاهُمْ مَنْ تَحْتَهُمْ كَمَا تَرَوْنَ النَّجْمَ الطَّالِعَ فِي أُفُقِ السَّمَاءِ، وَإِنَّ أَبَابَكْرٍ وَ عُمَرَ مِنْهُمْ وَ أَنْعِمَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اعلیٰ اور بلند درجات والوں کو نچلے درجات والے ایسے دیکھیں گے جیسے تم آسمان کے افق پر طلوع ہونے والے ستارے کو دیکھتے ہو اور بیشک ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ اُن (بلند درجات والوں) میں سے ہیں اور نہایت اچھے ہیں''۔ اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۳۱۴/ ۱۸۔ عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ: هَذَانِ سَيِّدَا كُهُوْلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ إِلَّا النَّبِيِّيْنَ وَ الْمُرْسَلِيْنَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت

الحديث رقم ۱۷: أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب أبي بكر الصديق، ۵/ ۶۰۷، الرقم: ۳۶۵۸، وابن ماجة فی السنن، المقدمة، باب: فضل أبي بكر الصديق، ۱/ ۳۷، الرقم: ۹۶، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۳/ ۹۳، الرقم: ۱۱۹۰۰، وأبويعلى فی المسند، ۲/ ۴۰۰، الرقم: ۱۱۷۸، وابن أبي شيبة فی المصنف، ۶/ ۳۴۸، الرقم: ۳۱۹۲۵۔

الحديث رقم ۱۸: أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب أبي بكر و عمر كليهما، ۵/ ۶۱۰، الرقم: ۳۶۶۴، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۱/ ۸۰، الرقم: ۶۰۲، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ۷/ ۶۸، الرقم: ۶۸۷۳، و فی المعجم الصغير، ۲/ ۱۷۳، الرقم: ۹۷۶۔

ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا: یہ دونوں انبیاء و مرسلین کے علاوہ اولین و آخرین میں سے تمام عمر رسیدہ جنتیوں کے سردار ہیں۔'' اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٣١٥ / ١٩۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ثُمَّ أَرْحَمُ أُمَّتِي بِأُمَّتِي أَبُوْبَكْرٍ وَ أَشَدُّهُمْ فِي أَمْرِ اللهِ عُمَرُ وَ أَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ ...... الحديث. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِيُّ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت پر سب سے زیادہ رحم کرنے والے ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں اور اللہ کے احکامات کے معاملے میں سب سے زیادہ شدت والے عمر رضی اللہ عنہ ہیں اور حیاء کے اعتبار سے سب سے زیادہ مضبوط عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔'' اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ اور امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

٣١٦ / ٢٠۔ عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي لَا أَدْرِي مَا بَقَائِي فِيْكُمْ؟ فَاقْتَدُوْا بِالَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِي وَأَشَارَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَأَحْمَدُ.

الحديث رقم ١٩: أخرجه الترمذى في السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب معاذ بن جبل، ٥/ ٦٦٤، الرقم: ٣٧٩٠، وابن ماجة في السنن، المقدمة، باب: فضائل أصحاب رسول الله ﷺ، ١/ ٥٥، الرقم: ١٥٤، والنسائى في السنن الكبرى، ٥/ ٦٧، الرقم: ٨٢٤٢، والحاكم في المستدرك، ٣/ ٤٧٧، الرقم: ٥٧٨٤.

الحديث رقم ٢٠: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب أبى بكر الصديق، ٥/ ٦١٠، الرقم: ٣٦٦٣، وابن ماجة في السنن، ←

’’حضرت حُذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیشک میں (اپنے آپ) نہیں جانتا کہ کتنی مدت تمہارے درمیان رہوں گا۔ پس تم میرے بعد اِن لوگوں کی پیروی کرنا۔ یہ فرماتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ فرمایا۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٣١٧/ ٢١۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: مَا أَظُنُّ رَجُلًا يَنْتَقِصُ أَبَابَكْرٍ وَ عُمَرَ يُحِبُّ النَّبِيَّ صلی الله عليه وآله وسلم. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’امام محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں یہ خیال نہیں کرتا کہ جو شخص حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی تنقیص کرتا ہے وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت رکھتا ہو۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور اسے حدیث حسن کہا ہے۔

٣١٨/ ٢٢۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: أَنَا أَوَّلُ مَنْ

......المقدمة، باب: في القدر، ١/ ٣٧، الرقم: ٩٧، وأحمد في المسند، ٥/ ٣٨٥، الرقم: ٢٣٣٢٤، وابن حبان في الصحيح، ١٥/ ٣٢٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/ ٤٣٣، الرقم:

الحديث رقم ٢١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: في مناقب عمر، ٥/ ٦١٨، الرقم: ٣٦٨٥.

الحديث رقم ٢٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: في مناقب عمر، ٥/ ٦٢٢، الرقم: ٣٦٩٢، و ابن حبان في الصحيح، ١٥/ ٣٢٤، الرقم: ٦٨٩٩، و الحاكم في المستدرك، ٢/ ٥٠٥، الرقم: ٤٧٣٢، ٣/ ٧٢، الرقم: ٤٤٢٩، و الهيثمي في موارد الظمآن، ١/ ٥٣٩، الرقم: ٢١٩٤.

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ ثُمَّ أَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ آتِي أَهْلَ الْبَقِيْعِ فَيُحْشَرُوْنَ مَعِي، ثُمَّ أَنْتَظِرُ أَهْلَ مَكَّةَ. حَتَّى أُحْشَرَ بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلے جس کے لئے زمین کو کھولا جائے گا وہ میں ہوں پھر ابوبکر کے لئے اور پھر عمر کے لئے پھر اہل بقیع کی باری آئے گی اور ان کو میرے ساتھ اکٹھا کیا جائے گا پھر میں اہل مکہ کا انتظار کروں گا یہاں تک کہ حرمین شریفین کے درمیان لوگوں کے ساتھ جمع کیا جاؤں گا۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٣١٩ / ٢٣۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: أُرِيَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ صَالِحٌ، أَنَّ أَبَابَكْرٍ نِيطَ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَنِيطَ عُمَرُ بِأَبِي بَكْرٍ، وَ نِيطَ عُثْمَانُ بِعُمَرَ. قَالَ: جَابِرٌ: فَلَمَّا قُمْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قُلْنَا: أَمَّا الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ، وَأَمَّا تَنَوُّطُ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ، فَهُمْ وُلَاةُ هٰذَا الْأَمْرِ الَّذِي بَعَثَ اللهُ بِهِ نَبِيَّهُ ﷺ.

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

الحديث رقم٢٣: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: السنة، باب: في الخلفاء، ٤ / ٢٠٨، الرقم: ٤٦٣٦، و أحمد بن حنبل في المسند، ٣ / ٣٥٥، الرقم: ١٤٨٦٣، و ابن حبان في الصحيح، ١٥ / ٣٤٣، الرقم: ٦٩١٣، و الحاكم في المستدرك، ٣ / ١٠٩، الرقم: ٤٥٥١، و في ٣ / ٧٥، الرقم: ٤٤٣٨، و ابن أبي عاصم في السنة، ٢ / ٥٣٧، الرقم: ١١٣٤.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: گزشتہ رات ایک نیک آدمی کو خواب دکھایا گیا کہ ابوبکر کو حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ منسلک کر دیا گیا اور عمر کو ابوبکر کے ساتھ اور عثمان کو عمر کے ساتھ۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی مجلس سے اٹھے تو ہم نے کہا: اس نیک آدمی سے مراد تو خود حضور نبی اکرم ﷺ ہی ہیں۔ رہا بعض کا بعض سے منسلک ہونا تو وہ ان کا اس ذمہ داری کو سنبھالنا ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضور نبی اکرم ﷺ کو مبعوث فرمایا تھا۔‘‘ اس حدیث کو امام ابوداود، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٣٢٠ / ٢٤۔ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: إِنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: كُنَّا نَقُوْلُ وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ حَيٌّ: أَفْضَلُ أُمَّةِ النَّبِيِّ ﷺ بَعْدَهُ أَبُوْ بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ عُثْمَانُ رضي الله عنهم. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

’’حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی حیاتِ ظاہری کے ایام میں کہا کرتے تھے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے بعد آپ ﷺ کی امت میں سے افضل ترین ابوبکر پھر عمر اور پھر عثمان رضی اللہ عنہم ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام ابوداود اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

٣٢١ / ٢٥۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ: خَيْرُ

الحديث رقم ٢٤: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: السنة، باب: في التفضيل، ٤ / ٢٠٦، الرقم: ٤٦٢٨، وابن أبي عاصم في السنة، ٢ / ٥٤٠، والخلال في السنة، ٢ / ٣٨٦، الرقم: ٥٤٩، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ١٠ / ١٣٨.

الحديث رقم ٢٥: أخرجه ابن ماجة في السنن، المقدمة، باب: فضل عمر، ←

النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَبُوْبَكْرٍ، وَخَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ، عُمَرُ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

''حضرت عبد اللہ بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا، آپ فرما رہے تھے: رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگوں میں سب سے افضل حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد سب سے افضل حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔'' اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٣٢٢ / ٢٦۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: بَيْنَما نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي بَيْتٍ فِي نَفَرٍ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ: فِيْهِمْ أَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ وَ عَلِيٌّ وَ طَلْحَةُ وَ الزُّبَيْرُ وَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، وَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لِيَنْهَضْ كُلُّ رَجُلٍ إِلَى كَفُئِهِ. وَ نَهَضَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى عُثْمَانَ، فَاعْتَنَقَهُ قَالَ: أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَ أَنْتَ وَلِيِّي فِي الْأَخِرَةِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ أَبُوْ يَعْلَى.

وَ قَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دفعہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مہاجرین کے ایک گروہ میں ایک گھر میں تھے اور اس گروہ میں حضرت

---

١ / ٣٩، الرقم: ١٠٦، وأبونعيم فى حلية الأولياء، ٧ / ١٩٩، ٢٠٠، و الخطيب فى تاريخ بغداد، ٥ / ٢١٣، الرقم: ٣٦٨٦.

الحديث رقم ٢٦: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣ / ١٠٤، الرقم: ٤٥٣٦، و أبو يعلى في المسند، ٤ / ٤٤، الرقم: ٢٠٥١، وأحمد بن حنبل فى فضائل الصحابة، ١: ٥٢٤، الرقم: ٨٦٨، و المناوي في فيض القدير، ٤ / ٣٠٢.

ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم بھی تھے تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہ ہر آدمی اپنے کفو کی طرف کھڑا ہوجائے اور خود حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عثمان کی طرف کھڑے ہوگئے اور انہیں اپنے گلے لگایا اور فرمایا: اے عثمان تو دنیا و آخرت میں میرا دوست ہے۔'' اس حدیث کو امام حاکم اور امام ابویعلی نے روایت کیا اور امام حاکم نے کہا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٣٢٣/ ٢٧۔ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيُمَانِ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَبْعَثَ إِلَى الْآفَاقِ رِجَالاً يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السُّنَنَ وَالْفَرَائِضَ كَمَا بَعَثَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ الْحَوَارِيِّيْنَ قِيْلَ لَهُ: فَأَيْنَ أَنْتَ مِنْ أَبِي بَكْرٍ وَّ عُمَرَ؟ قَالَ: إِنَّهُ لَا غِنَى بِي عَنْهُمَا، إِنَّهُمَا مِنَ الدِّيْنِ كَالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

''حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا: میں نے ارادہ کیا ہے کہ تمام آفاق (آس پاس کے علاقہ جات) میں کچھ لوگ بھیجوں جو لوگوں کو سنن و فرائض سکھائیں، جس طرح عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے حواریوں کو بھیجا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا (حضرت) ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں کیا خیال ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیشک اِن دونوں کے سوا میرے لئے کوئی چارہ نہیں، یقیناً یہ دونوں دین میں سمع و بصر (کان اور آنکھ) کا درجہ رکھتے ہیں۔'' اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

٣٢٤/ ٢٨۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: مَشَيْتُ مَعَ

الحديث رقم ٢٧: أخرجه الحاكم فی المستدرك، ١/ ٧٨، الرقم: ٤٤٤٨.

الحديث رقم ٢٨: أخرجه الحاكم فی المستدرك، ٣/ ١٤٦، الرقم: ٤٦٦١، ←

النَّبِيِّ ﷺ إِلَى امْرَأَةٍ فَذَبَحتْ لَنَا شَاةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَيَدْخُلَنَّ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَدَخل أَبُوْبَكْرٍ ﷺ ثُمَّ قَالَ: لَيَدْخُلَنَّ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَدَخل عُمَرُ ﷺ ثُمَّ قَالَ: لَيَدْخُلَنَّ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، اللّٰهُمَّ، إِنْ شِئْتَ فَاجْعَلْهُ عَلِيًّا، قَالَ: فَدَخَل عَلِيٌّ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ أَحْمَدُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک صحابیہ کے گھر گئے، اس نے ہمارے لیے بکری ذبح کی (وہاں) حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (ابھی یہاں) اہل جنت میں سے ایک شخص داخل ہو گا، پس تھوڑی دیر بعد حضرت ابو بکر ﷺ داخل ہوئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ (ابھی) اہل جنت میں سے ایک اور شخص داخل ہوگا پس تھوڑی دیر بعد حضرت عمر ﷺ داخل ہوئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ (ابھی) اہل جنت میں سے ایک اور شخص تمہارے پاس آئے گا (آپ نے یہ دعا بھی فرمائی) اے اللہ! اگر تیری رضا ہے تو آنے والا علی ﷺ ہو، راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر حضرت علی ﷺ داخل ہوئے۔'' اس حدیث کو امام حاکم اور امام احمد نے روایت کیا ہے نیز امام حاکم نے کہا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٣٢٥ / ٢٩۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنَّا نَعُدُّ وَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حَيٌّ

......وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣ / ٣٣١، الرقم: ١٤٥٩٠، والطيالسی فی المسند، ١ / ٢٣٤، الرقم: ١٦٧٤، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٨ / ٤١، الرقم: ٧٨٩٧، وابن أبي شيبة فی المصنف، ٦ / ٣٥١، الرقم: ٣١٩٥٢۔

الحديث رقم ٢٩: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ٢ / ١٤، الرقم: ٤٦٢٦، و ابن أبي شيبة فی المصنف، ٦ / ٣٤٩، الرقم: ٣١٩٣٦، و أبويعلی فی المسند، ١٠ / ١٦١، الرقم: ٥٧٨٤، والطبرانی فی المعجم الكبير، ١٢ / ٣٤٥، الرقم: ١٣٣٠١۔

وَأَصْحَابُهُ مُتَوَافِرُوْنَ: أَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَ عُثْمَانُ ثُمَّ نَسْكُتُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ أَبُوْيَعْلَى وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہری حیات طیبہ میں جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کافی تعداد میں تھے ہم اس طرح شمار کیا کرتے تھے۔ ''حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور پھر خاموش ہو جاتے تھے۔'' اس حدیث کو امام احمد، ابن ابی شیبہ، ابویعلی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣٢٦ / ٣٠۔ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ: خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اس امت میں سے بہتر حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔'' اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ، امام احمد اور امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣٢٧ / ٣١۔ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: حُبُّ أَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرَ وَ مَعْرِفَةُ فَضْلِهِمَا مِنَ السُّنَّةِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت شعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی محبت اور ان کے فضائل کی معرفت سنت ہے۔'' اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٣٠: أخرجه ابن أبي شيبة فى المصنف، ٦ / ٣٥١، الرقم: ٣١٩٥٠، و أحمد بن حنبل فى المسند، ١ / ١١٠، الرقم: ٨٨٠، و الطبرانى فى المعجم الأوسط، ١ / ٢٩٨، الرقم: ٩٩٢۔

الحديث رقم ٣١: أخرجه ابن أبي شيبة فى المصنف، ٦ / ٣٤٩، الرقم: ٣١٩٣٧۔

٣٢٨ / ٣٢۔ عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَنْ يُّؤَمَّرُ بَعْدَکَ؟ قَالَ: إِنْ تُؤَمِّرُوْا أَبَابَکْرٍ تَجِدُوْهُ أَمِيْنًا زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا رَاغِبًا فِي الْآخِرَةِ وَإِنْ تُؤَمِّرُوْا عُمَرَ تَجِدُوْهُ قَوِيًّا أَمِيْنًا، لَا يَخَافُ فِي اللهِ تَعَالَی لَوْمَةَ لَائِمٍ، وَإِنْ تُؤَمِّرُوْا عَلِيًّا تَجِدُوْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا يَأْخُذُ بِکُمُ الطَّرِيْقَ الْمُسْتَقِيْمَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاکِمُ.

’’حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! آپ کے بعد کسے امیر بنایا جائے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر تم ابوبکر کو امیر بناؤ گے تو تم اُنہیں امانت دار، دنیا سے کنارہ کشی اختیار کرنے والا اور آخرت میں رغبت رکھنے والا پاؤ گے اور اگر عمر کو امیر بناؤ گے تو انہیں ایسا قوی اور امین پاؤ گے جسے اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا کوئی خوف نہیں ہے اور اگر تم علی رضی اللہ عنہ کو امیر بناؤ گے تو انہیں ہدایت یافتہ اور ہدایت دینے والا پاؤ گے جو تمہیں سیدھے راستے پر چلائے گا۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد اور امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

٣٢٩ / ٣٣۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم ذَاتَ غَدَاةٍ بَعْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ فَقَالَ: رَأَيْتُ قُبَيْلَ الْفَجْرِ کَأَنِّي أُعْطِيْتُ

الحديث رقم٣٢: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ١ / ١٠٨، الرقم: ٨٥٩، والحاکم فی المستدرك، ٣ / ٧٣، الرقم: ٤٤٣٤، والبزار فی المسند، ٣ / ٣٣، الرقم:٧٨٣، والمقدسی فی الأحاديث المختارة، ٢ / ٨٦، الرقم: ٤٦٣۔

الحديث رقم ٣٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢ / ٧٦، الرقم: ٥٤٦٩، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦ / ٣٥٢، الرقم: ٣١٩٦٠، و في، ٦ / ١٧٦، الرقم: ٣٠٤٨٤، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ٥٨۔

الْمَقَالِيْدَ وَالْمَوَازِيْنَ. فَأَمَّا الْمَقَالِيْدُ فَهٰذِهِ الْمَفَاتِيْحُ، وَأَمَّا الْمَوَازِيْنُ، فَهِيَ الَّتِي تَزِنُوْنَ بِهَا، فَوُضِعْتُ فِي كِفَّةٍ وَوُضِعَتْ أُمَّتِي فِي كِفَّةٍ فَوُزِنْتُ بِهِمْ، فَرَجَحْتُ. ثُمَّ جِيْءَ بِأَبِي بَكْرٍ، فَوُزِنَ بِهِمْ، فَوَزَنَ ثُمَّ جِيْءَ بِعُمَرَ، فَوُزِنَ بِهِمْ، فَوَزَنَ، ثُمَّ جِيْءَ بِعُثْمَانَ فَوُزِنَ بِهِمْ، ثُمَّ رُفِعَتْ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک دن سورج طلوع ہونے کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ ہماری طرف تشریف لائے اور فرمایا: میں نے فجر سے تھوڑا پہلے خواب میں دیکھا گویا مجھے چابیاں اور ترازو عطاء کیے گئے۔ مقالید تو یہ چابیاں ہیں اور ترازو وہ ہیں جن کے ساتھ تم وزن کرتے ہو۔ پس مجھے ایک پلڑے میں رکھا گیا اور میری امت کو دوسرے پلڑے میں پھر وزن کیا گیا تو میرا پلڑا بھاری تھا۔ پھر ابوبکر صدیق کو لایا گیا پس ان کا وزن میری امت کے ساتھ کیا گیا تو ان کا پلڑا بھاری تھا۔ پھر عمر کو لایا گیا اور ان کا وزن میری امت کے ساتھ کیا گیا تو ان کا پلڑا بھاری تھا۔ پھر عثمان کو لایا گیا اور ان کا وزن میری امت کے ساتھ کیا گیا پھر وہ پلڑا اٹھا لیا گیا۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۳۳۰ / ۳۴۔ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، فَوَضَعَ ثَوْبَهُ بَيْنَ فَخِذَيْهِ، فَجَاءَ أَبُوْبَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ، فَأَذِنَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلَى هَيْئَتِهِ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ يَسْتَأْذِنُ فَأَذِنَ لَهُ عَلَى هَيْئَتِهِ، ثُمَّ جَاءَ

الحديث رقم ٣٤: أخرجه احمد بن حنبل فی المسند، ٦ / ٢٨٨، الرقم: ٢٦٥١٠، و الطبرانی فی المعجم الکبير، ٢٣ / ٢٠٥، و عبد بن حميد فی المسند، ١ / ٤٤٦، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ٩ / ٨١.

نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَأَذِنَ لَهُمْ ثُمَّ، جَاءَ عَلِيٌّ يَسْتَأْذِنُ فَأَذِنَ لَهُ وَ رَسُوْلُ اللهِ عَلَى هَيْئَتِهِ ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، فَتَجَلَّلَ ثَوْبَهُ ثُمَّ، أَذِنَ لَهُ، فَتَحَدَّثُوْا سَاعَةً، ثُمَّ خَرَجُوْا. وَ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، دَخَلَ عَلَيْکَ أَبُوْبَکْرٍ وَ عُمَرُ وَ عَلِيٌّ وَ أُنَاسٌ مِنْ أَصْحَابِکَ، وَ أَنْتَ عَلَى هَيْئَتِکَ لَمْ تَتَحَرَّکْ فَلَمَّا دَخَلَ عُثْمَانُ تَجَلَّلْتَ ثَوْبَکَ؟ فَقَالَ: أَلاَ أَسْتَحْيِ مِمَّنْ تَسْتَحْيِ مِنْهُ الْمَلاَئِکَةُ؟ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے پس آپ ﷺ نے اپنا (اوپر لپیٹنے کا) کپڑا اپنی مبارک رانوں پر رکھ لیا، اتنے میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے اور اندر آنے کے لئے اجازت طلب کی پس آپ ﷺ نے انہیں اندر آنے کی اجازت عنایت فرمائی اور آپ ﷺ اپنی اسی حالت میں رہے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے اور اجازت طلب کی پس آپ ﷺ نے انہیں بھی اجازت عنایت فرمائی اور آپ ﷺ اسی حالت میں رہے۔ پھر آپ ﷺ کے کچھ صحابہ آئے پس آپ ﷺ نے انہیں بھی اجازت عنایت فرمائی پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے اور اجازت طلب کی آپ ﷺ نے انہیں بھی اجازت عنایت فرمائی اور آپ ﷺ اپنی اسی حالت میں تشریف فرما رہے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آئے تو آپ ﷺ نے پہلے اپنے جسم اقدس کو کپڑے سے ڈھانپ لیا پھر انہیں اجازت عنایت فرمائی۔ پھر وہ صحابہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس کچھ دیر باتیں کرتے رہے پھر باہر چلے گئے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم آپ کی خدمت اقدس میں ابو بکر، عمر، علی اور دوسرے صحابہ کرام حاضر ہوئے لیکن آپ صلی اللہ علیک وسلم اپنی پہلی ہیئت میں تشریف فرما رہے جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیک وسلم نے اپنے جسم اقدس کو اپنے کپڑے سے ڈھانپ لیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں اس شخص سے حیاء نہ

کروں جس سے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں؟'' اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣٣١ / ٣٥۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: ثَـلَاثَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ أَصْبَحُ قُرَيْشٍ وَجُوْهًا، وَأَحْسَنُهَا أَخْـلَاقًا، وَأَثْبَتُهَا حَيَاءً، إِنْ حَدَّثُوْكَ لَمْ يَكْذِبُوْكَ، وَإِنْ حَدَّثْتَهُمْ لَمْ يُكَذِّبُوْكَ: أَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ وَأَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رضي الله عنهم. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْنُعَيْمٍ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: قریش میں سے تین افراد ایسے ہیں جو سب سے زیادہ روشن چہرے والے، سب سے زیادہ حسنِ اخلاق کے حامل اور حیاء کے اعتبار سے سب سے زیادہ ثابت قدم ہیں۔ اگر وہ تمہارے ساتھ بات کریں تو جھوٹ نہیں بولیں گے اور اگر تم اُن کے ساتھ بات کرو گے تو تمہیں نہیں جھٹلائیں گے، وہ حضرت ابوبکر، حضرت ابو عبیدہ بن الجراح اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہم ہیں۔'' اس حدیث کو امام طبرانی اور امام ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

٣٣٢ / ٣٦۔ عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: اقْتَدُوْا بِالَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِي أَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَأَبُوْنُعَيْمٍ.

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

الحديث رقم ٣٥: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١ / ٥٦، الرقم: ١٦، و أبو نعيم في حلية الأولياء، ١ / ٥٦.

الحديث رقم ٣٦: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٤ / ١٤٠، الرقم: ٣٨١٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨ / ١٥٣، وأبونعيم في حلية الأولياء، ٩ / ١٠٩.

تم میرے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی پیروی اور اقتداء کرنا۔‘‘ اس حدیث کو طبرانی، بیہقی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

۳۳۳/ ۳۷۔ عَنْ عَصْمَةَ قَالَ: قَدِمَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ بِإِبِلٍ لَهُ فَلَقِيَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَاشْتَرَاهَا مِنْهُ، فَلَقِيَهُ عَلِيٌّ فَقَالَ: مَا أَقْدَمَکَ قَالَ: قَدِمْتُ بِإِبِلٍ فَاشْتَرَاهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَالَ فَنَقَدَکَ قَالَ: لَا وَ لَکِنْ بِعْتُهَا مِنْهُ بِتَأْخِيْرٍ فَقَالَ عَلِيٌّ: ارْجِعْ فَقُلْ لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنْ حَدَثَ بِکَ حَدَثٌ مَنْ يَقْضِيْنِي مَالِي؟ وَ انْظُرْ مَا يَقُوْلُ لَکَ، فَارْجِعْ إِلَيَّ حَتَّى تُعَلِّمَنِي، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنْ حَدَثَ بِکَ حَدَثٌ فَمَنْ يَقْضِيْنِي قَالَ: أَبُوْبَکْرٍ فَأَعْلَمَ عَلِيًّا، فَقَالَ لَهُ: ارْجِعْ اسْأَلْهُ إِنْ حَدَثَ بِأَبِي بَکْرٍ حَدَثٌ فَمَنْ يَقْضِيْنِي فَسَأَلَهُ فَقَالَ: عُمَرُ فَجَاءَ فَأَعْلَمَ عَلِيًّا فَقَالَ لَهُ: ارْجِعْ فَسَلْهُ: إِذَا مَاتَ عُمَرُ فَمَنْ يَقْضِيْنِي؟ فَجَاءَ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَيْحَکَ إِذَا مَاتَ عُمَرُ، فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَمُوْتَ فَمُتْ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عصمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ کے اعرابیوں میں سے ایک اعرابی اونٹ لے کر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے اس سے وہ اونٹ خرید لیا، پس اس کے بعد وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ملا تو انہوں نے اس سے دریافت کیا کہ تو کس لئے آیا تھا؟ اس نے جواب دیا کہ میں ایک اونٹ لے کر آیا تھا جو کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے خرید لیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا: کیا تو نے نقد رقم کے

الحديث رقم۳۷: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۱۷/ ۱۸۰، الرقم: ۴۷۸، والحسيني في البيان و التعريف، ۲/ ۲۶۴، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۵/ ۱۷۹، والمناوي في فيض القدير، ۶/ ۳۶۶۔

بدلے میں اس کو فروخت کیا ہے؟ اس نے کہا نہیں بلکہ میں نے اسے ادھار رقم پر فروخت کیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: واپس جاؤ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کرو کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیك وسلم اگر آپ کو کچھ ہو جائے تو میرا مال مجھے کون دے گا اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو جواب دیں وہ واپس آ کر مجھے بتانا۔ وہ شخص واپس گیا اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیك وسلم! اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کچھ ہو جائے تو میری رقم مجھے کون دے گا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ابو بکر، وہ شخص واپس حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جواب بتایا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ واپس جاؤ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کرو کہ اگر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو کچھ ہو جائے تو پھر کون مجھ کو میرا مال دے گا پس اس شخص نے واپس جا کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عمر، وہ شخص واپس آیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جواب بتایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ واپس جاؤ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پھر پوچھو کہ اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ فوت ہو جائیں تو پھر کون مجھ کو میرا مال دے گا، اس نے جا کر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تجھے کیا ہو گیا ہے جب عمر فوت ہو جائے تو پھر تم بھی مرنے کی استطاعت رکھتے ہو تو مر جانا۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣٣٤ / ٣٨۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: أَرْحَمُ أُمَّتِي أَبُوْبَكْرٍ، وَ أَشَدُّهُمْ فِي اللهِ عُمَرُ، وَ أَكْرَمُ حَيَاءً عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، وَ أَقْضَاهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں سب سے زیادہ رحم دل ابو بکر ہیں اور اللہ کے دین کے معاملے میں سب سے زیادہ سخت عمر ہیں اور سب سے حیا دار عثمان بن عفان ہیں اور سب سے بہتر فیصلہ کرنے والے علی ہیں۔“ اس حدیث کو امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٣٨: أخرجه ابن عساكر فی تاريخ دمشق الكبير، ٤١ / ٦٤۔

اَلْبَابُ السَّابِعُ:

مَنَاقِبُ الْمُهَاجِرِيْنَ

﴿مہاجرین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مناقب﴾

www.MinhajBooks.com

www.MinhajBooks.com

١ـ فَصْلٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَءًا مِنَ الْأَنْصَارِ

﴿ فرمانِ رسول ﷺ: اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا ﴾

١/٣٣٥ـ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

''حضرت عبداللہ بن زید اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما، حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر ہجرت (کی فضیلت) نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے اور یہ الفاظ امام بخاری کے ہیں۔

الحديث رقم ١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التمنى، باب: مايجوز من اللو، ٦/٢٦٤٦، الرقم: ٦٨١٧-٦٨١٨، وفي كتاب: المناقب، باب: هجرة النبي ﷺ وأصحابه إلى المدينة، ٣/١٤١٥، ومسلم في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: بإعطاء المؤلفة قلوبهم على الإسلام، ٢/٧٣٨، الرقم: ١٠٦١، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: في فضل الأنصار و قريش، ٥/٧١٢، الرقم: ٣٨٩٩، وقال: هذا حديث حسن، وابن ماجة في السنن، المقدمة، باب: فضل الأنصار، ١/٥٨، الرقم: ١٦٤، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٨٥، الرقم: ٨٣١٩، والشافعي في المسند، ١/٢٨٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣١٥، الرقم: ٨١٥٤، ٩٢٩٨، ٩٣٥٣، وابن حبان في الصحيح، ١٦/٢٥٩، الرقم: ٧٢٦٩.

٣٣٦/ ٢۔ عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ: اللّٰهُمَّ، اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ، وَ لِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ، وَ لِأَزْوَاجِ الْأَنْصَارِ، وَ لِذَرَارِيِّ الْأَنْصَارِ كَرِشِي وَ عَيْبَتِي، وَ لَو أَنَّ النَّاسَ أَخَذُوْا شِعْبًا وَ أَخَذَتِ الْأَنْصَارُ شِعْبًا لَأَخَذْتُ شِعْبَ الْأَنْصَارِ، وَلَوْ لَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت انس رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی الله علیه وآله وسلم نے فرمایا: اے اللہ! انصار، اور انصار کے بیٹوں، اور انصار کی بیویوں اور انصار کی ذریت، وہ انصار جو میرے مخلص دوست اور ہم راز ہیں۔ ان کی مغفرت فرما اور اگر لوگ کسی ایک گھاٹی کی طرف چلتے اور انصار کسی اور گھاٹی کی طرف چلتے تو میں انصار کی گھاٹی کی طرف چلتا اور اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار میں سے ہی ایک شخص ہوتا۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣٣٧/ ٣۔ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ رضی الله عنه في رواية طويلة: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ، قَدْ بَلَغَنِي مِنْ حَدِيْثِكُمْ فِي هَذِهِ الْمَغَانِمِ الَّتِي آثَرْتُ بِهَا أُنَاسًا أَتَأَلَّفُهُمْ عَلَى الْإِسْلَامِ. لَعَلَّهُمْ أَنْ يَشْهَدُوْا بَعْدَ الْيَوْمِ، وَ قَدْ أَدْخَلَ اللهُ قُلُوْبَهُمُ الْإِسْلَامَ، ثُمَّ قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ، أَلَمْ

الحديث رقم٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ١٥٦، الرقم: ١٢٦١٦، ٣/ ٢١٦، الرقم: ١٣٢٩١، و في فضائل الصحابة، ٢/ ٧٩٨، الرقم: ١٤١٠، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢/ ١٤٩٣، ٦/ ١٤٧، الرقم: وفي المعجم الصغير، ١/ ٢٢١، الرقم: ٣٥٤.

الحديث رقم٣: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٧/ ١٥١، الرقم: ٦٦٦٥، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/ ٣٠.

يَمُنَّ اللهُ عَلَيْكُمْ بِالْإِيْمَانِ، وَ خَصَّكُمْ بِالْكَرَامَةِ، وَ سَمَّاكُمْ بِأَحْسَنِ الْأَسْمَاءِ أَنْصَارَ اللهِ وَ أَنْصَارَ رَسُوْلِهِ؟ وَ لَوْلاَ الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ، وَ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَ سَلَكْتُمْ وَادِيًا لَسَلَكْتُ وَادِيَكُمْ أَفَلاَ تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِهَذِهِ الْغَنَائِمِ: الشَّاةَ وَ النَعَمَ وَالبَعِيْرَ، وَ تَذْهَبُوْنَ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ فَلَمَّا سَمِعَتِ الْأَنْصَارُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالُوْا: رَضِيْنَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَ رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

’’حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ فرمایا: اے جماعت انصار! کیا اللہ تعالیٰ نے تمہیں دولت ایمان دے کر احسان نہیں فرمایا؟ اور تمہیں بزرگی اور کرامت سے نہیں نوازا؟ اور تمہارا نام بہترین نام انصار اللہ اور انصار رسول اللہ ﷺ رکھا اور اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں بھی انصار کا ایک فرد ہوتا اور اگر تمام لوگ ایک وادی کی طرف چلیں اور انصار دوسرے وادی کی طرف چلیں تو میں تمہاری وادی کی طرف چلوں گا۔ کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ لوگ بکریاں، بھیڑیں اور اونٹ لے کر جائیں اور تم رسول اللہ ﷺ کو لے کر جاؤ، جب انصار نے حضور نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان سنا تو عرض کیا: ہم راضی ہیں۔‘‘ اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقات ہیں۔

www.MinhajBooks.com

٢۔ فَصْلٌ فِي دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ لِلْمُهَاجِرِيْنَ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کا مہاجرین کے لئے دعا فرمانے کا بیان﴾

٣٣٨/٤۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:

لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَأَصْلِحِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ.

وفي رواية: فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ.

وفي رواية: فَأَكْرِمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ.

وفي رواية: اللَّهُمَّ إِنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الْآخِرَةِ، فَأَصْلِحِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت انس بن مالک ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ زندگی تو بس آخرت ہی کی زندگی ہے، سوتو انصار، اورمہاجرین کی اصلاح فرما۔

الحديث رقم٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: دعاء النبي ﷺ أصلح الأنصار والمهاجرة، ٣/١٣٨١، الرقم: ٣٥٨٤، ومسلم في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: غزوة الأحزاب وهي الخندق، ٣/١٤٣١، الرقم: ١٨٠٤-١٨٠٥، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: في مناقب أبي موسى الأشعري ﷺ، ٥/٦٩٤، الرقم: ٣٨٥٧، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٨٤، الرقم: ٨٣١٣-٨٣١٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٧٢، الرقم: ١٢٧٨٠، ١٣٩٥١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٤٠١، الرقم: ٣٢٣٧٩۔

اور ایک روایت میں ہے کہ پس تو انصار، اور مہاجرین کی مغفرت فرما۔

اور ایک روایت میں ہے: پس تو انصار اور مہاجرین کو عزت عطا فرما۔

اور ایک روایت میں ہے کہ اے اللہ، بھلائی تو صرف آخرت کی بھلائی ہے، سو تو انصار اور مہاجرین کی اصلاح فرما۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣٣٩/٥۔ عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: جَعَلَ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْأَنْصَارُ يَحْفِرُوْنَ الْخَنْدَقَ حَولَ الْمَدِيْنَةِ وَ يَنْقُلُوْنَ التُّرَابَ عَلَى مُتُونِهِمْ وَ يَقُولُوْنَ:

نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوا مُحَمَّدَا عَلَى الإِسْلَامِ مَا بَقِيْنَا أَبَدَا

وَالنَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم يُجِيْبُهُمْ وَيَقُوْلُ:

اللَّهُمَّ إِنَّهُ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَة فَبَارِكْ فِي الْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَة

الحديث رقم ٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: حفر الخندق، ٣/١٠٤٣، الرقم: ٢٦٧٩–٢٦٨٠، وفي كتاب: المناقب، باب: دعاء النبي صلى الله عليه وآله وسلم أصلح الأنصار والمهاجرة، ٣/١٣٨١، الرقم: ٣٥٨٥، وفي كتاب: المغازي، باب: غزوة الخندق وهي الأحزاب، ٤/١٥٠٤، الرقم: ٣٨٧٢–٣٨٧٤، وفي كتاب: الأحكام، باب: كيف يبايع الإمام الناس، ٦/٢٦٣٣، الرقم: ٦٧٧٥، ومسلم في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: غزوة الأحزاب وهي الخندق، ٣/١٤٣١، الرقم: ١٨٠٤، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: مناقب أبي موسى الأشعرى رضی الله عنه، ٥/٦٩٣، الرقم: ٣٨٥٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٨٥، الرقم: ٨٣١٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٨٧، ٢٠٥، الرقم: ١٢٩٧٤، ١٣١٤٩۔

وفي رواية: عَنْ سَهْلٍ ﷺ قَالَ: جَاءَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ نَحْفِرُ الْخَنْدَقَ وَ نَنْقُلُ التُّرَابَ عَلَى أَكْتَادِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: اللَّهُمَّ، لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ مہاجرین اور انصار مدینہ منورہ کے گرد خندق کھودنے میں مصروف تھے اور اپنی پشتوں پر مٹی لے جاتے ہوئے یہ شعر پڑھتے تھے: بک گئے ہیں ہم محمد مصطفیٰ ﷺ کے ہاتھ پر وقف ہے یہ زندگی ان کی غلامی کے لئے، یہ سماعت فرما کر شمع رسالت کی زبان مبارک پر اپنے پروانوں کے لئے یہ الفاظ جاری ہو جاتے: ’’اے اللہ، بھلائی نہیں مگر آخرت کی بھلائی، پس انصار و مہاجرین میں برکت عطا فرما۔‘‘

ایک اور روایت میں حضرت سہل ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہماری طرف تشریف لائے جبکہ ہم خندق کھود رہے تھے اور اپنے کندھوں پر مٹی اٹھا کر منتقل کر رہے تھے تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ، اصل زندگی تو آخرت کی زندگی ہے پس تو (اس زندگی میں سرخرو ہونے کیلئے) انصار و مہاجرین کی مغفرت فرما۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳۴۰/ ٦۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: كَانُوا يَرْتَجِزُوْنَ وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَعَهُمْ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ:

الحديث رقم٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: مقدم النبي ﷺ المدينة، ۳/ ۱٤۳۰، الرقم: ۳۷۱۷، ومسلم في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: غزوة الأحزاب وهي الخندق، ۳/ ٤۳۱، الرقم: ۱۸۰۵، وفي كتاب: المساجد ومواضع الصلاة، باب: ابتناء مسجد النبي ﷺ، ۱/ ۳۷۳، الرقم: ٥۲٤، وأبو داود في السنن، ←

اللّٰهُمَّ لَا خَيۡرَ إِلَّا خَيۡرُ الۡآخِرَة فَانۡصُرِ الۡأَنۡصَارَ وَالۡمُهَاجِرَة

مُتَّفَقٌ عَلَيۡهِ وَهٰذَا لَفۡظُ مُسۡلِمٍ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انصار و مہاجرین (خندق کھودتے وقت) رجزیہ اشعار پڑھ رہے تھے اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ان کے ساتھ (رجزیہ اشعار پڑھنے میں شریک) تھے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ فرما رہے تھے: اے اللہ، اصل بھلائی تو آخرت کی بھلائی ہے، پس تو انصار و مہاجرین کی مدد فرما۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے اور یہ الفاظ امام مسلم کے ہیں۔

۳۴۱ / ۷۔ عَنۡ سَعۡدِ بۡنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم:

كتاب: الصلاة، باب: في بناء المساجد، ١/ ١٢٣، الرقم: ٤٥٣، والنسائي في السنن، كتاب: المساجد، باب: نبش القبور واتخاذ أرضها مسجدا، ٢/ ٣٩، الرقم: ٧٠٢، وفي السنن الكبرى، ١/ ٢٥٩، الرقم: ٧٨١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ٢١١، الرقم: ١٣٢٣١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/ ٤٣٨، الرقم: ٤٠٩٣، وأبو عوانة في المسند، ١/ ٣٣٢، الرقم: ١١٧٧.

الحديث رقم٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: قول النبي صلی الله عليه وآله وسلم: اللهم أمض لأصحابي هجرتهم، ٣/ ١٤٣١، الرقم: ٣٧٢١، و في كتاب: المغازي، باب: حجة الوداع، ٤/ ١٦٠٠، الرقم: ٤١٤٧، و مسلم في الصحيح، كتاب: الوصية، باب: الوصية بالثلث، ٣/ ١٢٥٠، الرقم: ١٦٢٨، والترمذي في السنن، كتاب: الوصايا عن رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم، باب: ماجاء في الوصية بالثلث، ٤/ ٤٣٠، الرقم: ٢١١٦، و أبوداود في السنن، كتاب: الوصايا، باب: ماجاء في مَا لا يجوز للموصي في ماله، ٣/ ١١٢، الرقم: ٢٨٦٤، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/ ٢٦٨، الرقم: ١٠٩٢٩، و في عمل اليوم والليلة، ١/ ٥٨٧، الرقم: ١٠٩٠، ومالك في الموطأ، كتاب: الوصية، باب: الوصية في الثلث لا ←

اللَّهُمَّ، أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ ......الحديث.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ، میرے اصحاب کی ہجرت کو قبول فرما اور انہیں ان کی ایڑیوں پر واپس نہ لوٹانا ......الحدیث۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

www.MinhajBooks.com

...... تتعدى، ٢/٧٦٣، الرقم: ١٤٥٦، و أحمد بن حنبل في المسند، ١/١٧٩، الرقم: ١٥٤٦، و عبد الرزاق في المصنف، ٩/٦٤، وابن حبان في الصحيح، ١٠/٦٠، الرقم: ٤٢٤٩.

٣۔ فَصْلٌ فِيمَا جَاءَ فِي فَضْلِهِمْ

﴿فضیلتِ مہاجرین کا بیان﴾

٣٤٢/ ٨۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ أُوْصِي الْخَلِيْفَةَ بِالْمُهَاجِرِيْنَ الْأَوَّلِيْنَ أَنْ يَعْرِفَ لَهُمْ حَقَّهُمْ (و في رواية زاد: وَ أَنْ يَحْفَظَ لَهُمْ حُرْمَتَهُمْ)، وَ أُوْصِي الْخَلِيْفَةَ بِالْأَنْصَارِ ﴿الَّذِيْنَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيْمَانَ﴾ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُهَاجِرَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أَنْ يَقْبَلَ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَ يَعْفُوَ عَنْ مُسِيْئِهِمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت عمرو بن میمون روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں (آئندہ) خلیفہ کے لئے وصیت کرتا ہوں کہ وہ مہاجرین اولین کا حق پہنچانے (اور ایک روایت میں ہے کہ ان کی حرمتوں کی حفاظت کرے) اور خلیفہ کو انصار کے بارے میں بھی وصیت کرتا ہوں (جنہوں نے ان (مہاجرین) سے پہلے ہی شہر (مدینہ اور ایمان کو گھر بنا لیا تھا) حالانکہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہجرت کر کے ابھی یہاں تشریف بھی نہیں لائے تھے، پس اسے چاہیئے کہ وہ ان کے نیکوکاروں کی نیکیاں قبول کرے اور ان کے بروں سے درگزر کرے۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری اور امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: تفسير القرآن، باب: والذين تبوء الدار والإيمان، ٤/ ١٨٥٤، الرقم: ٤٦٠٦، و في كتاب: الجنائز، باب: ملجاء في قبر النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و أبي بكر و عمر، ١/ ٤٦٩، الرقم: ١٣٢٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/ ٤٣٦، الرقم: ٣٧٠٥٩، والخلال في السنة، ١/ ١١٦، الرقم: ٦٢، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤/ ٣٣٨، والشوكاني في نيل الأوطار، ٦/ ١٥٩.

۹/۳٤۳۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ فَرَضَ لِلْمُهَاجِرِيْنَ الْأَوَّلِيْنَ أَرْبَعَةَ آلَافٍ فِي أَرْبَعَةٍ وَفَرَضَ لِابْنِ عُمَرَ ثَلَاثَةَ آلَافٍ وَخَمْسَ مِائَةٍ فَقِيْلَ لَهُ: هُوَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ فَلِمَ نَقَصْتَهُ مِنْ أَرْبَعَةِ آلَافٍ؟ فَقَالَ: إِنَّمَا هَاجَرَ بِهِ أَبَوَاهُ يَقُوْلُ لَيْسَ هُوَ كَمَنْ هَاجَرَ بِنَفْسِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے ہجرت کرنے والوں کا چار ہزار درہم سالانہ وظیفہ چار قسطوں میں مقرر فرمایا اور عبداللہ بن عمر کا ساڑھے تین ہزار درہم سالانہ وظیفہ مقرر فرمایا۔ آپ سے کہا گیا: یہ بھی تو مہاجرین میں سے ہیں پھر آپ نے ان کا وظیفہ چار ہزار درہم سالانہ سے کیوں گھٹایا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے والدین اسے اپنے ساتھ ہجرت پر لے کر گئے تھے کہ یہ خود ہجرت پر گیا تھا (اس لیے اس کا وظیفہ دوسروں کی نسبت کم ہے)۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری اور امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۰/۳٤٤۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضي الله عنه قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم

الحديث رقم۹: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: هجرة النبي صلى الله عليه وآله وسلم وأصحابه إلى المدينة، ۳/۱٤۲٤، الرقم: ۳۷۰۰، والبيهقي في السنن الكبرى، ٦/۳٤۹، الرقم: ۱۲۷۷۲، والعسقلاني في فتح الباري، ۷/۲٥٤، وفي الإصابة، ۷/٦۸۰۔

الحديث رقم۱۰: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: هجرة النبي صلى الله عليه وآله وسلم و أصحابه إلى المدينة، ۳/۱٤۲۷، الرقم: ۳۷۰۸، و في كتاب: الهبة و فضلها، باب: فضل المنيحة، ۲/۹۲۸، الرقم: ۲٤۹۰، و أحمد بن حنبل في المسند، ۳/۱٤، الرقم: ۱۱۱۲۰، وابن الجارود في المنتقى، ۱/۲٥۷، الرقم: ۱۰۲۹، و أبو عوانة في المسند، ٤/٤۳۲، الرقم: ۷۲۱٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ۹/۱٥۔

فَسَأَلَهُ عَنِ الْهِجْرَةِ، فَقَالَ: وَيْحَکَ إِنَّ الْهِجْرَةَ شَأْنُهَا شَدِيْدٌ، فَهَلْ لَکَ مِنْ إِبِلٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَتُعْطِي صَدَقَتَهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَهَلْ تَمْنَحُ مِنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَتَحْلُبُهَا يَوْمَ وُرُوْدِهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ، فَإِنَّ اللهَ لَنْ يَتِرَکَ مِنْ عَمَلِکَ شَيْئًا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ الْجَارُوْدِ.

''حضرت حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہجرت کے متعلق پوچھنے لگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تجھ پر افسوس! یہ کام بڑا مشکل ہے۔ پھر فرمایا: اچھا بتا، کیا تیرے پاس اونٹ ہیں؟ اس نے عرض کیا: ہاں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے دریافت فرمایا: کیا تو ان کی خیرات دیتا ہے؟ اس نے عرض کیا: ہاں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا: کیا ان کے دودھ کی بھی خیرات کرتا ہے؟ اس نے عرض کیا: ہاں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا پانی پلانے کے دن بھی غریبوں میں دودھ بانٹتا ہے؟ اس نے عرض کیا: ہاں، ایسا ہی کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تو چاہے سمندر پار جا کر عمل کر لیکن تیری نیکیوں میں سے اللہ تعالیٰ ذرا بھی کمی نہیں فرمائے گا۔'' اس حدیث کو امام بخاری، احمد اور ابن جارود نے روایت کیا ہے۔

۳۴۵/ ۱۱۔ عَنْ أَبِي بَکْرٍ رضی الله عنه قَالَ: کُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم فِي الْغَارِ، فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِأَقْدَامِ الْقَوْمِ، فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ، لَوْ أَنَّ بَعْضَهُمْ طَأْطَأَ بَصَرَهُ رَآنَا قَالَ: اسْکُتْ يَا أَبَابَکْرٍ، اثْنَانِ اللهُ ثَالِثُهُمَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

الحديث رقم ۱۱: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب: المناقب، باب: هجرة النبي صلی الله عليه وآله وسلم أصحابه إلی المدينة، ۳/ ۱۴۲۷، الرقم: ۳۷۰۷، و في التاريخ الصغير، ۱/ ۳۲، الرقم: ۱۰۸، والعسقلاني في فتح الباري، ۷/ ۱۱، والمبارکفوري في تحفة الأحوذي، ۸/ ۳۹۲.

''حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں غار میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا۔ جب میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو کافروں کے قدم نظر آنے لگے۔ میں نے عرض کیا: اے نبی اللہ، اگر انہوں نے نیچے جھانک کر دیکھا تو ہمیں دیکھ لیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر! خاموش رہو کیونکہ ہم دونوں کے ساتھ تیسرا اللہ تعالیٰ ہے۔'' اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٣٤٦/ ١٢۔ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضي الله عنهما قَالَ: أَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَكَانَا يُقْرِئَانِ النَّاسَ فَقَدِمَ بِلَالٌ وَ سَعْدٌ وَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ ثُمَّ قَدِمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي عِشْرِيْنَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ فَمَا رَأَيْتُ أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ فَرِحُوا بِشَيءٍ فَرَحَهُمْ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ حَتَّى جَعَلَ الْإِمَاءُ يَقُلْنَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَمَا قَدِمَ حَتَّى قَرَأْتُ: ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْأَعْلَى﴾ [الأعلى، ٨٧:١]، فِي سُوَرٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِي وَأَحْمَدُ وَأَبُوْيَعْلَى.

''حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سب سے پہلے مدینہ منورہ میں ہمارے پاس جو آئے وہ حضرت مصعب بن عمیر اور حضرت ابن ام مکتوم تھے اور یہ دونوں احباب لوگوں کو قرآن کریم پڑھاتے تھے پھر حضرت بلال، حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت عمار بن یاسر آئے۔ ان کے بعد حضرت عمر بن خطاب آئے جو حضور نبی اکرم ﷺ کے بیس اصحاب کو ساتھ لائے تھے۔ پھر خود حضور نبی اکرم ﷺ تشریف فرما

الحديث رقم ١٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: مقدم النبي ﷺ و أصحابه إلى المدينة، ٣/ ١٤٢٨، الرقم: ٣٧١٠، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/ ٥١٣، الرقم: ١١٦٦٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/ ٢٩١، و أبويعلى في المسند، ٣/ ٢٦٢، الرقم: ١٧١٥.

ہوئے۔ میں نے اہل مدینہ کو اتنی خوشی مناتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا جتنی خوشی انہیں حضور نبی اکرم ﷺ کی تشریف آوری سے ہوئی۔ یہاں تک کہ لونڈیاں بھی یہی کہتی تھیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لے آئے۔ جب آپ ﷺ کی تشریف آوری ہوئی تو میں طوال مفصل کی سورتوں میں سے ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ سورت پڑھ چکا تھا۔'' اس حدیث کو امام بخاری، نسائی، احمد اور ابویعلی نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

٤۔ فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِهِمْ

﴿مہاجرین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے جامع مناقب کا بیان﴾

٣٤٧/١٣۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ، وَ لِكُلِّ امْرِیءٍ مَا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَ رَسُوْلِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَ رَسُوْلِهِ، وَ مَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيْبُهَا، أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا، فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ هَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

الحديث رقم١٣: أخرجه البخاري فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: ماجاءَ أَنَّ الأعمال بِالنِّيّةِ والحِسْبَةِ وَ لِكُلِّ امْرِیءٍ مَانَوَى، ١/٣٠، الرقم: ٥٤، وفي كتاب: العتق، باب: الخطا والنسيان في العتاقة والطلاق و نحوه ولا عتاقه إلا لوجه الله، ٢/٨٩٤، الرقم: ٢٣٩٢، وفى كتاب: المناقب، باب: هجرة النبي ﷺ وأصحابه إلى المدينة، ٣/١٤١٦، الرقم: ٣٦٨٥، وفى كتاب: الأيمان والنذور، باب: النية فى الأيمان، ٦/٢٤٦١، الرقم: ٦٣١١، وفى كتاب: الحيل، باب: فى ترك الحيل وأن لكل امرىء مانوى في الأيمان وغيرها، ٦/٢٥٥١، الرقم: ٦٥٥٣، وفى كتاب: بدء الوحي، باب: كيف كان بدء الوحي، ١/٣، الرقم: ١، و مسلم فى الصحيح، كتاب: الإمارة، باب: قوله إنما الأعمال بالنية وأنه يدخل فيه الغزو وغيره من الأعمال، ٣/١٥١٥، الرقم: ١٩٠٧، والترمذى فى السنن، كتاب: فضائل الجهاد عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فيمن يقاتل رياء وللدنيا، ٤/١٧٩، الرقم: ١٦٤٧، وأبو داود فى السنن، كتاب: الطلاق، باب: فيها عني به الطلاق والنيات، ٢/٢٦٢، الرقم: ٢٢٠١، والنسائى فى السنن، كتاب: الأيمان والنذور، باب: النية في اليمين، ٧/١٣، الرقم: ٣٧٩٤، وابن ماجة فى السنن، كتاب: الزهد، باب: النية، ٢/١٤١٣، الرقم: ٤٢٢٧۔

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے اور ہر شخص کے لئے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی، پس جس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف ہجرت کی اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کے لئے شمار ہوگی، اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لیے ہوئی تو اس کی ہجرت اسی کے لیے ہے جس کی طرف اس نے ہجرت کی۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور یہ الفاظ امام بخاری کے ہیں۔

۳۴۸ / ۱۴۔ عَنْ أَبِي مُوْسَى رضی اللہ عنہ قَالَ: بَلَغَنَا مَخْرَجُ النَّبِيِّ ﷺ وَ نَحْنُ بِالْيَمَنِ فَرَكِبْنَا سَفِيْنَةً فَأَلْقَتْنَا سَفِيْنَتُنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ فَوَافَقْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَأَقَمْنَا مَعَهُ حَتَّى قَدِمْنَا فَوَافَقْنَا النَّبِيَّ ﷺ حِيْنَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَكُمْ أَنْتُمْ يَا أَهْلَ السَّفِيْنَةِ هِجْرَتَانِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

’’حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہمیں حضور نبی اکرم ﷺ کے ہجرت فرمانے کی خبر پہنچی تو اس وقت ہم یمن میں تھے، پس ہم ایک کشتی میں سوار ہوئے، اس کشتی نے ہمیں حبشہ میں نجاشی تک پہنچا دیا۔ وہاں ہم نے حضرت جعفر بن ابی طالب کی سنگت اختیار کی اور ان کے ساتھ رہنے لگے۔ یہاں تک کہ ہم حضور نبی

الحديث رقم ١٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: هجرة الحبشة، ٣/ ١٤٠٧، الرقم: ٣٦٦٣، الرقم: ٣٦٦٣، وفي كتاب: المغازي، باب: غزوة خيبر، ٤/ ١٥٤٦، الرقم: ٣٩٩٠، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة رضی اللہ عنہم، باب: من فضائل جعفر بن أبي طالب وأسماء بنت عميس وأهل سفينتهم رضی اللہ عنہم، ٤/ ١٩٤٦، الرقم: ٢٥٠٢، والبزار في المسند، ٤/ ١٥٦، الرقم: ١٣٢٦، ٨/ ١٣٨، الرقم: ٣١٤٩، وأبويعلى في المسند، ١٣/ ٣٠٣، الرقم: ٧٣١٦.

اکرم ﷺ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوئے جب آپ ﷺ ہجرت فرما چکے تھے۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا: اے کشتی والو! تمہارے لیے دو ہجرتوں کا ثواب ہے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے اور الفاظ امام بخاری کے ہیں۔

٣٤٩/ ١٥۔ عَنْ أَبِي مُوسَى رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهْلِي أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَوْ هَجَرُ فَإِذَا هِيَ الْمَدِيْنَةُ يَثْرِبُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابوموسیٰ رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے خواب دیکھا میں مکہ سے ایسی زمین کی طرف ہجرت کر رہا ہوں جس میں بکثرت کھجور کے درخت ہیں، مجھے یہ گمان ہوا کہ شاید یہ جگہ یمامہ یا ہجر ہے لیکن وہ مدینہ نکلا جس کو (حضور نبی اکرم ﷺ کی آمد سے قبل) یثرب کہا جاتا تھا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣٥٠/ ١٦۔ عَنْ أَسْمَاءَ رضي الله عنها: أَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رضی الله عنه قَالَتْ: فَخَرَجْتُ وَأَنَا مُتِمٌّ فَأَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَنَزَلْتُ بِقُبَاءٍ فَوَلَدْتُهُ

الحديث رقم١٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ٣/ ١٣٢٦، الرقم: ٣٤٢٥، وفي كتاب: التعبير، باب: إذا رأى بقرا تنحر، ٦/ ٢٥٧٩، الرقم: ٦٦٢٩، ومسلم في الصحيح، كتاب: الرؤيا، باب: رؤيا النبي ﷺ، ٤/ ١٧٧٩، الرقم: ٢٢٧٢، وابن ماجة في السنن، كتاب: تعبير الرؤيا، باب: تعبير الرؤيا، ٢/ ١٢٩٢، الرقم: ٣٩٢١، وابن حبان في الصحيح، ١٤/ ١٧٥، الرقم: ٦٢٧٥-٦٢٧٦، وأبو يعلى في المسند، ١٣/ ٢٨٣، الرقم: ٧٢٩٨.

الحديث رقم١٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: هجرة النبي ﷺ وأصحابه إلى المدينة، ٣/ ١٤٢٢، الرقم: ٣٦٩٧، ومسلم في الصحيح، كتاب: الآداب، باب: استحباب تحنيك المولود عنه ←

بِقُبَاءٍ ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَوَضَعْتُهُ فِي حِجْرِهِ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا ثُمَّ تَفَلَ فِي فِيْهِ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ جَوفَهُ رِيقُ رَسُولِ اللهِ ﷺ ثُمَّ حَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ ثُمَّ دَعَا لَهُ وَبَرَّكَ عَلَيْهِ وَكَانَ أَوَّلَ مَوْلُوْدٍ وُلِدَ فِي الإِسْلَامِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے حاملہ تھیں (یعنی عبداللہ بن زبیر ابھی ان کے پیٹ میں تھے) فرماتی ہیں کہ جب میں مکہ سے نکلی تو میں پورے دنوں سے تھی، پھر میں مدینہ آئی اور قبا میں ٹھہری، اور قبا میں، میں نے عبداللہ (بن زبیر) کو جنم دیا، پھر میں انہیں لا کر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا، پھر آپ ﷺ نے کھجوریں منگائیں اور ان کو چبایا اور ان کے منہ میں اپنا لعاب دہن ڈالا اور ان کے پیٹ میں سب سے پہلے جو چیز داخل ہوئی وہ حضور نبی اکرم ﷺ کا لعاب دہن تھا، پھر آپ ﷺ نے کھجور کی گھٹی دی پھر ان کیلئے دعاء برکت فرمائی۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ وہ پہلے بچے تھے جو (ہجرت کے بعد) مسلمانوں میں پیدا ہوئے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣٥١/ ١٧۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها في رواية طويلة: قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أُرِيتُ دَارَ هِجْرَتِكُمْ ذَاتَ نَخْلٍ بَيْنَ لَابَتَيْنِ فَهَاجَرَ مَنْ هَاجَرَ

......ولادته وحمله إلى صالح يحنكه، ٣/ ١٦٩١، الرقم: ٢١٤٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/ ٣٤٧، الرقم: ٢٦٩٨٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٦/ ٢٠٤، الرقم: ١١٩٢٧، والشيباني في الآحاد والمثاني، ١/ ٤١٣، الرقم: ٥٧٥.

الحديث رقم١٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: هجرة الحبشة، ٣/ ١٤٠٥، وفي كتاب: الحوالات، باب: جوار أبي بكر في عهد النبي ﷺ و عقده، ٢/ ٨٠٣–٨٠٤، الرقم: ٢١٧٥، وابن ←

قِبَلَ الْمَدِيْنَةِ وَرَجَعَ عَامَّةُ مَنْ كَانَ هَاجَرَ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ إِلَى الْمَدِيْنَةِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ایک طویل روایت میں بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے تمہاری ہجرت کی جگہ دکھائی گئی ہے جو کھجوروں والی اور دو پتھریلے پہاڑوں کے درمیان وادی ہے۔ پس جس مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی اس نے (اللہ کی توفیق سے) ہجرت کی اور وہ عام لوگ جو (آپ ﷺ کے فرمان سے پہلے) حبشہ کی طرف ہجرت کر چکے تھے وہ (بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کے بعد) مدینہ کی طرف ہجرت کر گئے۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری اور امام ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

٣٥٢ / ١٨۔ عَنْ أَبِي وَائِلٍ يَقُوْلُ عُدْنَا خَبَّابًا ﷺ فَقَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ نُرِيْدُ وَجْهَ اللهِ. فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللهِ فَمِنَّا مَنْ مَضَى لَمْ يَأْخُذْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ نَمِرَةً فَكُنَّا

...... خزيمة في الصحيح، ١/١٣٣، الرقم: ٢٦٥، وابن حبان في الصحيح، ١٤/١٧٧-١٧٩، الرقم: ٦٢٧٧، والحاكم في المستدرك، ٣/٤، الرقم: ٤٢٦٢، وقال: هذا حديث صحيح، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/٩، وابن راهويه في المسند، ٢/٣٢٥، الرقم: ٨٤٩، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٤/٧٧٤، الرقم: ١٤٣١، ومحب الدين الطبري في الرياض النضرة، ١/٤٤١، الرقم: ٣٦٥.

الحديث رقم١٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: هجرة النبي ﷺ وأصحابه إلى المدينة، ٣/١٤١٥، الرقم: ٣٦٨٤، وفي كتاب: الرقاق، باب: فضل الفقر، ٥/٢٣٦٩، الرقم: ٦٠٨٣، والحميدي في المسند، ١/٨٤، الرقم: ١٥٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/٣٠٧، الرقم: ١٠٤٠٢، والزيلعي في نصب الراية، ٢/٢٦٤.

إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ بَدَا رَأْسُهُ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ نُغَطِّيَ رَأْسَهُ وَنَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ شَيْئًا مِنْ إِذْخِرٍ وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْحُمَيْدِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت ابو وائل بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا: ہم نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہجرت کی سو ہمارا اُجر بھی اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے۔ پس ہم میں سے بعض تو وہ ہیں جو اس دنیا سے اپنے اجر میں سے کوئی چیز وصول کیے بغیر رخصت ہو گئے، ان میں سے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ ہیں جو جنگ احد میں شہید ہوئے اور ترکہ میں صرف ایک کمبل چھوڑا تھا۔ جب اس کے ساتھ ہم ان کے سر کو ڈھانپتے تھے تو ان کے پاؤں ظاہر ہو جاتے تھے اور جب آپ کے پاؤں کو ڈھانپتے تو سر ننگا ہو جاتا تھا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا تھا کہ ہم آپ کا سر ڈھانپ دیں اور پیروں پر اذخر گھاس ڈال دیں اور ہم (مہاجرین) میں سے بعض وہ ہیں جن کے پھل پک گئے ہیں اور وہ انہیں توڑ رہے ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، حمیدی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

اَلْبَابُ الثَّامِنُ:

مَنَاقِبُ الْأَنْصَارِ

﴿انصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مناقب کا بیان﴾

www.MinhajBooks.com

١۔ فَصْلٌ فِي حُبِّ الْأَنْصَارِ مِنَ الإِيْمَانِ

﴿انصار کی محبت علامت ایمان ہے﴾

٣٥٣/ ١۔ عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: آيَةُ الإِيْمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ، وَ آيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْأَنْصَارِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وفي رواية عنه: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: آيَةُ الْمُنَافِقِ بُغْضُ الْأَنْصَارِ، وَ آيَةُ الْمُؤْمِنِ حُبُّ الْأَنْصَارِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: انصار سے محبت ایمان کی علامت ہے اور انصار سے بغض نفاق کی علامت ہے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

اور ایک دوسری روایت میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: منافق کی علامت انصار سے بغض رکھنا اور مومن کی علامت انصار سے محبت کرنا ہے۔'' اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: علامة الإيمان حب الأنصار، ١/ ١٤، الرقم: ١٧، و في كتاب: المناقب، باب: حب الأنصار، ٣/ ١٣٧٩، الرقم: ٣٥٧٢، و مسلم فى الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: الدليل على أن حب الأنصار و علي رضي الله عنه من الإيمان وعلاماته، ١/ ٨٥، الرقم: ٧٤، و النسائى في السنن، كتاب: الإيمان و شرائعه، باب: علامة الإيمان، ٨/ ١١٦، الرقم: ٥٠١٩، و في السنن الكبرى، ٥/ ٨٥، الرقم: ٨٣٣١،٦/ ٥٣٤، الرقم: ١١٧٥٠، و أحمد بن حنبل فى المسند، ٣/ ٧٠۔

٣٥٤/ ٢. عَنِ الْبَرَاءِ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ، أَوْ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اَلْأَنْصَارُ لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ (و في رواية للنسائي: وَلَايُبْغِضُهُمْ إِلَّا كَافِرٌ) فَمَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللهُ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، یا آپ نے کہا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: انصار سے صرف مومن محبت کرتا ہے اور ان سے بغض صرف منافق رکھتا ہے (اور امام نسائی کی روایت میں ہے کہ ان سے صرف کافر بغض رکھتا ہے) پس جس نے ان سے محبت رکھی اس سے اللہ نے محبت رکھی اور جس نے ان سے بغض رکھا اس سے اللہ نے بغض رکھا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

الحديث رقم ٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: حب الأنصار، ٣/ ١٣٧٩، الرقم: ٣٥٧٢، و مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: الدليل على أن حب الأنصار و علي ص من الإيمان و علاماته، ١/ ٨٥، الرقم: ٧٥، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: في فضل الأنصار و قريش، ٥/ ٧١٢، الرقم: ٣٩٠٠، وقال: هذا حديث صحيح، و ابن ماجة في السنن، المقدمة، باب: فضل الأنصار، ١/ ٥٧، الرقم: ١٦٣، و أحمد بن حنبل في المسند، ٤/ ٢٩٢، و في فضائل الصحابة، ٢/ ٨٠٧، الرقم: ١٤٥٥، و ابن مندة في الإيمان، ٢/ ٦٠٨، الرقم: ٥٣٤، إسناده صحيح، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ٣٩٨، الرقم: ٣٢٣٥٣، والطبراني في المعجم الأوسط، ٧/ ٩١، الرقم: ٦٩٤٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/ ١٩٠، الرقم: ١٥٠٩، والمروزي في تعظيم قدر الصلاة، ١/ ٤٥٦، الرقم: ٤٧٣.

٣٥٥ / ٣۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه: أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم رَأَى صِبْيَانًا وَ نِسَاءً مُقْبِلِيْنَ مِنْ عُرُسٍ فَقَامَ نَبِيُّ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم مُمْثِلًا فَقَالَ: اَللَّهُمَّ، أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ. اَللَّهُمَّ، أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ يَعْنِي: اْلأَنْصَارَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصار کے کچھ بچوں اور عورتوں کو شادی سے آتے ہوئے دیکھا، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (ان کیلئے) کھڑے ہو گئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے لوگوں میں سب سے زیادہ تم محبوب ہو، مجھے لوگوں میں سب سے زیادہ تم محبوب ہو، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مراد انصار تھے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣٥٦ / ٤۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ أَبِي سَعِيْدٍ رضي الله عنهما: أَنَّ رَسُوْلَ

الحديث رقم٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: قول النبي صلى الله عليه وآله وسلم للأنصار أنتم أحب الناس إلي، ٣ / ١٣٧٩، الرقم: ٣٥٧٤، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل الأنصار، ٤ / ١٩٤٨، الرقم: ٢٥٠٨، و أحمد بن حنبل في المسند، ٣ / ١٧٥، الرقم: ١٢٨٢٠، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦ / ٣٩٨، الرقم: ٣٢٣٥٠۔

الحديث رقم٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: الدليل على أن حب الأنصار و علي من الإيمان و علاماته، ١ / ٨٦، الرقم: ٧٦-٧٧، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: في فضل الأنصار وقريش، ٥ / ٧١٥، الرقم: ٣٩٠٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٥ / ٨٦، ٨٨، الرقم: ٨٣٢٣، ٨٣٣٣، و أحمد بن حنبل في المسند، ٣ / ٣٤، الرقم: ١١٣١٨، ١١٤٢٥، و ابن حبان في الصحيح، ١٦ / ٢٦٣، الرقم: ٧٢٧٤، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦ / ٤٠٠، الرقم: ٣٢٣٧٢-٣٢٣٧٣، وأبو يعلى في المسند، ٢ / ٢٨٧، الرقم: ١٠٠٧، والطيالسي في المسند، ١ / ٢٩٠، الرقم: ٢١٨٢۔

اللهِ ﷺ قَالَ: لَا يُبْغِضُ الْأَنْصَارَ رَجُلٌ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَومِ الآخِرِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ شخص جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ انصار سے بغض نہیں رکھتا۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، اور نسائی نے روایت کیا ہے اور امام ابو عیسیٰ نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٣٥٧/ ٥۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ أَحَبَّ الْأَنْصَارَ فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ، وَ مَنْ أَبْغَضَ الْأَنْصَارَ فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَ رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ وَ أَحْمَدُ فِي الْفَضَائِلِ وَ رِجَالُهُ ثِقَاتٌ وَ أَبُوْ نُعَيْمٍ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے انصار سے محبت کی پس اس نے میری محبت کی خاطر ان سے محبت کی اور جس شخص نے انصار سے بغض رکھا تو میرے بغض کی وجہ سے ان سے بغض رکھا۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال، بخاری و مسلم کے رجال ہیں اور امام

الحديث رقم٥: أخرجه الطبراني فى المعجم الأوسط، ١/ ٢٩٨، الرقم: ٩٩٩، و فى المعجم الكبير، ١٩/ ٣٤١، الرقم: ٧٨٩، و أبو نعيم عن البراء بن عازبص فى المسند المستخرج، ١/ ١٥٦، الرقم: ٢٣٥، و أحمد بن حنبل فى فضائل الصحابة، ٢/ ٧٩٢، الرقم: ١٤١٦، و العسقلاني في فتح البارى، ١/ ٦٣، و الخطيب فى تاريخ بغداد، ٧/ ١٧٣، الرقم: ٣٦١٤، و أبو زرعة في سؤالات البرذعى، ١/ ٥٧١، و الهيثمي فى مجمع الزوائد، ١٠/ ٣٩، و قال: و رجاله ثقات.

احمد نے اس کو روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقات ہیں اور امام ابونعیم نے بھی اس کو روایت کیا ہے۔

٣٥٨/٦۔ عَنْ عَبْدَةَ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ رضي الله عنها قَالَتْ: مَا كَانَ خَالِدٌ يَأْوِي إِلَى فِرَاشٍ إِلَّا وَ هُوَ يَذْكُرُ مِنْ شَوْقِهِ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَ إِلَى أَصْحَابِهِ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَ الْأَنْصَارِ يُسَمِّيْهِمْ وَ يَقُوْلُ: هُمْ أَصْلِي وَ فَصْلِي، وَ إِلَيْهِمْ يَحِنُّ قَلْبِي، طَالَ شَوْقِي إِلَيْهِمْ، فَعَجِّلْ رَبِّي، قَبْضِي إِلَيْکَ، حَتَّى يَغْلِبَهُ النَّوْمُ. رَوَاهُ أَبُوْنُعَيْمٍ.

''حضرت عبدہ بنت خالد بن معدان رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب بھی حضرت خالد رضی اللہ عنہ اپنے بستر پر لیٹتے تو وہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ اپنا شوقِ (ملاقات) ذکر کیا کرتے جو مہاجرین و انصار تھے ان کے نام لیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ میری اصل اور فصل (یعنی حسب و نسب) ہیں اور بس انہی کی طرف میرا دل مائل رہتا ہے۔ میرا شوق ان کی طرف طویل ہے۔ سو اے میرے رب! مجھے جلد اپنے پاس بلا (تاکہ ملاقاتِ محبوب ﷺ کا کچھ سامان ہو) یہاں تک کہ ان پر نیند غالب آ جاتی۔'' اس حدیث کو ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

الحديث رقم٦: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ٥/٢١٠، و ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ١٦/١٩٩، و الذهبي في سير أعلام النبلاء، ٤/٥٣٩، و المزي في تهذيب الكمال، ٨/١٧١، و القاضي عياض في الشفاء، ١/٤٩٦، الرقم: ١٢١٢.

٢۔ فَصْلٌ فِي نُصْرَةِ الْأَنْصَارِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿انصار کا حضور نبی اکرم ﷺ کی مدد و نصرت کرنے کا بیان﴾

٣٥٩ / ٧۔ عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَى الْخَنْدَقِ، فَإِذَا الْمُهَاجِرُوْنَ وَ الْأَنْصَارُ يَحْفِرُوْنَ فِي غَدَاةٍ بَارِدَةٍ، فَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ عَبِيْدٌ يَعْمَلُوْنَ ذَلِکَ لَهُمْ، فَلَمَّا رَأَى مَا بِهِمْ مِنَ النَّصَبِ وَ الْجُوْعِ، قَالَ:

اللَّهُمَّ إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشَ الآخِرَة فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَ الْمُهَاجِرَة

فَقَالُوا مُجِيْبِيْنَ لَهُ:

نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوا مُحَمَّدَا عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيْنَا أَبَدَا

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس رضی الله عنه روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ خندق کی طرف

الحديث رقم ٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: غزوة الخندق، وهي الأحزاب، ٤ / ١٥٠٤، الرقم: ٣٨٧٣، و في كتاب: الجهاد و السير، باب: التحريض على القتال، ٣ / ١٠٤٣، الرقم: ٢٦٧٩، و مسلم في الصحيح، كتاب: الجهاد و السير، باب: غزوة الأحزاب، وهي الخندق، ٣ / ١٤٣١، الرقم: ١٨٠٥، و ابن ماجة نحوه في السنن، كتاب: المساجد و الجماعات، باب: أن يجوز بناء المساجد، ١ / ٢٤٥، الرقم: ٧٤٢، و أحمد بن حنبل في المسند، ٣ / ٢٧٦، الرقم: ١٣٩٥١، و ابن حبان في الصحيح، ١٦ / ٢٤٩، الرقم: ٧٢٥٩، و ابن أبى شيبة في المصنف، ٦ / ٤٠٠، الرقم: ٣٢٣٧١۔

تشریف لے گئے مہاجرین و انصار سخت سردی میں صبح صبح ہی کھدائی میں لگ گئے۔ ان حضرات کے پاس کوئی خادم اور غلام نہ تھے جو ان کی طرف سے اس کام کو انجام دیتے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے ان کی مشقت اور بھوک کو دیکھ کر فرمایا: اے میرے اللہ! بلاشبہ زندگی تو آخرت کی زندگی ہے اور اے اللہ! ان انصار و مہاجرین کی مغفرت فرما! انصار و مہاجرین نے آپ ﷺ کی بات کا جواب دیتے ہوئے کہا: ہم وہ لوگ ہیں جنھوں نے محمد مصطفیٰ ﷺ کے ہاتھوں پر جہاد کی بیعت کی ہے جب تک ہم باقی رہیں۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣٦٠/٨. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه يَقُولُ: مَرَّ أَبُوبَكْرٍ وَالْعَبَّاسُ رضي الله عنهما بِمَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الْأَنْصَارِ وَهُمْ يَبْكُوْنَ، فَقَالَ: مَا يُبْكِيكُمْ؟ قَالُوا: ذَكَرْنَا مَجْلِسَ النَّبِيِّ ﷺ مِنَّا فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ مِنَّا فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ بِذَالِكَ قَالَ: فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَ قَدْ عَصَبَ عَلَى رَأْسِهِ حَاشِيَةَ بُرْدٍ قَالَ: فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ وَلَمْ

الحديث رقم٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: قول النبي ﷺ اقبلوا من محسنهم و تجاوزوا عن مسيئهم، ٣/١٣٨٣، الرقم: ٣٥٨٨، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل الأنصار، ٤/١٩٤٩، الرقم: ٢٥١٠، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول ﷺ، باب: في فضل الأنصار و قريش، ٥/٧١٥، الرقم: ٣٩٠٧، و قال: هذا حديث حسن صحيح، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٩١، الرقم: ٨٣٤٦، و في فضائل الصحابة، ١/٧١، الرقم: ٢٤١، و أحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٧٦، الرقم: ١٢٨٢٥، و في فضائل الصحابة، ٢/٦١٠، الرقم: ١٤٦٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٦/٣٧١، الرقم: ١٢٨٨٧.

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

يَصْعَدُهُ بَعْدَ ذٰلِکَ الْيَوْمِ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰی عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: أُوْصِيْکُمْ بِالْأَنْصَارِ فَإِنَّهُمْ کَرِشِي وَعَيْبَتِي وَقَدْ قَضَوُا الَّذِي لَهُمْ فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيْئِهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما انصار کی ایک مجلس کے پاس سے گزرے تو دیکھا وہ رو رہے تھے تو فرمایا: کیا چیز تمہیں رلا رہی ہے؟ تو انہوں نے کہا: ہمیں اپنی مجلسوں میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیٹھنا یاد آ رہا ہے تو وہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور ساری صورتحال عرض کی۔ اس پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (حجرۂ مبارک) سے باہر تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چادر مبارک کا ایک سرا سرِ اقدس پر پٹی کی طرح باندھ رکھا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور یہ آخری بار آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے تھے، اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر جلوہ افروز نہیں ہوئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کر کے فرمایا: میں تمہیں انصار کے بارے میں نیک سلوک کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ میرا معدہ اور زنبیل ہیں (یعنی میرے خاص محرم راز ہیں)۔ ان پر جو فرائض تھے وہ ادا کر چکے اور ان کا حق باقی ہے لہٰذا ان کے نیک لوگوں کی نیکی قبول کرنا اور جو ان میں سے قصوروار ہوں ان سے درگزر کرنا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور الفاظ امام بخاری کے ہیں۔

۳۶۱ / ۹۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ الْمِقْدَادُ يَوْمَ بَدْرٍ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّا لَا نَقُوْلُ لَکَ کَمَا قَالَتْ بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ لِمُوْسٰی:

الحديث رقم ۹: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب: تفسير القرآن، باب: قوله: فاذهب أنت و ربك فقاتلا إنا هاهنا قاعدون، ٤ / ١٦٨٤، الرقم: ٤٣٣٣، و النسائي في السنن الکبری، ٦ / ٣٣٣، الرقم: ١١١٤٠، و أحمد بن حنبل في المسند، ٤ / ٣١٤، الرقم: ١٨٠٧٣، و ابن أبي عاصم في الجهاد، ٢ / ٥٥٥، الرقم: ٢٢٠، و قال: إسناده حسن.

﴿فَاذْهَبْ أَنْتَ وَ رَبُّکَ فَقَاتِلاَ إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُونَ﴾ [المائدة، ٥:٢٤]، وَلٰكِنِ امْضِ وَ نَحْنُ مَعَکَ فَكَأَنَّهُ سُرِّيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.و

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ بدر کے وقت حضرت مقداد رضی اللہ عنہ بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں یوں عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ، ہم آپ سے وہ بات ہرگز نہیں کہیں گے جو بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہی تھی کہ ''آپ اور آپ کا رب دونوں جا کر لڑیں، ہم یہاں بیٹھے ہیں۔'' بلکہ آپ ﷺ تشریف لے چلیں، ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ کو ان کے اس جواب سے بہت خوشی و مسرت ہوئی۔'' اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

٣٦٢ / ١٠۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: شَهِدْتُ مِنَ الْمِقْدَادِ مَشْهَدًا لَأَنْ أَكُونَ أَنَا صَاحِبَهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَ كَانَ رَجُلًا فَارِسًا قَالَ: فَقَالَ: أَبْشِرْ يَا نَبِيَّ اللهِ، وَ اللهِ لَا نَقُولُ لَکَ كَمَا قَالَتْ بَنُو إِسْرَائِيْلَ لِمُوسَى علیہ السلام: ﴿اذْهَبْ أَنْتَ وَ

الحديث رقم ١٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: قول الله تعالى: إذ تستغيثون ربكم فاستجاب لكم أني ممدكم بألف من الملائكة مردفين الخ، ٤/ ١٤٥٦، الرقم: ٣٧٣٦ و أحمد بن حنبل في المسند، ١/ ٤٥٧، الرقم: ٤٣٧٦، والبزار في المسند، ٤/ ٢٨٥، الرقم: ١٤٥٥، ١/ ٣٨٩، الرقم: ٣٦٩٨، ٤٠٧٠، والحاكم في المستدرك، و قال: هذا حديث صحيح الإسناد، ٣/ ٣٩٢، الرقم: ٥٤٨٦، و الطبراني في المعجم الكبير بإسناد جيد، ١٧/ ١٢٤، الرقم: ٣٠٦، و الشاشي في المسند، ٢/ ١٩٧، الرقم: ٧٦٦ و ابن أبي عاصم في الجهاد، ٢/ ٥٥٦، الرقم: ٢٢١، و قال: إسناده صحيح.

رَبُّکَ فَقَاتِلا إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُوْنَ﴾ وَلٰکِنِ الَّذِي بَعَثَکَ بِالْحَقِّ لَنَکُونَنَّ بَيْنَ يَدَيْکَ، وَ عَنْ يَمِيْنِکَ وَ عَنْ شِمَالِکَ وَ مِنْ خَلْفِکَ حَتّٰی يَفْتَحَ اللهُ عَلَيْکَ. فَرَأَيْتُ وَجْهَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يُشْرِقُ لِذَالِکَ وَ سَرَّهُ ذٰلِکَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْحَاکِمُ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالْبَزَّارُ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کا ایک ایسا منظر دیکھا کہ اس منظر کا مالک ہونا میرے لیے دنیا کی ہر چیز سے بڑھ کر محبوب ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ (یعنی حضرت مقداد رضی اللہ عنہ) حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہ ایک بہادر (گھڑ سوار) شخص تھے، انہوں نے عرض کیا: یا نبی اللہ! آپ کو خوشخبری ہو خدا کی قسم! ہم آپ کو اس طرح نہیں کہیں گے جس طرح بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا کہ (آپ اور آپ کا رب جائیں اور جا کے قتال کریں ہم تو یہاں بیٹھے ہوئے ہیں) لیکن اس ذات کی قسم! جس نے حق کے ساتھ آپ کو مبعوث فرمایا ہے ہم (قتال میں) آپ کے سامنے دائیں طرف اور بائیں طرف اور آپ کے پیچھے ہوں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ آپ کو فتح عطا فرما دے، پس میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کا چہرہ اقدس دیکھا کہ وہ خوشی سے چمک اٹھا اور آپ ﷺ کو اس بات نے بہت خوش کیا۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری، احمد، حاکم اور بزار نے روایت کیا ہے اور الفاظ امام حاکم کے ہیں۔

٣٦٣/ ١١۔ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ شَاوَرَ حِيْنَ بَلَغَهُ

الحديث رقم ١١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: غزوة بدر، ٣/ ١٤٠٣، الرقم: ١٧٧٩، و أحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ٢٥٧، الرقم: ١٣٧٢٩، ٣/ ٢١٩-٢٢٠، الرقم: ١٣٣٢٠- ١٣٣٢١، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٧/ ٣٦٢، الرقم: ٣٦٧٠٨، و أبو عوانة في المسند، ٤/ ٢٨٣، الرقم: ٦٧٦٧، و ابن عساكر في تاريخ دمشق ←

إِقْبَالُ أَبِي سُفْيَانَ. قَالَ: فَتَكَلَّمَ أَبُوبَكْرٍ رضي الله عنه فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ تَكَلَّمَ عُمَرُ رضي الله عنه فَأَعْرَضَ عَنْهُ، فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رضي الله عنه فَقَالَ: إِيَّانَا تُرِيْدُ يَا رَسُولَ اللهِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نُخِيْضَهَا الْبَحْرَ لَأَخَضْنَاهَا، لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نَضْرِبَ أَكْبَادَهَا إِلَى بَرْكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا، قَالَ: فَنَدَبَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم النَّاسَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب ابوسفیان کے تجارتی قافلہ کی آمد کا پتہ چلا تو صحابہ کرام سے مشورہ کیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کچھ کہنا چاہا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منہ پھیر لیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کچھ کہنا چاہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی طرف سے بھی منہ پھیر لیا۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا آپ ہم لوگوں سے جواب لینا چاہتے ہیں؟ تو قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر آپ ہمیں حکم دیں کہ ہم اپنی سواریاں سمندر میں ڈال دیں تو ہم سمندر میں ڈال کر رہیں گے اور اگر آپ حکم دیں کہ ہم اپنی اونٹنیوں کے سینے برک الغماد پہاڑ سے جا ماریں تو ہم ایسا ضرور کر کے رہیں گے اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو دعوت (جہاد) دی۔''

اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٣٦٤/ ١٢ـ عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: يَا مَعْشَرَ

...... الكبير، ٦٠/ ١٥٩، ٢٠/ ٢٥٠، و النووي في شرح على صحيح مسلم، ١٢/ ١٢٤، و المزي في تهذيب الكمال، ١٠/ ٢٨٠، و الشوكاني في نيل الأوطار، ٨/ ٤٥.

الحديث رقم١٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: غزوة الطائف في شوال سنة ثمان، ٤/ ١٥٧٤، الرقم: ٤٠٧٥، و مسلم في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: إعطاء المؤلفة لقلوبهم على الإسلام، ←

الْأَنْصَارِ، أَلَمْ آتِكُمْ ضُلَّالًا فَهَدَاكُمُ اللهُ ﷻ بِي؟ أَلَمْ آتِكُمْ مُتَفَرِّقِيْنَ فَجَمَعَكُمُ اللهُ بِي؟ أَلَمْ آتِكُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ اللهُ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ بِي؟ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: أَفَلَا تَقُولُونَ جِئْتَنَا خَائِفًا فَآمَنَّاکَ، وَ طَرِيْدًا فَآوَيْنَاکَ، وَ مَخْذُولًا فَنَصَرْنَاکَ. فَقَالُوا: بَلْ لِلّٰهِ تَبَارَکَ وَ تَعَالَى الْمَنُّ بِهِ عَلَيْنَا وَ لِرَسُولِهِ ﷺ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ نَحْوَهُ فِي حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ زَيْدٍ، وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت انس رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے گروہ انصار کیا میں تمہارے پاس اس وقت نہیں آیا جب تم راہ راست سے بھٹکے ہوئے تھے پس اللہ تعالیٰ نے میرے سبب تمہیں ہدایت عطا فرمائی؟ کیا میں تمہارے پاس اس وقت نہیں آیا جب تم مختلف گروہوں میں بٹے ہوئے تھے، پس اللہ تعالیٰ نے میری وجہ سے تمہیں جمع فرما دیا؟ کیا میں تمہارے پاس وقت نہیں آیا جب تم باہم دشمن تھے پھر اللہ تعالیٰ نے میری وجہ سے تمہارے دلوں میں الفت پیدا فرما دی؟ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں، یا رسول اللہ! پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم یہ کیوں نہیں کہتے کہ آپ ہمارے پاس حالتِ خوف میں تشریف لائے پس ہم نے آپ کو امن دیا، اور آپ ہمارے پاس اس وقت تشریف لائے جب آپ کی قوم نے آپ کو ملک بدر کر دیا تو ہم نے آپ کو پناہ دی، اور آپ ہمارے پاس حالت شکست میں تشریف لائے تو ہم نے آپ کی مدد و نصرت کی۔ انہوں نے عرض

------- ۲/ ۷۳۸، الرقم: ۱۰۶۱، والنسائي في السنن الکبرى، ۵/ ۹۱، الرقم: ۸۳۴۷، وفي فضائل الصحابة، ۱/ ۷۲، الرقم: ۲۴۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/ ۱۰۴، الرقم: ۱۲۰۴۰، وفي فضائل الصحابة، ۲/ ۸۰۰، الرقم: ۱۴۳۵، وابن حبان في الثقات، ۲/ ۸۱، والعسقلاني في فتح الباري، ۸/ ۵۱.

کیا: (یہ آپ پر ہمارا کوئی احسان نہیں) بلکہ (آپ کا ہمارے پاس تشریف لانا) تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا ہم پر احسان ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری و مسلم نے طویل روایت میں حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کے طریق سے روایت کیا ہے اور امام نسائی، احمد اور ابن حبان نے بھی اسے روایت کیا ہے۔ یہ الفاظ امام احمد کے ہیں۔

٣٦٥/ ١٣۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اسْتَشَارَ النَّبِيُّ ﷺ مَخْرَجَهُ إِلَی بَدْرٍ، فَأَشَارَ عَلَيْهِ أَبُوْبَکْرٍ، ثُمَّ اسْتَشَارَ عُمَرَ، فَأَشَارَ عَلَيْهِ عُمَرُ، ثُمَّ اسْتَشَارَهُمْ فَقَالَ بَعْضُ الْأَنْصَارِ: إِيَّاکُمْ يُرِيْدُ نَبِيُّ اللهِ ﷺ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ قَائِلُ الْأَنْصَارِ: تَسْتَشِيْرُنَا يَا نَبِيَّ اللهِ، إِنَّا لَا نَقُولُ لَکَ کَمَا قَالَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ لِمُوسَی علیہ السلام: ﴿اذْهَبْ أَنْتَ وَ رَبُّکَ فَقَاتِلاَ إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُوْنَ﴾ وَلَکِنِ الَّذِي بَعَثَکَ بِالْحَقِّ، لَوْ ضَرَبْتَ أَکْبَادَهَا إِلَی بَرْکِ الغِمَادِ لَا تَّبَعْنَاکَ أَبْنَاءَ الْأَنْصَارِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ.

وَقَالَ ابْنُ کَثِيْرٍ: هَذَا إِسْنَادٌ ثُلَاثِيٌّ صَحِيْحٌ عَلَی شَرْطِ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے غزوہ بدر میں تشریف لے جانے کے لئے صحابہ کرام سے رائے لی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رائے دے دی، پھر آپ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے رائے لی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رائے دے دی۔

الحديث رقم١٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ١٨٨، الرقم: ١٢٩٧٧، و النسائي في السنن الکبری، ٥/ ٩٢، ١٧٠، الرقم: ٨٣٤٨، ٨٥٨٠، و ابن حبان في الصحيح، ١١/ ٢٣، الرقم: ٤٧٢١، و أبو يعلی في المسند، ٦/ ٤٠٧، الرقم: ٣٧٦٦، ٣٨٠٣، و البيهقي في السنن الکبری، ١٠/ ١٠٩، و ابن أبي عاصم في الجهاد، و قال: حديث صحيح، ٢/ ٥٥٧، الرقم: ٢٢٢۔

آپ ﷺ نے پھر ان (عام صحابہ رضوان اللہ علیہم) سے رائے لی۔ انصار میں سے بعض لوگوں نے کہا کہ اے انصاری بھائیو! حضور نبی اکرم ﷺ تم لوگوں سے رائے لینا چاہتے ہیں۔ یہ سن کر انصار کے ترجمان نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہم سے مشورہ لینا چاہتے ہیں ہم اس طرح نہیں کہیں گے جس طرح بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا کہ: ''آپ اور آپ کا رب جا کر جہاد کریں، ہم تو یہاں بیٹھے ہیں۔'' لیکن قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اگر آپ ان سواریوں (گھوڑوں) کے سینے برک غماد پہاڑ سے ٹکرائیں گے تو ہم انصار کے بیٹے جب بھی آپ کی پیروی کریں گے۔'' اس حدیث کو امام احمد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ اور امام ابن کثیر فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی اسناد ثلاثی ہے اور صحیح حدیث کی شرط پر صحیح ہے۔

٣٦٦ / ١٤۔ عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه قَالَ: مَكَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِيْنَ يَتْبَعُ النَّاسَ فِي مَنَازِلِهِمْ: بِعُكَاظٍ وَ مَجَنَّةَ، وَ فِي الْمَوَاسِمِ بِمِنًى يَقُوْلُ: مَنْ يُؤْوِيْنِي؟ مَنْ يَنْصُرُنِي؟ حَتَّى أُبَلِّغَ رِسَالَةَ رَبِّي وَلَهُ الْجَنَّةُ؟ حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَيَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ أَوْ مِنْ مُضَرَ فَيَأْتِيْهِ قَوْمُهُ فَيَقُوْلُوْنَ: احْذَرْ غُلَامَ قُرَيْشٍ لَا يُفْتِنُکَ، وَ يَمْشِي بَيْنَ رِحَالِهِمْ وَهُمْ يُشِيْرُوْنَ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ، حَتَّى بَعَثَنَا اللهُ إِلَيْهِ مِنْ يَثْرِبَ فَآوَيْنَاهُ وَ صَدَّقْنَاهُ، فَيَخْرُجُ الرَّجُلُ مِنَّا فَيُؤْمِنُ بِهِ وَ يُقْرِئُهُ الْقُرْآنَ، فَيَنْقَلِبُ إِلَى أَهْلِهِ فَيُسْلِمُوْنَ

الحديث رقم ١٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣ / ٣٢٢، الرقم: ١٤٤٩٦، ١٤٦٩٤، و ابن حبان في الصحيح، ١٤ / ١٧٢، الرقم: ٦٢٧٤، والحاكم في المستدرك، ٢ / ٦٨١، الرقم: ٤٢٥١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨ / ١٤٦، ٩ / ٩، والفاكهي في أخبار مكة، ٤ / ٢٣٢، الرقم: ٢٥٣٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٦ / ٤٦، و في موارد الظمآن، ١ / ٤٠٨، الرقم: ١٦٨٦.

بِإِسْلَامِهِ، حَتَّى لَمْ يَبْقَ دَارٌ مِنْ دُورِ الْأَنْصَارِ إِلَّا وَ فِيهَا رَهْطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يُظْهِرُونَ الإِسْلَامَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ میں دس سال اس طرح گزارے کہ لوگوں کے پاس ان کے ٹھکانوں پر (دعوتِ حق پہنچانے) جایا کرتے تھے، عکاظ اور مجنہ کے بازاروں میں اور حج کے دنوں میں منی میں تشریف لے جاتے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے کون مجھے ٹھکانا دے گا؟ اور کون میری مدد کو تیار ہے؟ کہ میں اپنے رب کا پیغام پہنچا دوں اور اس نصرت کرنے والے کے لئے جنت ہے۔ یہاں تک کہ اگر کوئی آدمی یمن یا قبیلہ مضر سے مکہ آنے کا ارادہ کرتا تو اس کے پاس اس کی برادری والے اور قریبی رشتہ دار آ کر کہتے: اُس قریشی نوجوان سے بچ کر رہنا، ایسا نہ ہو کہ تمہیں فتنہ میں ڈال دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن خیموں کے درمیان سے گزرتے، لوگ آپ کی طرف انگلیوں سے اشارہ کرتے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یثرب (مدینہ منورہ) سے ہم لوگوں کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پناہ دی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کی۔ ہمارا آدمی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لاتا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے قرآن پڑھاتے، جب وہ گھر واپس آتا اس کے قبول اسلام کی وجہ سے لوگ مسلمان ہو جاتے۔ یہاں تک کہ انصار کے گھروں میں سے کوئی گھرانہ ایسا نہ بچا جس میں آٹھ نو مسلمان اسلام ظاہر کرنے والے نہ ہوں۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد، ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے اور حاکم فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٣٦٧/ ١٥- عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ في رواية طويلة: قَالَ: ائْتَمَرُوا جَمِيعًا (أي

الحديث رقم١٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ٣٢٢، الرقم: ١٤٤٩٦، ١٤٦٩٤، و ابن حبان في الصحيح، ١٤/ ١٧٢، الرقم: ٦٢٧٤، والحاكم في المستدرك، ٢/ ٦٨١، الرقم: ٤٢٥١، والبيهقي في ـــ

الْأَنْصَارُ)، فَقُلْنَا: حَتَّى مَتَى نَتْرُكُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُطْرَدُ فِي جِبَالِ مَكَّةَ وَ يَخَافُ؟ فَرَحَلَ إِلَيْهِ مِنَّا سَبْعُونَ رَجُلًا حَتَّى قَدِمُوا عَلَيْهِ فِي الْمَوَاسِمِ، فَوَاعَدْنَاهُ شِعْبَ الْعَقَبَةِ فَاجْتَمَعْنَا عَلَيْهِ مِنْ رَجُلٍ وَ رَجُلَيْنِ حَتَّى تَوَافَيْنَا، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ، (عَلَامَ) نُبَايِعُکَ؟ قَالَ: تُبَايِعُونِي عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي النَّشَاطِ وَالْکَسَلِ، وَالنَّفَقَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ، وَ عَلَى الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْکَرِ، وَ أَنْ تَقُولُوا فِي اللهِ لَا تَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَ عَلَى أَنْ تَنْصُرُوْنِي فَتَمْنَعُوْنِي إِذَا قَدِمْتُ عَلَيْکُمْ مِمَّا تَمْنَعُوْنَ مِنْهُ أَنْفُسَکُمْ وَ أَزْوَاجَکُمْ وَ أَبْنَاءَکُمْ وَلَکُمُ الْجَنَّةُ قَالَ: فَقُمْنَا إِلَيْهِ فَبَايَعْنَاهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاکِمُ.

وَقَالَ الْحَاکِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ (ہجرت مدینہ سے قبل) ایک روز ہم سب (انصار) نے مشورہ کیا اور یہ کہا کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کو مکہ میں اس حالت میں کب تک چھوڑے رکھیں گے کہ آپ ﷺ پہاڑوں اور وادیوں میں گشت کریں اور لوگوں کے خوف و خطر میں مبتلا رہیں چنانچہ ہم میں سے ستر آدمی موسم حج میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے آپ ﷺ سے بات چیت کرنے کے لئے عقبہ کی گھاٹی طے کی۔ ہم گھاٹی میں ایک ایک دو دو کر کے جمع ہو گئے۔ جب رسول اللہ ﷺ سے ملاقات ہوئی۔ ہم نے عرض کیا: ہم آپ ﷺ سے کس چیز پر بیعت

السنن الکبری، ٨/ ١٤٦، ٩/ ٩، والفاکهي في أخبار مکة، ٤/ ٢٣٢، الرقم: ٢٥٣٩، والهيثمی في مجمع الزوائد، ٦/ ٤٦، و في موارد الظمآن، ١/ ٤٠٨، الرقم: ١٦٨٦.

کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ مجھ سے اس بات پر بیعت کرو کہ ہر حال میں تم (میری بات) سنو اور میری اطاعت کرو، خواہ جی چاہے یا نہ چاہے، تنگی اور فراخی دونوں حالتوں میں خرچ کرو، بھلی باتوں کا حکم کرو اور بری باتوں سے روکو۔ لوگوں میں اللہ کے احکام کا چرچا کرنا اور اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈرنا، تم لوگ میری مدد کرنا جب میں تمہارے پاس آ جاؤں، میری حفاظت اس طرح سے کرنا جس طرح سے کہ تم اپنی اور اپنی اولاد اور ازواج کی حفاظت کرتے ہو اور اگر تم نے ایسا کر لیا تو تمہارے لئے جنت ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر ہم اٹھے اور آپ ﷺ کی بیعت کی۔'' اس حدیث کو امام احمد اور ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے اور حاکم کہتے ہیں یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٣٦٨ / ١٦ـ عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه في رواية طويلة (في قصة بيعة سبعين رجلا من الأنصار بشعب العقبة على النُّصرة): قَالَ: فَقُمْنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَبَايَعْنَاهُ وَ أَخَذَ بِيَدِهِ أَسْعَدُ بْنُ زُرَارَةَ وَهُوَ مِنْ أَصْغَرِهِمْ. (و في رواية للبيهقي: وَهُوَ أَصْغَرُ السَّبْعِينَ إِلَّا أَنَا) فَقَالَ: رُوَيْدًا يَا أَهْلَ يَثْرِبَ، فَإِنَّا لَمْ نَضْرِبْ أَكْبَادَ الإِبِلِ إِلَّا وَ نَحْنُ نَعْلَمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَ إِنَّ إِخْرَاجَهُ اليَومَ مُفَارَقَةُ الْعَرَبِ كَافَّةً، وَ قَتْلُ خِيَارِكُمْ وَ أَنَّ تَعَضَّكُمُ السُّيُوفُ فَإِمَّا أَنْتُمْ قَوْمٌ تَصْبِرُونَ عَلَى ذَلِكَ وَ أَجْرُكُمْ عَلَى اللهِ وَ إِمَّا أَنْتُمْ قَوْمٌ تَخَافُونَ

الحديث رقم١٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ٣٢٢، الرقم: ١٤٤٩٦، ١٤٦٩٤، و ابن حبان في الصحيح، ١٤/ ١٧٢، الرقم: ٦٢٧٤، والحاكم في المستدرك، ٢/ ٦٨١، الرقم: ٤٢٥١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨/ ١٤٦، ٩/ ٩، والهيثمى في مجمع الزوائد، ٦/ ٤٦، و في موارد الظمآن، ١/ ٤٠٨، الرقم: ١٦٨٦، والفاكهي في أخبار مكة، ٤/ ٢٣٢، الرقم: ٢٥٣٩.

مِنْ أَنْفُسِكُمْ جَبِينَةً فَبَيِّنُوا ذٰلِكَ، فَهُوَ عُذْرٌ لَكُمْ عِنْدَ اللهِ. قَالُوا: أَمِطْ عَنَّا يَا أَسْعَدُ، فَوَاللهِ، لَا نَدَعُ هٰذِهِ الْبَيْعَةَ أَبَدًا وَلَا نَسْلُبُهَا أَبَدًا قَالَ: فَقُمْنَا إِلَيْهِ فَبَايَعْنَاهُ فَأَخَذَ عَلَيْنَا وَ شَرَطَ وَ يُعْطِينَا عَلَى ذٰلِكَ الْجَنَّةَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الطَّرِيقِ أَيْضًا، وَ هٰذَا إِسْنَادٌ جَيِّدٌ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ طویل روایت میں (عقبہ کی گھاٹی میں ستر افرادِ انصار کی بیعتِ نصرت کا واقعہ) بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ (عقبہ کی گھاٹی میں) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف اٹھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ مبارک اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ میں لیا اور یہ ہم لوگوں میں سب سے چھوٹے تھے (اور بیہقی کی روایت میں ہے کہ ستر آدمیوں میں میرے سوا سب سے چھوٹے تھے)‘ اور کہا ٹھہرو، اے اہل یثرب! ہم لوگوں نے اس سفر میں اونٹوں کے کلیجے محض اس لئے چھلنی کئے ہیں کہ ہم لوگ جانتے ہیں کہ یہ اللہ کے رسول ہیں اور آج آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ساتھ لے جانا تمام عرب سے عداوت مول لینے کے مترادف ہے، تمہارے بڑے بڑے معزز (سردار) قتل کئے جائیں گے اور (تمام عرب کی) تلواریں تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گی سو اگر تم میں ان امور کو برداشت کرنے کی طاقت ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے ہمراہ لے چلو اور تمہارا اجر اللہ کے ذمہ ہے اور اگر تم اپنے دلوں میں کچھ خوف و خطر محسوس کرتے ہو تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑ دو اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے واضح طور پر عرض کر دو۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے لئے اللہ تعالیٰ سے عذر خواہی کر لیں گے۔ (حضرت اسعد رضی اللہ عنہ کی یہ باتیں سن کر) لوگوں نے کہا: اے اسعد! آپ (اب) ہٹ جائیں اللہ کی قسم! ہم اس بیعت کو کبھی بھی چھوڑنے والے نہیں اور نہ ہی کبھی اس بیعت کو توڑیں گے۔ حضرت جابر بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کھڑے ہوئے اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے کچھ شرائط طے کیں اور انہیں وفا کرنے پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنت کا وعدہ فرمایا۔‘‘ اس حدیث کو

امام احمد، ابن حبان، حاکم اور بیہقی نے اس کے علاوہ دوسرے طریق سے بھی روایت کیا ہے اور اس حدیث کی اسناد صحیح ہے۔

٣٦٩/ ١٧۔ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ فذكر الحديث فَقَالَ عُبَادَةُ رضی اللہ عنہ لِأَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: إِنَّکَ لَمْ تَكُنْ مَعَنَا إِذْ بَايَعْنَا رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إِنَّا بَايَعْنَاهُ عَلَى السَّمْعِ وَ الطَّاعَةِ فِي النَّشَاطِ وَالْكَسَلِ وَعَلَى النَّفَقَةِ فِي الْيُسْرِ وَ الْعُسْرِ وَ عَلَى الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَ النَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ عَلَى أَنْ نَقُولَ فِي اللهِ تَبَارَکَ وَ تَعَالَى وَلَا نَخَافَ لَومَةَ لَائِمٍ فِيهِ وَ عَلَى أَنْ نَنْصُرَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إِذَا قَدِمَ عَلَيْنَا يَثْرِبَ فَنَمْنَعُهُ مِمَّا نَمْنَعُ مِنْهُ أَنْفُسَنَا وَ أَزْوَاجَنَا وَ أَبْنَاءَ نَا وَلَنَا الْجَنَّةُ فَهَذِهِ بَيْعَةُ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الَّتِي بَايَعْنَا عَلَيْهَا فَمَنْ نَكَثَ فَإِنَّمَا يَنْكُثُ عَلَى نَفْسِهِ وَ مَنْ أَوفَى بِمَا بَايَعَ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَفَّى اللهُ تَبَارَکَ وَ تَعَالَى بِمَا بَايَعَ عَلَيْهِ نَبِيَّهُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت اسماعیل بن عبید انصاری بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ اس وقت ہمارے ساتھ نہیں تھے جب ہم نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت کی اور بے شک ہم نے چستی اور سستی ہر حال میں آپ کا حکم سننے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت بجا لانے اور آسانی اور تنگدستی میں خرچ کرنے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضہ کی ادائیگی کرنے اور کسی ملامت کرنے والی کی ملامت سے پروا کئے بغیر اللہ کی بات کرنے اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد و نصرت کرنے پر کہ جب وہ ہمارے پاس یثرب تشریف لائیں اور یہ کہ ہم ان کا ان چیزوں سے دفاع کریں گے جن سے ہم اپنی جانوں کا، اپنی بیویوں اور اپنے بیٹوں کا دفاع کرتے ہیں ان سب چیزوں پر

الحديث رقم ١٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ٣٢٥، الرقم: ٢٢٨٢١.

ہم نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بیعت کی (اور اس بیعت کے بدلہ میں) ہمارے لیے جنت ہے۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ کی یہ وہ بیعت ہے جو ہم نے کی، پس جس شخص نے یہ بیعت توڑی تو بے شک وہ اپنی جان پر کیا ہوا وعدہ توڑتا ہے اور جو اس چیز کو پورا کرتا ہے جس پر اس نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بیعت کی تھی تو یقیناً اللہ تبارک وتعالیٰ اس چیز کو پورا کرنے والا ہے جس پر اس کے نبی نے بیعت کی تھی۔'' اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۳۷۰ / ۱۸۔ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: فَلَمَّا اجْتَمَعْنَا فِي الشَّعَبِ نَنْتَظِرُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، حَتَّى جَاءَ نَا وَمَعَهُ يَومَئِذٍ عَمُّهُ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَهُوَ يَوْمَئِذٍ عَلَى دِيْنِ قَومِهِ إِلَّا أَنَّهُ أَحَبَّ أَنْ يَحْضُرَ أَمْرَ ابْنِ أَخِيهِ وَ يَتَوَثَّقُ لَهُ فَلَمَّا جَلَسْنَا كَانَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَوَّلَ مُتَكَلِّمٍ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْخَزْرَجِ، إِنَّ مُحَمَّدًا ﷺ مِنَّا حَيْثُ قَدْ عَلِمْتُمْ وَ قَدْ مَنَعْنَا مِنْ قَوْمِنَا مِمَّنْ هُوَ عَلَى مِثْلِ رَأْيِنَا فِيهِ، وَ هُوَ فِي عِزٍّ مِنْ قَوْمِهِ وَمَنَعَةٍ فِي بَلَدِهِ قَالَ: فَقُلْنَا لَهُ: قَدْ سَمِعْنَا مَا قُلْتَ، فَتَكَلَّمْ يَا رَسُولَ اللهِ، فَخُذْ لِرَبِّكَ وَ لِنَفْسِكَ مَا أَحْبَبْتَ. قَالَ: فَتَكَلَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَتَلاَ الْقُرْآنَ، وَ دَعَا إِلَى اللهِ عزوجل وَرَغَّبَ فِي الْإِسْلَامِ قَالَ: أُبَايِعُكُمْ عَلَى أَنْ

الحديث رقم ١٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ٤٦١، وابن حبان في الصحيح، ١٥/ ٤٧١-٤٧٣، الرقم: ٧٠١١، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٦/ ٤٤، و الطبري في تاريخ الأمم و الملوك، ١/ ٥٦٢، و القرطبى في الجامع لأحكام القرآن، ١٤/ ١٥٠، و ابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٢/ ٣٩٢، و الفاكهي في أخبار مكة، ٤/ ٢٣٦، الرقم: ٢٥٤٢.

تَمۡنَعُونِي مِمَّا تَمۡنَعُونَ مِنۡهُ نِسَاءَكُمۡ وَ أَبۡنَاءَكُمۡ. قَالَ: فَأَخَذَ الۡبَرَاءُ بۡنُ مَعۡرُورٍ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ: نَعَمۡ، وَ الَّذِي بَعَثَکَ بِالۡحَقِّ لَنَمۡنَعَنَّکَ مِمَّا نَمۡنَعُ مِنۡهُ أُزُرَنَا. فَبَايِعۡنَا يَا رَسُولَ اللهِ، فَنَحۡنُ (وَاللهِ) أَهۡلُ الۡحُرُوبِ وَأَهۡلُ الۡحَلۡقَةِ وَرِثۡنَاهَا كَابِرًا عَنۡ كَابِرٍ قَالَ: فَاعۡتَرَضَ الۡقَولَ وَالۡبَرَاءُ يُكَلِّمُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَبُوالۡهَيۡثَمِ ابۡنُ التَّيِّهَانِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ بَيۡنَنَا وَ بَيۡنَ الرِّجَالِ حِبَالاً وَ إِنَّا قَاطِعُوهَا يَعۡنِي الۡعُهُودَ. فَهَلۡ عَسَيۡتَ إِنۡ نَحۡنُ فَعَلۡنَا ذٰلِکَ ثُمَّ أَظۡهَرَکَ اللهُ أَنۡ تَرۡجِعَ إِلٰى قَوۡمِکَ وَ تَدَعَنَا قَالَ: فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: بَلِ الدَّمَ الدَّمَ، وَ الۡهَدۡمَ الۡهَدۡمَ، أَنَا مِنۡكُمۡ وَ أَنۡتُمۡ مِنِّي أُحَارِبُ مَنۡ حَارَبۡتُمۡ وَ أُسَالِمُ مَنۡ سَالَمۡتُمۡ ...... الحديث.

رَوَاهُ أَحۡمَدُ وَابۡنُ حِبَّانَ وَ صَحَّحَهُ، وَ رِجَالُ أَحۡمَدَ رِجَالُ الصَّحِيۡحِ.

’’حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم لوگ گھاٹی میں جمع ہو کر آپ ﷺ کا انتظار کر رہے تھے یہاں تک کہ آپ ﷺ اپنے چچا عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہما کے ہمراہ تشریف لے آئے۔ حضرت عباس اس وقت تک اسلام نہ لائے تھے، اپنی قوم کے دین پر تھے مگر انہیں یہ بات زیادہ محبوب تھی کہ اپنے بھتیجے کے معاملہ میں حاضر رہیں اور آپ ﷺ کی نصرت کریں۔ جب ہم بیٹھ گئے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے گفتگو کا آغاز کیا اور کہا: اے خزرج کے لوگو! جیسا کہ تمہیں معلوم ہے کہ محمد (ﷺ) ہم میں سے ہیں ہم نے اپنی قوم سے آپ ﷺ کی حفاظت کی، باوجودیکہ میں بھی اس قوم کا ایک فرد ہوں۔ یہ اپنی تمام قوم سے معزز ہیں اور اپنے شہر میں حفاظت سے ہیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے ان سے کہا ہم لوگوں نے آپ کی بات سن لی۔ یا رسول اللہ! آپ فرمائیے، آپ اپنے لیے اور اپنے رب کے لئے جو (شرائط)

مناسب سمجھیں لے لیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے کلام فرمایا: اولاً قرآن پاک کی تلاوت فرمائی۔ اللہ کی طرف دعوت دی، اسلام کے بارے میں رغبت دلائی اس کے بعد فرمایا: میں تم سے اس بات پر بیعت لیتا ہوں کہ تم میری حفاظت اس طرح کرو جس طرح کہ تم اپنی عورتوں اور اپنی اولاد کی حفاظت کرتے ہو۔ حضرت جابر بیان کرتے ہیں کہ حضرت براء بن معرور رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑا اور عرض کیا: ہاں یا رسول اللہ! قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! ہم آپ کی اسی طرح سے حفاظت کریں گے جس طرح کہ ہم اپنی اولاد اور خاندان کی حفاظت کرتے ہیں۔ یا رسول اللہ! ہم سے بیعت لے لیں خدا کی قسم، ہم جنگجو لوگ ہیں اور یہ چیز ہماری میراث میں ہمارے بڑوں سے چلی آ رہی ہے۔ ابھی براء رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض ومعروض کر ہی رہے تھے کہ بیچ میں ابوالہیثم بن تیہان رضی اللہ عنہ بول پڑے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے اور کچھ لوگوں کے درمیان کچھ معاہدے ہیں اور ہم ان کو بھی ختم کر دیں گے۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ ادھر تو ہم معاہدے ختم کر دیں اور ادھر اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی قوم پر غلبہ دے دے اور آپ ﷺ ہمیں چھوڑ کر اپنی قوم میں تشریف لے جائیں۔ یہ سن کر حضور نبی اکرم ﷺ مسکرا دیئے اور پھر فرمایا: خون خون ہے اور نقصان نقصان ہے، میں تم میں سے ہوں اور تم مجھ میں سے ہو، میں (بھی) اس سے لڑوں گا جس سے تم لڑو گے اور میں (بھی) اس سے صلح کروں گا جس سے تم صلح کرو گے۔" اس حدیث کو امام احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے اور امام ابن حبان نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور امام احمد کی سند کے رجال بخاری ومسلم کے رجال ہیں۔

٣٧١ / ١٩۔ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ رضی الله عنه قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَى بَدْرٍ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالرَّوْحَاءِ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ: كَيْفَ

الحديث رقم ١٩: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٧ / ٣٥٣، الرقم: ٣٦٦٦٠، و العسقلاني في فتح الباری، ٧ / ٢٨٨، و ابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٢ / ٢٨٨ و في البداية، ٣ / ٢٦٣.

تَرَوْنَ؟ قَالَ أَبُوْبَكْرٍ رضي الله عنه: يَا رَسُوْلَ اللهِ، بَلَغَنَا أَنَّهُمْ بِكَذَا وَ كَذَا. قَالَ: ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ: كَيْفَ تَرَوْنَ؟ فَقَالَ عُمَرُ رضي الله عنه: مِثْلَ قَوْلِ أَبِي بَكْرٍ. ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ: كَيْفَ تَرَوْنَ؟ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ مَعَاذٍ رضي الله عنه: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِيَّانَا تُرِيْدُ؟ فَوَالَّذِي أَكْرَمَكَ وَأَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مَا سَلَكْتُهَا قَطُّ، وَ لَا لِي بِهَا عِلْمٌ، وَ لَئِنْ سِرْتَ حَتَّى تَأْتِيَ بَرْكَ الْغِمَادِ مِنْ ذِي يَمَنٍ لَنَسِيْرَنَّ مَعَكَ، وَلَا نَكُوْنُ كَالَّذِيْنَ قَالُوْا لِمُوْسَى عليه السلام: ﴿اذْهَبْ أَنْتَ وَ رَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُوْنَ﴾ وَلَكِنِ اذْهَبْ أَنْتَ وَ رَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا مَعَكُمْ مُتَّبِعُوْنَ، وَ لَعَلَّ أَنْ تَكُوْنَ خَرَجْتَ لِأَمْرٍ وَ أَحْدَثَ اللهُ إِلَيْكَ غَيْرَهُ فَانْظُرِ الَّذِي أَحْدَثَ اللهُ إِلَيْكَ فَامْضِ، فَصِلْ حِبَالَ مَنْ شِئْتَ، وَاقْطَعْ حِبَالَ مَنْ شِئْتَ، وَ عَادِ مَنْ شِئْتَ، وَ سَالِمْ مَنْ شِئْتَ، وَ خُذْ مِنْ أَمْوَالِنَا مَا شِئْتَ. فَنَزَلَ الْقُرْآنُ عَلَى قَوْلِ سَعْدٍ رضي الله عنه ﴿كَمَا أَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ وَ إِنَّ فَرِيْقًا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكَارِهُوْنَ﴾ [الأنفال، ٨:٥]، الآية.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت علقمہ بن وقاص لیثی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (جنگ بدر کے لئے تشریف لے گئے مقامِ روحاء میں پہنچ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا: تمہاری کیا رائے ہے؟ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمیں اطلاع ملی ہے کہ وہ فلاں فلاں مقام تک پہنچ گئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا: تمہاری کیا رائے ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرح عرض کیا: مشرکین مکہ فلاں فلاں مقام تک پہنچ گئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر خطبہ ارشاد فرمایا اور

فرمایا: تمہاری کیا رائے ہے؟ یہ سن کر حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہم لوگوں سے رائے چاہتے ہیں؟ سو قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو بزرگ بنایا اور آپ پر کتاب نازل فرمائی میں اس راستے سے کبھی نہیں گزرا اور نہ مجھے اس راستہ کا علم ہے اگر آپ برک غماد تک جو یمن کے اطراف میں ہے تشریف لے چلیں تو ہم لوگ آپ کے ساتھ (وہاں تک بھی) جائیں گے اور ہم ان لوگوں کی طرح نہیں جنھوں نے موسیٰ علیہ السلام سے کہہ دیا تھا کہ: ''آپ اور آپ کا رب جا کر لڑیں ہم تو یہاں بیٹھے ہیں'' لیکن ہم لوگ یہ عرض کرتے ہیں کہ آپ اور آپ کا رب جا کر لڑیں ہم بھی آپ کے ساتھ ساتھ آپ کی پیروی میں (لڑیں گے) اور شاید ایسا ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی ارادہ سے نکلیں اور اللہ اس کے خلاف کوئی بات ظاہر کر دے، سو آپ اس واقعہ کی طرف جو اللہ آپ کی طرف لایا غور فرما لیں، آپ کو اختیار ہے جس کی رسی کو آپ چاہیں جوڑیں اور جس کی رسی کو آپ چاہیں کاٹ دیں، جس سے آپ چاہیں دشمنی کریں اور جس سے آپ چاہیں صلح کریں، ہمارے مالوں میں سے آپ جتنا چاہیں لے لیں (ہم آپ کی خواہش کی مخالفت کرنے والے نہیں) حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے اس جواب پر قرآن پاک کی یہ آیت نازل ہوئی: ''(اے حبیب) جس طرح آپ کا رب آپ کو آپ کے گھر سے حق کے (عظیم مقصد) کے ساتھ (جہاد کے لئے) باہر نکال لایا حالانکہ مسلمانوں کا ایک گروہ (اس پر) ناخوش تھا۔'' اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۳۷۲ / ۲۰۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: وَعَدَنَا رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أَهْلَ الْعَقَبَةِ يَوْمَ الْأَضْحَى، وَ نَحْنُ سَبْعُوْنَ رَجُلًا قَالَ عُقْبَةُ: إِنِّي

الحديث رقم ۲۰: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۷ / ۴۴۴-۴۵۵، الرقم: ۳۷۱۰۲-۳۷۱۰۳، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۷ / ۲۵۶، الرقم: ۷۱۰، و عبد بن حميد في المسند، ۱ / ۱۰۷، الرقم: ۲۳۸، والشيباني في الآحاد والمثاني، ۳ / ۳۹۴، الرقم: ۱۸۱۸، والحسيني في البيان والتعريف، ۱ / ۹۲۔

مِنْ أَصْغَرِهِمْ، فَأَتَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: أَوْجِزُوْا فِي الْخُطْبَةِ فَإِنِّي، أَخَافُ عَلَيْكُمْ كُفَّارَ قُرَيْشٍ قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ، سَلْنَا لِرَبِّکَ وَسَلْنَا لِنَفْسِکَ وَسَلْنَا لِأَصْحَابِکَ وَ أَخْبِرْنَا مَا الثَّوَابُ عَلَى اللهِ وَ عَلَيْکَ فَقَالَ: أَسْأَلُكُمْ لِرَبِّي أَنْ تُؤْمِنُوْا بِهِ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهِ شَيْئًا، وَ أَسْأَلُكُمْ لِنَفْسِي أَنْ تُطِيْعُوْنِي أَهْدِيْكُمْ سَبِيْلَ الرِّشَادِ، وَ أَسْأَلُكُمْ لِي وَلِأَصْحَابِي أَنْ تُوَاسُوْنَا فِي ذَاتِ أَيْدِيْكُمْ مِمَّا مَنَعْتُمْ بِهِ أَنْفُسَكُمْ، فَإِذَا فَعَلْتُمْ ذَلِکَ فَلَكُمْ عَلَى اللهِ الْجَنَّةُ وَ عَلَيَّ قَالَ: فَمَدَدْنَا أَيْدِيَنَا فَبَايَعْنَاهُ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عقبہ بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اہل عقبہ کے ساتھ قربانی والے دن وعدہ فرمایا اور ہم ستر لوگ تھے حضرت عقبہ بیان کرتے ہیں کہ میں ان میں سب سے چھوٹا تھا پس حضور نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: خطبہ کو مختصر کرو کیونکہ میں کفار قریش کی وجہ سے تمہارے لئے خوفزدہ ہوں۔ راوی بیان کرتے ہیں ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم سے اپنے رب کے لئے اور اپنی جان کے لئے اور اپنے اصحاب کے لئے سوال کریں اور ہمیں یہ بھی بتائیے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ہاں ہمارا کیا اجر وثواب ہے؟ پس آپ ﷺ نے فرمایا: میں تم سے اپنے رب کے بارے میں یہ سوال کرتا ہوں کہ تم اس پر ایمان لاؤ اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور اپنے لئے تم سے یہ سوال کرتا ہوں کہ تم میری اطاعت کرو میں تمہیں ہدایت کا راستہ دکھاتا ہوں اور اپنے اور اپنے صحابہ کے لئے تم سے یہ سوال کرتا ہوں کہ تم ہمارے ساتھ ان چیزوں میں جن کے ساتھ تم اپنی جانوں کی حفاظت کرتے ہو تعاون کرو پھر جب تم ایسا کر لو گے تو اللہ اور مجھ پر تمہارے لئے جنت واجب ہے۔ پس ہم نے اپنے ہاتھ بڑھائے اور آپ ﷺ کی بیعت کی۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣٧٣ / ٢١۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعْرِضُ نَفْسَهُ فِي كُلِّ سَنَةٍ عَلَى قَبَائِلَ مِنَ الْعَرَبِ، أَنْ يُؤْوُوهُ إِلَى قَوْمِهِمْ حَتَّى يُبَلِّغَ كَلَامَ اللهِ وَ رِسَالَاتِهِ، وَلَهُمُ الْجَنَّةُ. فَلَيْسَتْ قَبِيْلَةٌ مِنَ الْعَرَبِ تَسْتَجِيْبُ لَهُ، حَتَّى أَرَادَ اللهُ إِظْهَارَ دِيْنِهِ، وَ نَصْرَ نَبِيِّهِ، وَ إِنْجَازَ مَا وَعَدَهُ سَاقَهُ اللهُ إِلَى هَذَا الْحَيِّ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَاسْتَجَابُوا لَهُ وَجَعَلَ اللهُ لِنَبِيِّهِ ﷺ دَارَ هِجْرَتِهِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَ رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہر سال قبائل عرب کے ہاں تشریف لے جاتے کہ وہ آپ ﷺ کو اپنی قوم میں لے چلیں تاکہ آپ ﷺ اللہ کا کلام اور اس کا پیغام لوگوں تک پہنچائیں اور (جو آپ ﷺ کی مدد کریں) ان کے لئے جنت ہے۔ عرب کے کسی قبیلہ نے آپ ﷺ کی یہ بات منظور نہ کی۔ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کے ظاہر کرنے اور اپنے نبی مکرم ﷺ کی مدد کرنے اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ سے وعدہ کیا تھا اس کے وفا کرنے کا ارادہ فرمایا تو اس خیر کو اللہ تعالیٰ نے انصار کے قبیلوں کی طرف روانہ کر دیا، انہوں نے آپ ﷺ کی دعوت پر لبیک کہا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی مکرم ﷺ کے لئے ان کے وطن کو دار ہجرت بنا دیا۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقات ہیں۔

٣٧٤ / ٢٢۔ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ رضي الله عنه قَالَ: وَ كَانَ أَوَّلَ مَنْ بَايَعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْعَقَبَةِ أَبُو الْهَيْثَمِ التَّيِّهَانِ رضي الله عنه، وَ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ،

الحديث رقم ٢١: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٦ / ٢٩٤، الرقم: ٦٤٥٤، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٦ / ٤٢۔

الحديث رقم ٢٢: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٩ / ٢٥٠، الرقم: ٥٦٦، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٦ / ٤٧۔

وَ إِنَّ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ النَّاسِ حِبَالاً. وَ الْحِبَالُ الْحَلْفُ وَ الْمَوَاثِيقُ. فَلَعَلَّنَا نَقْطُعُهَا، ثُمَّ تَرْجِعُ إِلَى قَوْمِکَ، وَ قَدْ قَطَعْنَا الْحِبَالَ وَ حَارَبْنَا النَّاسَ، فَضَحِکَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ قَوْلِهِ وَ قَالَ: الدَّمُ الدَّمُ، الْهَدْمُ الْهَدْمُ فَلَمَّا رَضِيَ أَبُو الْهَيْثَمِ بِمَا رَجَعَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ مِنْ قَوْلِهِ أَقْبَلَ عَلَى قَوْمِهِ فَقَالَ: يَا قَوْمُ، هَذَا رَسُولُ اللهِ، أَشْهَدُ إِنَّهُ لَصَادِقٌ. وَ إِنَّهُ الْيَوْمَ فِي حَرَمِ اللهِ وَ أَمْنِهِ وَ بَيْنَ ظَهْرَي قَوْمِهِ وَ عَشِيْرَتِهِ، فَاعْلَمُوْا أَنَّهُ إِنْ تُخْرِجُوْهُ رَمَتْكُمُ الْعَرَبُ عَنْ قَوْسٍ وَاحِدَةٍ، فَإِنْ كَانَتْ طَابَتْ أَنْفُسُكُمْ بِالْقِتَالِ فِي سَبِيْلِ اللهِ وَ ذِهَابِ الْأَمْوَالِ وَ الْأَوْلَادِ فَادْعُوْهُ إِلَى أَرْضِكُمْ، فَإِنَّهُ رَسُولُ اللهِ حَقًّا، وَ إِنْ خِفْتُمْ خِذْلَانًا فَمِنَ الْآنِ. فَقَالُوْا عِنْدَ ذَلِکَ: قَبِلْنَا عَنِ اللهِ وَ عَنْ رَسُوْلِهِ مَا أَعْطَيَانَا، وَ قَدْ أُعْطِيْنَا مِنْ أَنْفُسِنَا الَّذِي سَأَلْتَنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَخَلِّ بَيْنَنَا. يَا أَبَا الْهَيْثَمِ، وَ بَيْنَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَلْنُبَايِعْهُ. فَقَالَ أَبُو الْهَيْثَمِ رضي الله عنه: أَنَا أَوَّلُ مَنْ بَايَعَ، ثُمَّ تَتَابَعُوْا كُلُّهُمْ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عروہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عقبہ والے دن جس شخص نے سب سے پہلے حضور نبی اکرم ﷺ کی بیعت کی وہ ابو ہیثم بن تیہان رضی اللہ عنہ ہیں، انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے اور لوگوں کے درمیان رسیاں ہیں اور وہ رسیاں قسمیں اور معاہدے ہیں۔ شاید کہ ہم قسمیں اور معاہدات ختم کر لیں اور اس کے بعد آپ اپنی قوم کی طرف لوٹ جائیں۔ ایسی صورت میں ہم تو معاہدات بھی ختم کر چکے ہوں گے، اور لوگوں سے لڑائی بھی مول لے چکے ہوں گے۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے، آپ ﷺ نے فرمایا: خون خون ہے اور نقصان نقصان ہے۔ جب ابو الہیثم رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے

اپنی بات کا جواب سن کر راضی ہو گئے تو اپنی قوم کی طرف متوجہ ہو کر کہا: اے لوگو! یہ اللہ کے رسول ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ سچے ہیں۔ آپ ﷺ آج تک اللہ کے حرم اور اس کی حفاظت کی جگہ ہیں، اپنی قوم اور اپنے خاندان میں ہیں۔ تمہیں واضح ہونا چاہیے کہ اگر تم لوگ حضور نبی اکرم ﷺ کو ساتھ لے گئے تو سارا عرب مل کر تمہیں نشانہ بنالے گا سو اگر تمہیں یہ بات پسند ہے کہ اللہ کی راہ میں شہید ہو جاؤ اور اپنے اہل وعیال سے ہاتھ دھولو تو آپ ﷺ کو اپنی سرزمین میں تشریف لانے کی دعوت دو، خدا کی قسم یہ صحیح ہے کہ آپ ﷺ اللہ کے (سچے) رسول ہیں اور اگر تمہیں رسوائیوں کا ڈر ہو تو ابھی کہہ سن لو۔ یہ سن کر انصار نے کہا: ہم لوگوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ہر اس بات کو مان لیا جو آپ ﷺ نے ہمارے اوپر پیش کی اور ہم نے اپنی طرف سے آپ ﷺ کی ہر وہ بات منظور کر لی جو آپ نے ہم سے فرمائی۔ اے ابو ہیثم! ہمارے اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان سے ایک کنارے ہو جاؤ تا کہ ہم لوگ آپ ﷺ سے بیعت کریں۔ حضرت ابو ہیثم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے میں نے بیعت کی پھر یکے بعد دیگرے ہر ایک نے آپ ﷺ سے بیعت کی۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣٧٥ / ٢٣۔ وذكره ابن إسحاق وفي سياقه: **قَالَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ رضی اللہ عنہ: وَ اللهِ لَكَأَنَّكَ تُرِيْدُنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: أَجَلْ، قَالَ: فَقَدْ آمَنَّا بِكَ وَ صَدَّقْنَاكَ، وَ شَهِدْنَا أَنَّ مَا جِئْتَ بِهِ هُوَ الْحَقُّ، وَ أَعْطَيْنَاكَ عَلَى ذٰلِكَ عُهُوْدَنَا وَ مَوَاثِيْقَنَا عَلَى السَّمْعِ وَ الطَّاعَةِ لَكَ، فَامْضِ، يَا رَسُوْلَ اللهِ،**

الحديث رقم٢٣: أخرجه ابن هشام في السيرة النبوية، ٣ / ١٦٢، و الكلاعي في الاكتفاء، ٢ / ١٧، و ابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٢ / ٢٩٠، و في البداية و النهاية (السيرة)، ٣ / ٢٦٢، و الطبري في جامع البيان، ٩ / ١٨٦، و في تاريخ الأمم و الملوك، ٢ / ٢٧، و الحلبى في السيرة، ٢ / ٣٨٦۔

لِمَا أَرَدْتَ فَنَحْنُ مَعَکَ، فَوَالَّذِي بَعَثَکَ بِالْحَقِّ لَوِاسْتَعْرَضْتَ بِنَا الْبَحْرَ فَخُضْتَهُ لَخُضْنَاهُ مَعَکَ، مَا تَخَلَّفَ مِنَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ وَ مَا نَکْرُهُ أَنْ تَلْقَی بِنَا عُدُوَّنَا غَدًا. إِنَّا لَصُبُرٌ فِي الْحَرْبِ، صُدُقٌ عِنْدَ اللِّقَاءِ، لَعَلَّ اللهَ يُرِيْکَ مِنَّا مَا تَقُرُّ بِهِ عَيْنُکَ، فَسِرْ عَلَی بَرَکَةِ اللهِ. فَسُرَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِقَوْلِ سَعْدٍ وَ نَشَّطَهُ، ثُمَّ قَالَ: سِيْرُوْا وَ أَبْشِرُوْا، فَإِنَّ اللهَ قَدْ وَعَدَنِي إِحْدَی الطَّائِفَتَيْنِ، وَ اللهِ لَکَأَنِّي الْآنَ أَنْظُرُ إِلَی مَصَارِعِ الْقَوْمِ.

’’امام ابن اسحاق کی روایت میں اس حدیث کا شروع حصہ اس طرح سے ہے کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ شاید ہم سے دریافت فرما رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! حضرت سعد نے عرض کیا: بے شک ہم آپ پر ایمان لائے اور ہم نے آپ کی تصدیق کی اور ہم نے گواہی دی کہ جو کچھ آپ لائے ہیں وہ حق ہے اور اس بات پر ہم نے آپ سے عہد و پیمان کیا ہے کہ ہم ہر حالت میں آپ کا حکم سنیں گے اور آپ کی اتباع کریں گے، یا رسول اللہ، جس چیز کا بھی آپ کا ارادہ ہو اس کو کر گزریے ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ سو قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اگر ہمارے راستے میں سمندر بھی حائل ہو جائے اور آپ اس سمندر میں اتریں تو ہم بھی آپ کے ساتھ سمندر میں کود پڑیں گے ہمارا ایک آدمی بھی پیچھے نہ رہے گا اور ہمیں یہ بات ناگوار نہ گزرے گی کہ آپ کل ہمارے دشمنوں سے ہمارا مقابلہ کرائیں بے شک ہم لڑائی میں ہمت سے کام لیں گے اور دشمن سے آمنا سامنا ہو تو ہم سچ کر دکھائیں گے شاید اللہ تعالیٰ ہم لوگوں سے آپ کو وہ کارنامے دکھائے کہ جن سے آپ کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں، اللہ کی برکت پر آپ تشریف لے چلیں۔ راوی کہتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے جواب سے بہت خوش ہوئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: چلو تمہارے لیے خوشخبری ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دو جماعتوں میں سے ایک کا مجھ سے وعدہ کر لیا ہے۔ خدا کی قسم! میں اپنے اسی مقام سے کفار کے قتل ہونے کے مقامات دیکھ رہا ہوں۔‘‘

٣٧٦/ ٢٤ـ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قِتَادَةَ ﷺ: أَنَّ الْقَوْمَ لَمَّا اجْتَمَعُوْا لِبَيْعَةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ الْعَبَّاسُ بْنُ عُبَادَةَ بْنِ نَضْلَةَ (أَخُوْ بَنِي سَالِمِ بْنِ عَوْفٍ): يَا مَعْشَرَ الْخَزْرَجِ، هَلْ تَدْرُوْنَ عَلَامَ تُبَايِعُوْنَ هَذَا الرَّجُلَ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: إِنَّكُمْ تُبَايِعُوْنَهُ عَلَى حَرْبِ الْأَحْمَرِ وَ الْأَسْوَدِ مِنَ النَّاسِ، فَإِنْ كُنْتُمْ تَرَوْنَ أَنَّكُمْ إِذَا أُنْهِكَتْ أَمْوَالُكُمْ مُصِيْبَةً، وَ أَشْرَافُكُمْ قَتْلًا أَسْلَمْتُمُوْهُ، فَمِنَ الْآنِ؟ فَهُوَ وَاللهِ، إِنْ فَعَلْتُمْ خِزْيُ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ، وَ إِنْ كُنْتُمْ تَرَوْنَ أَنَّكُمْ وَافُوْنَ بِمَا دَعَوْتُمُوْهُ إِلَيْهِ عَلَى نَهْكَةِ الْأَمْوَالِ، وَ قَتْلِ الْأَشْرَافِ فَخُذُوْهُ، فَهُوَ وَاللهِ، خَيْرُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؟ قَالُوْا: فَإِنَّا نَأْخُذُهُ عَلَى مُصِيْبَةِ الْأَمْوَالِ، وَ قَتْلِ الْأَشْرَافِ، فَمَالَنَا بِذَلِكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنْ نَحْنُ وَفَيْنَا؟ قَالَ: الْجَنَّةُ. قَالُوْا: ابْسُطْ يَدَكَ، فَبَسَطَ يَدَهُ فَبَايَعُوْهُ. رَوَاهُ الطَّبَرِيُّ وَابْنُ هِشَامٍ.

''حضرت عاصم ﷺ بیان کرتے ہیں کہ اہل مدینہ جب حضور نبی اکرم ﷺ سے بیعت کے لئے حاضر ہوئے حضرت عباس بن عبادہ بن نضلہ ﷺ (جو سالم بن عوف کے حلیف تھے) نے کہا: اے برادران خزرج! کیا تمہیں معلوم ہے کہ تم کس چیز پر اس شخص (رسول اللہ ﷺ) کی بیعت کر رہے ہو؟ انصار نے کہا: ہاں، معلوم ہے۔ حضرت عباس بن عبادہ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ آپ ﷺ سے تمام سرخ و سیاہ انسانوں سے لڑائی

الحديث رقم ٢٤: أخرجه العسقلاني في الإصابة، ٣/ ٦٣٠، الرقم: ٤٥٠٩، و الطبرى في تاريخ الأمم والملوك، ١/ ٥٦٣-٥٦٥، و ابن هشام في السيرة النبوية، ٢/ ٢٩٥، ٣٠٢، و ابن كثير في البداية و النهاية، ٣/ ١٦٢، و الطبري في جامع البيان، ٢٨/ ٩١.

پر بیعت کر رہے ہو، اگر تمہارا یہ خیال ہو کہ جب تمہارا مال کسی مصیبت میں ضائع ہو جائے اور تمہارے اشراف قتل کر دیئے جائیں تو تم انہیں (محمد ﷺ کو) ان کی قوم کے سپرد کر دو، تو ابھی ایسا کرلو، خدا کی قسم! اگر تم نے انہیں وہاں لے جا کر ایسا کیا تو اس میں دنیا و آخرت کی رسوائی ہے اور اگر تمہارا یہ خیال ہے کہ تم نے جو کچھ آپ ﷺ سے وعدہ کیا ہے اسے وفا کرو گے خواہ اموال تباہ ہوں، اشراف قتل کر دیئے جائیں تو آپ ﷺ کو اپنا لو۔ سو خدا کی قسم! یہ دنیا و آخرت کی بھلائی ہے۔ انصار نے کہا: ہم آپ ﷺ کو اپناتے ہیں خواہ اموال تباہ ہوں یا اشراف قتل کیے جائیں۔ یا رسول اللہ! اگر ہم اس وعدہ پر پورے اترے تو ہمارے لیے کیا (اجر و ثواب) ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جنت (اس کا بدلہ ہے)۔ انصار نے عرض کیا: یا رسول اللہ! دستِ اقدس بڑھائیں آپ ﷺ نے دستِ اقدس بڑھایا۔ انصار نے آپ ﷺ کے دست مبارک پر بیعت کی۔'' اسے امام طبری اور ابن ہشام نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

٣۔ فَصْلٌ فِي دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ لِلأَنْصَارِ وَلِأَبْنَائِهِمْ وَنِسَائِهِمْ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کا انصار اور ان کی اولاد و ازواج کے لئے دعا فرمانے کا بیان﴾

٣٧٧ / ٢٥۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلأَنْصَارِ، وَلِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ، وَأَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

وَالتِّرْمِذِيُّ عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه وزاد: وَلِنِسَاءِ الْأَنْصَارِ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

الحديث رقم٢٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: تفسير القرآن، باب: قوله عزوجل: هم الذين يقولون لا تنفقوا على من عند رسول حتى ينفضوا، ٤ / ١٨٦٢، الرقم: ٤٦٢٣، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة رضی الله عنهم، باب: من فضائل الأنصار، ٤ / ١٩٤٨، الرقم: ٢٥٠٦، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فضائل الأنصار و قريش، ٥ / ٧١٥، الرقم: ٣٩٠٩، والنسائي في السنن الكبرى، ٦ / ٨٦، الرقم: ١٠١٤٦، و ابن ماجة في السنن، المقدمة، باب: فضل الأنصار، و لفظه: رَحِمَ اللهُ الْأَنْصَارَ، وَأَبْنَاءَ الْأَنْصَارِ وَأَبْنَاءَ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ، ١ / ٨٥، الرقم: ١٦٤، والشافعي في المسند، ١ / ٢٨٠، و أحمد بن حنبل في المسند، ٤ / ٣٦٩، و ابن حبان في الصحيح، ١٦ / ٢٧٠، الرقم: ٧٢٨١.

’’حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! انصار اور انصار کے بیٹوں، اور انصار کے پوتوں کی مغفرت فرما۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور یہ الفاظ امام مسلم کے ہیں۔

اور امام ترمذی نے اس حدیث کو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور ان الفاظ کا اضافہ کیا: اور انصار کی عورتوں (بیویوں) کی بھی مغفرت فرما۔ اور امام ابوعیسیٰ نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٣٧٨/ ٢٦۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضی اللہ عنہ: أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ زَمَنَ الْحَرَّةِ يُعَزِّيهِ فِيمَنْ قُتِلَ مِنْ وَلَدِهِ وَ قَوْمِهِ وَ قَالَ: أُبَشِّرُكَ بِبُشْرَى مِنَ اللهِ عزوجل سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُولُ: اللَّهُمَّ، اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ، وَاغْفِرْ لِنِسَاءِ الْأَنْصَارِ، وَلِنِسَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ، وَ لِنِسَاءِ أَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے سانحہ حَرّہ کے زمانہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی طرف ایک خط لکھا جس میں انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ آپ کی قوم اور اولاد میں سے جو لوگ قتل ہوئے تھے ان کی تعزیت کی اور فرمایا: میں تمہیں

الحديث رقم٢٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/ ٣٧٠، ٣٧٤، و ابن حبان فى الصحيح، ١٦/ ٢٧٠، الرقم: ٧٢٨١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ٣٩٩، الرقم: ٣٢٣٦٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٥/ ٢٠٥۔٢٠٦، الرقم: ٥١٠٤، ٥١٠٦، والشيباني في الآحاد والمثاني، ٣/ ٣٥٨، الرقم: ١٧٥٣، ٤/ ١٢٧، الرقم: ٢١٠٤، و أبو المحاسن في معتصر المختصر، ٢/ ٣٧١، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢/ ٧٩٣، الرقم: ١٤١٩۔

اللہ ﷻ کی (عطا کردہ) خوشخبری کی بشارت دیتا ہوں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اے اللہ! انصار، اور انصار کے بیٹوں اور انصار کے بیٹوں کے بیٹوں (پوتوں) اور اسی طرح انصار کی عورتوں اور انصار کے بیٹوں کی عورتوں اور انصار کے پوتوں کے بیٹوں کی مغفرت فرما۔'' اس حدیث کو امام احمد، ابن حبان، ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

٤ـ فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ الْأَنْصَارِ

﴿انصار صحابہ رضی اللہ عنہم کے جامع مناقب کا بیان﴾

٣٧٩/ ٢٧ـ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ رضي الله عنهما: أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَلَا تَسْتَعْمِلُنِي كَمَا اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا؟ قَالَ: سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أُثْرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس بن مالک حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک انصاری نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے (تنہائی میں) عرض کیا کہ کیا آپ مجھے عامل نہیں بنائیں گے؟ جس طرح آپ نے فلاں شخص کو عامل بنایا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد تم کو اپنے اوپر ترجیح کا سامنا ہو گا، تم اس پر صبر کرنا حتی کہ تمہاری مجھ سے حوضِ کوثر پر ملاقات ہو۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

الحديث رقم ٢٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: قول النبي صلى الله عليه وآله وسلم للأنصار: اصبروا حتى تلقونى على الحوض، ٣/ ١٣٨١، الرقم: ٣٥٨١، و مسلم في الصحيح، كتاب: الإمارة، باب: الأمر بالصبر عند ظلم الولاة واستئثارهم، ٣/ ١٤٧٤، الرقم: ١٨٤٥، والترمذي في السنن، كتاب: الفتن عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: في الأثرة، ٤/ ٤٨٢، الرقم: ٢١٨٩، وقال: هذا حديث حسن صحيح، والنسائي في السنن، كتاب: آداب القضاة، باب: ترك استعمال من يحرص على القضاء، ٨/ ٢٢٤، الرقم: ٥٣٨٣ و أحمد بن حنبل فى المسند، ٤/ ٣٥٢، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ٣٠٦، الرقم: ٣١٦٦٩.

٣٨٠/ ٢٨. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: اَلْمُلْکُ فِي قُرَيْشٍ، وَالْقَضَاءُ فِي الْأَنْصَارِ وَالْأَذَانُ فِي الْحَبَشَةِ، وَالْأَمَانَةُ فِي الْأَزْدِ. يَعْنِي: الْيَمَنَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ أَحْمَدُ إِلَّا قَالَ: وَالسُّرْعَةُ فِي الْيَمَنِ. وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بادشاہت قریش میں ہے اور عدل و انصاف انصار میں ہے اور اذان حبشہ میں ہے، اور امانت ازد یعنی یمن میں ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور امام احمد نے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے کہ ’’سرعت یمن میں ہے۔‘‘ اس حدیث کے رجال ثقہ ہیں۔

٣٨١/ ٢٩. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: اَللّٰهُمَّ، اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ، وَ لِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ، وَ لِأَزْوَاجِ الْأَنْصَارِ، وَ لِذَرَارِيِّ الْأَنْصَارِ كَرِشِي وَ عَيْبَتِي، وَ لَو أَنَّ النَّاسَ أَخَذُوْا شِعْبًا وَ أَخَذَتِ الْأَنْصَارُ شِعْبًا لَأَخَذْتُ شِعْبَ الْأَنْصَارِ، وَلَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

الحديث رقم٢٨: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: في فضل اليمن، ٥/ ٧٢٧، الرقم: ٣٩٣٦، و أحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٣٦٤، الرقم: ٨٧٤٦، و في فضائل الصحابة، ٢/ ٧٩٥، الرقم: ١٤٢٣، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ٤٠٣، الرقم: ٣٢٣٩٥، و ابن حزام في تهذيب الأسماء، ١/ ٦٨، وقال: و هو أصح، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٤/ ١٩٢، وقال: ورجاله ثقات.

الحديث رقم٢٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ١٥٦، الرقم: ١٢٦١٦، ٣/ ٢١٦، الرقم: ١٣٢٩١، و في فضائل الصحابة، ٢/ ٧٩٨، الرقم: ١٤١٠، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢/ ١٤٩٣، ٦/ ١٤٧، الرقم: وفي المعجم الصغير، ١/ ٢٢١، الرقم: ٣٥٤.

و في رواية أحمد زاد: قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَ أَوْلَادُنَا مِنْ غَيْرِنَا قَالَ: وَ أَوْلَادِ الْأَنْصَارِ قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَ مَوَالِيْنَا قَالَ: وَ مَوَالِي الْأَنْصَارِ. و في رواية: وَكَنَائِنِ الْأَنْصَارِ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! انصار، اور انصار کے بیٹوں، اور انصار کی بیویوں اور انصار کی ذریت، وہ انصار جو میرے مخلص دوست اور ہم راز ہیں۔ ان کی مغفرت فرما اور اگر لوگ کسی ایک گھاٹی کی طرف چلتے اور انصار کسی اور گھاٹی کی طرف چلتے تو میں انصار کی گھاٹی کی طرف چلتا اور اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار میں سے ہی ایک شخص ہوتا۔'' اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

اور امام احمد نے اپنی روایت میں یہ اضافہ فرمایا ہے کہ انصار نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہماری وہ اولاد جو ہمارے غیر میں سے ہے (اس کیلئے بھی دعا مغفرت فرمایئے) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اور (اے اللہ!) انصار کی اولاد کی بھی مغفرت فرما، انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے غلاموں کے حق میں بھی دعائے مغفرت فرمائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اور (اے اللہ!) انصار کے غلاموں کی بھی مغفرت فرما اور ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اور انصار کی باندیوں (لونڈیوں) کی بھی مغفرت فرما۔''

٣٨٢/ ٣٠۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَقَالَ: أَلَا إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ تَرِكَةً وَضَيْعَةً، وَإِنَّ تَرِكَتِي وَ ضَيْعَتِي

الحديث رقم ٣٠: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٥/ ٣٠٩، الرقم: ٥٣٩٨، و أبونعيم في حلية الأولياء، ٣/ ٢٦٤، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢/ ٧٩١، الرقم: ١٤١٣، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٦/ ١٣٣-١٣٥، الرقم: ٢١٣٢-٢١٣٤، و إسناده حسن.

الْأَنْصَارُ، فَاحْفَظُونِي فِيهِمْ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَ أَبُو نُعَيْمٍ وَالضِّيَاءُ.

و في رواية أحمد: قَالَ: إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ تَرِكَةً وَضَيْعَةً وَإِنَّ تَرِكَتِي أَوْ ضَيْعَتِي الْأَنْصَارُ، أَلاَ وَإِنَّ النَّاسَ يُكْثِرُوْنَ وَيُقِلُّوْنَ، أَلاَ فَاقْبَلُوْا عَنْ مُحْسِنِهِمْ، وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُسِيْئِهِمْ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری طرف تشریف لائے اور فرمایا: خبردار! بے شک ہر نبی کا کوئی نہ کوئی ترکہ اور جاگیر ہوتی ہے اور بے شک میرا ترکہ اور جاگیر انصار ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی، ابونعیم اور ضیاء المقدسی نے روایت کیا ہے۔

اور امام احمد کی روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک ہر نبی کا کوئی نہ کوئی ترکہ اور جاگیر ہوتی ہے اور بے شک میرا ترکہ اور جاگیر انصار ہیں۔ خبردار! بے شک لوگ کثرت اور قلت (افراط و تفریط) سے کام لیتے ہیں۔ خبردار! پس انصار کے نیک لوگوں کی نیکی قبول کرو اور ان کے قصوروار سے تجاوز کرو۔‘‘

٣٨٣ / ٣١۔ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ رضی الله عنه: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم قَسَّمَ الْفَيْءَ الَّذِي أَفَاءَ اللهُ بِحُنَيْنَ مِنْ غَنَائِمِ هَوَازِنَ، فَأَحْسَنَ، فَأَفْشَى فِي أَهْلِ مِنْ قُرَيْشٍ وَ غَيْرِهِمْ، فَغَضِبَتِ الْأَنْصَارُ. فَلَمَّا سَمِعَ بِذَلِكَ النَّبِيُّ صلی الله عليه وآله وسلم أَتَاهُمْ فِي مَنَازِلِهِمْ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ كَانَ هَاهُنَا مِنَ الْأَنْصَارِ فَلْيَخْرُجْ إِلَى رِحْلِهِ. ثُمَّ تَشَهَّدَ رَسُولُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم، فَحَمِدَ اللهَ عزوجل، ثُمَّ قَالَ: يَا مَعْشَرَ

الحديث رقم ٣١: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٧ / ١٥١، الرقم: ٦٦٦٥، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠ / ٣٠.

الْأَنْصَارِ، قَدْ بَلَغَنِي مِنْ حَدِيْثِكُمْ فِي هَذِهِ الْمَغَانِمِ الَّتِى آثَرْتُ بِهَا أُنَاسًا أُتَألِفُهُمْ عَلَى الإِسْلَامِ. لَعَلَّهُمْ أَنْ يَشْهَدُوْا بَعْدَ الْيَوْمِ، وَ قَدْ أَدْخَلَ اللهُ قُلُوْبَهُمُ الإِسْلَامَ، ثُمَّ قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ، أَلَمْ يَمُنَّ اللهُ عَلَيْكُمْ بِالإِيْمَانِ، وَ خَصَّكُمْ بِالْكَرَامَةِ، وَ سَمَّاكُمْ بِأَحْسَنِ الْأَسْمَاءِ أَنْصَارَ اللهِ وَ أَنْصَارَ رَسُوْلِهِ؟ وَ لَوْلاَ الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ، وَ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَ سَلَكْتُمْ وَادِيًا لَسَلَكْتُ وَادِيَكُمْ أَفَلاَ تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِهَذِهِ الْغَنَائِمِ: الشَّاةَ وَ النَعَمَ وَالبَعِيْرَ، وَ تَذْهَبُوْنَ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ فَلَمَّا سَمِعَتِ الْأَنْصَارُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالُوْا: رَضِيْنَا. قَالَ: أَجِيْبُوْنِي فِيْمَا قُلْتُ: قَالَتِ الْأَنْصَارُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَجَدْتَنَا فِي ظُلْمَةٍ فَأَخْرَجَنَا اللهُ بِكَ إِلَى النُّوْرِ، وَ وَجَدْتَنَا عَلَى شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ فَأَنْقَذَنَا اللهُ بِكَ وَ وَجَدْتَنَا ضُلَّالاً فَهَدَانَا اللهُ بِكَ، قَدْ رَضِيْنَا بِاللهِ رَبًّا وَ بِالإِسْلَامِ دِيْنًا وَ بِمُحَمَّدٍ ﷺ نَبِيًّا، فَاصْنَعْ يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا شِئْتَ فِي أَوْسَعِ الْحِلِّ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَاللهِ، لَوْ أَجَبْتُمُوْنِي بِغَيْرِ هَذَا الْقَوْلِ لَقُلْتُ: أَلَمْ تَأْتِنَا طَرِيْدًا فَآوَيْنَاكَ، وَ مُكَذَّبًا فَصَدَّقْنَاكَ، وَمَخْذُوْلاً فَنَصَرْنَاكَ، وَ قَبِلْنَا مَا رَدَّ النَّاسُ عَلَيْكَ؟ لَوْ قُلْتُمْ هَذَا لَصُدِّقْتُمْ. فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ: بَلْ ِللهِ وَ لِرَسُوْلِهِ الْمَنُّ وَ الْفَضْلُ عَلَيْنَا وَعَلَى غَيْرِنَا. ثُمَّ بَكَوْا، فَكَثُرَ بُكَاؤُهُمْ وَبَكَى النَّبِيُّ ﷺ مَعَهُمْ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَ رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

’’حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کو اللہ

تعالیٰ نے جو مالِ غنیمت ہوازن کے مال میں سے غزوہ حنین میں عطا فرمایا تھا اسے حضور نبی اکرم ﷺ نے بطور احسان اہل قریش اور ان کے علاوہ دوسرے لوگوں میں تقسیم فرما دیا۔ انصار کو اس بات پر غصہ آیا۔ جب رسول اللہ ﷺ کو اس بات کی اطلاع ملی تو آپ ﷺ ان کی قیام گاہ پر تشریف لائے اور فرمایا: جتنے انصار یہاں ہیں میری قیام گاہ پر چلیں۔ جب وہاں سب لوگ جمع ہو گئے تو حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لائے، آپ ﷺ نے اللہ ﷻ کی حمد و ثنا بیان کر کے فرمایا: اے جماعت انصار! اس مالِ غنیمت کے بارے میں کہ میں نے جس کی تقسیم میں دوسروں کو ترجیح دی اور انہیں اسلام سے مانوس کرنے کے لئے تقسیم کر دیا کہ شاید یہ نومسلم آج کے بعد اسلام میں پختہ اور کفار سے جنگ پر آمادہ ہو جائیں۔ مجھے تمہاری یہ بات پہنچی ہے کہ تمہیں یہ برا لگا ہے؟ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے جماعت انصار! کیا اللہ تعالیٰ نے تمہیں دولت ایمان دے کر احسان نہیں فرمایا؟ اور تمہیں بزرگی اور کرامت سے نہیں نوازا؟ اور تمہارا نام بہترین نام انصار اللہ اور انصار رسول اللہ ﷺ رکھا اور اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں بھی انصار کا ایک فرد ہوتا اور اگر تمام لوگ ایک وادی کی طرف چلیں اور انصار دوسرے وادی کی طرف چلیں تو میں تمہاری وادی کی طرف چلوں گا۔ کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ لوگ بکریاں، بھیڑیں اور اونٹ لے کر جائیں اور تم رسول اللہ ﷺ کو لے کر جاؤ، جب انصار نے حضور نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان سنا تو عرض کیا: ہم راضی ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے اس بات کا جواب دو جو میں نے تم سے کہی ہے؟ انصار نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے ہمیں تاریکی میں پایا تھا اللہ نے آپ کے ذریعے ہمیں نور کی طرف نکالا۔ آپ نے ہمیں جہنم کے گڑھے کے کنارے پر پایا تھا اللہ نے ہمیں آپ کے ذریعے بچا لیا۔ آپ نے ہمیں گمراہ پایا تھا آپ کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہدایت عطا کی۔ ہم اللہ ﷻ کے رب ہونے پر اسلام کے دین ہونے پر اور محمد مصطفیٰ ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہیں۔ یا رسول اللہ! آپ کے لئے میدان وسیع ہے۔ آپ جو چاہیں کریں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: خدا کی قسم! اگر اس کے علاوہ تم کچھ اور بھی کہتے تو میں کہتا کہ تم سچ کہتے ہو، اگر تم یہ کہتے کہ آپ ہمارے پاس نکالے ہوئے آئے تھے ہم نے آپ کو پناہ دی، جب دنیا نے آپ کی تکذیب کی، ہم نے

آپ کی تصدیق کی، آپ بے یار و مددگار آئے تھے ہم نے آپ کی نصرت کی، ہم نے آپ کی وہ باتیں قبول کیں کہ دنیا نے ان کا انکار کیا تھا۔ اگر تم یہ سب کچھ بھی کہتے تو تم سچے تھے۔ انصار نے عرض کیا: (یہ بھی) اللہ ﷻ اور اس کے رسول ﷺ کا ہم پر اور اوروں پر بڑا فضل و احسان ہے پھر انصار رونے لگے اور بہت روئے اور حضور نبی اکرم ﷺ بھی ان کے ہمراہ آبدیدہ ہوگئے۔'' اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقات ہیں۔

www.MinhajBooks.com

اَلْبَابُ التَّاسِعُ:

مَنَاقِبُ أَهْلِ بَدْرٍ وَالْحُدَيْبِيَةِ

﴿اہلِ بدر اور اہلِ حدیبیہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے مناقب﴾

www.MinhajBooks.com

لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنكُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا
www.MinhajBooks.com

فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ أَهْلِ بَدْرٍ وَالْحُدَيْبِيَةِ

﴿اہلِ بدر اور اہلِ حدیبیہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے جامع مناقب کا بیان﴾

٣٨٤/ ١۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَومَ الْحُدَيْبِيَةِ: أَنْتُمْ خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ، وَكُنَّا أَلْفاً وَأَرْبَعَ مِائَةٍ، وَلَوْ كُنْتُ أُبْصِرُ الْيَوْمَ لَأَرَيْتُكُمْ مَكَانَ الشَّجَرَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حدیبیہ کے دن ہمیں فرمایا: تم زمین پر بسنے والوں میں سب سے بہتر ہو اور ہم چودہ سو افراد تھے اور اگر آج میں دیکھ سکتا ہوں تو تمہیں اس درخت کی جگہ دکھا دیتا۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣٨٥/ ٢۔ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَهْلِ بَدْرٍ: فَلَعَلَّ

الحديث رقم ١: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: المغازى، باب: غزوة الحديبية، ٤/ ١٥٢٦، الرقم: ٣٩٢٣، و مسلم فى الصحيح، كتاب: الامارة، باب: استحباب مبايعة الإمام الجيش، عند إرادة القتال، و بيان بيعة الرضوان تحت الشجرة، ٣/ ١٤٨٤، الرقم: ١٨٥٦، و أحمد بن حنبل فى المسند، ٣/ ٣٠٨، الرقم: ١٤٣٥٢، والشافعى فى المسند، ١/ ٢١٧، و أبوعوانة فى المسند، ٤/ ٣٠١، الرقم: ٦٨١٨، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٥/ ٢٣٥، الرقم: ٩٩٨١، والخراسانى فى كتاب السنن، ٢/ ٣٦٧، الرقم: ٢٨٨٥، و ابن أبى شيبة فى المصنف، ٧/ ٣٨٥، الرقم: ٣٦٨٤٩۔

الحديث رقم ٢: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: المغازى، باب: فضل مَن شَهِدَ بدراً، ٤/ ١٤٦٣، الرقم: ٣٧٦٢، و فى كتاب: الجهاد، باب: الجاسوس، ٣/ ١٠٩٥، الرقم: ٢٨٤٥، و فى كتاب: المغازى، باب: وَمَا ←

اللهَ اطَّلَعَ إِلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ: اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ، أَوْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصحابِ بدر کے لئے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اہلِ بدر کی طرف توجہ فرمائی اور فرمایا: تم جو عمل کرنا چاہتے ہو کرو بیشک تمہارے لئے جنت لازم ہو گئی ہے یا فرمایا: میں نے تمہیں معاف کر دیا ہے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣٨٦/ ٣۔ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ أَبِي رَافِعٍ رضی اللہ عنہ وَ كَانَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ قَالَ: جَاءَ جِبْرِيْلُ إِلَي النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَ قَالَ: مَا تَعُدُّوْنَ أَهْلَ بَدْرٍ فِيْكُمْ؟ قَالَ: مِنْ أَفْضَلِ الْمُسْلِمِيْنَ. أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَ: وَ كَذٰلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَ أَحْمَدُ وَ لَفْظُهُمَا: فَقَالَ: مَا تَعُدُّوْنَ مَنْ شَهِدَ

...... بَعَثَ بِهِ حَاطِبُ بْنُ أَبِي بلتعة إلى أهل مكة يُخْبِرُهُمْ بِغَزْوِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ٤/ ١٥٥٧، الرقم: ٤٠٢٥، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أهل بدر رضی اللہ عنہم، وقصة حاطب بن أبي بلتعة رضی اللہ عنہ، ٤/ ١٩٤١، الرقم: ٢٤٩٤، والترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب: ومن سورة الممتحنة، ٥/ ٤٠٩، الرقم: ٣٣٠٥، والدارمي في السنن، ٢/ ٤٠٤، الرقم: ٢٧٦١۔

الحديث رقم٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: شهود الملائكة بدرا، ٤/ ١٤٨٧، الرقم: ٣٧٧١، و ابن ماجة في السنن، المقدمة، باب: فضل أهل بدر، ١/ ٥٦، الرقم: ١٦٠، و أحمد بن حنبل في المسند، ٣: ٤٦٥، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٧/ ٣٦٤، الرقم: ٣٦٧٢٥۔٣٦٧٢٩، ٣٦٧٣١، و ابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٢/ ٢٩١، والخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ٢/ ٤٥١، الرقم: ٦٢٢٦، والكناني في مصباح الزجاجة، ١/ ٢٤، الرقم: ٥٨۔

بَدْرًا فِيْكُمْ؟ قَالُوا: خِيَارَنَا، قَالَ: كَذَلِكَ هُمْ عِنْدَنَا، خِيَارُ الْمَلَائِكَةِ.

''حضرت رفاعہ بن ابی رافع رضی اللہ عنہ جو کہ اہل بدر میں سے ہیں فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر دریافت کیا کہ آپ غزوۂ بدر میں شرکت کرنے والوں کو کیسا سمجھتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں انہیں مسلمانوں میں سب سے افضل شمار کرتا ہوں یا ایسا ہی کوئی دوسرا لفظ استعمال فرمایا، حضرت جبرائیل نے کہا کہ غزوۂ بدر میں شمولیت کرنے والے فرشتے بھی دوسرے فرشتوں میں اسی طرح ہیں۔'' اس حدیث کو امام بخاری، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا اور امام ابن ماجہ اور احمد کے الفاظ یوں ہیں کہ جبرائیل امین نے دریافت کیا کہ آپ غزوۂ بدر میں شرکت کرنے والوں کو کیسا سمجھتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ ہمارے بہترین لوگوں میں سے ہیں، حضرت جبرائیل نے کہا اسی طرح وہ فرشتے (جنہوں نے غزوۂ بدر میں شرکت کی) ہمارے نزدیک بہترین فرشتوں میں سے ہیں۔''

٣٨٧/ ٤۔ عَنْ قَيْسٍ كَانَ عَطَاءُ الْبَدْرِيِّيْنَ خَمْسَةَ آلَافٍ وَ قَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: لَأُفَضِّلَنَّهُمْ عَلَى مَنْ بَعْدَهُمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''قیس کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بدری صحابہ کا پانچ پانچ ہزار درہم سالانہ وظیفہ مقرر فرمایا اور آپ نے فرمایا کہ میں غزوۂ بدر میں شریک ہونے والے حضرات کو دوسرے اصحاب پر ترجیح دیتا ہوں۔'' اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٣٨٨/ ٥۔ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ رضي الله عنهما قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ

الحديث رقم ٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: شهود الملائكة بدرًا، ٤/ ١٤٧٥، الرقم: ٣٧٩٧، والخطيب التبريزي في المشكاة، ٢/ ٤٥٧، الرقم: ٢٦٢٥.

الحديث رقم ٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: شهود الملائكة بدرا، ٤/ ١٤٦٩، الرقم: ٣٧٧٩، و في كتاب: النكاح، باب: ←

النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةَ بُنِيَ عَلَيَّ فَجَلَسَ عَلَى فِرَاشِي كَمَجْلِسِکَ مِنِّي وَجُوَيْرِيَاتٌ يَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ يَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِهِنَّ يَوْمَ بَدْرٍ حَتَّى قَالَتْ جَارِيَةٌ: وَ فِيْنَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا تَقُوْلِي هَكَذَا وَ قُوْلِي مَا كُنْتِ تَقُوْلِيْنَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنِّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہما نے فرمایا: شب زفاف کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ (ہمارے گھر) تشریف لائے اور میرے بستر پر اس طرح جلوہ افروز ہوئے جیسے آپ (راوی) بیٹھے ہیں اس وقت کچھ لڑکیاں دف بجا کر جنگ بدر میں مارے جانے والے اپنے بڑوں کی شان میں قصیدہ گا رہی تھیں۔ آخرکار ایک لڑکی نے کہا ہم میں ایسا نبی تشریف فرما ہے جو کل کی باتیں جانتا ہے، پس حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ یہ نہ کہو بلکہ وہی کہو جو تم پہلے کہہ رہی تھیں۔‘‘ اسی حدیث کو امام بخاری، ترمذی، نسائی، ابوداود اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٣٨٩ / ٦۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما، قَالَ: عَطِشَ النَّاسُ

...... ضرب الدف في النكاح والوليمة، ٥ / ١٩٧٦، الرقم: ٤٨٥٢، والترمذي في السنن، كتاب: النكاح عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في إعلان النكاح، ٣ / ٣٩٩، الرقم: ١٠٩٠، و أبوداود في السنن، كتاب: الأدب، باب: في النهي عن الغناء، ٤ / ٢٨١، الرقم: ٤٩٢٢، و ابن ماجة في السنن، كتاب: النكاح، باب: الغناء والدف، ١ / ٦١١، الرقم: ١٨٩٧، والنسائي في السنن الكبرى، ٣ / ٣٣٢، الرقم: ٥٥٦٣، و أحمد بن حنبل في المسند، ٦ / ٣٥٩-٣٦٠، الرقم: ٢٧٠٦٦، ٢٧٠٧٢، و ابن حبان في الصحيح، ١٣ / ١٨٩، الرقم: ٥٨٧٨.

الحديث رقم ٦: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: المناقب، باب: ←

يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ، وَالنَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فَتَوَضَّأَ، فَجَهِشَ النَّاسُ نَحْوَهُ، فَقَالَ: مَالَكُمْ؟ قَالُوْا: لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ وَلَا نَشْرَبُ إِلَّا مَا بَيْنَ يَدَيْكَ، فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الرَّكْوَةِ، فَجَعَلَ الْمَاءُ يَثُوْرُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ كَأَمْثَالِ الْعُيُوْنِ، فَشَرِبْنَا وَ تَوَضَّأْنَا قُلْتُ: كَمْ كُنْتُمْ قَالَ: لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا، كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے دن لوگوں کو پیاس لگی۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے پانی کی ایک چھاگل رکھی ہوئی تھی آپ ﷺ نے اس سے وضو فرمایا: لوگ آپ ﷺ کی طرف جھپٹے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے پاس وضو کے لئے پانی ہے نہ پینے کے لئے۔ صرف یہی پانی ہے جو آپ کے سامنے رکھا ہے حضور نبی اکرم ﷺ نے (یہ سن کر) دست مبارک چھاگل کے اندر رکھا تو فوراً چشموں کی طرح پانی انگلیوں کے درمیان سے جوش مار کر نکلنے لگا چنانچہ ہم سب نے پیا اور وضو بھی کر لیا اور (سالم کہتے ہیں) میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اس وقت آپ کتنے آدمی تھے؟ انہوں نے کہا: اگر ہم ایک

------- علامات النبوة فى الإسلام، ٣/ ١٣١٠، الرقم: ٣٣٨٣، و فى كتاب: المغازى، باب: غزوة الحديبية، ٤/ ١٥٢٦، الرقم: ٣٩٢١-٣٩٢٣، وفى كتاب: الأشربة، باب: شرب البركة والماءِ المبارك، ٥/ ٢١٣٥، الرقم: ٥٣١٦، وفي كتاب: التفسير/الفتح، باب: إِذْيُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ: (١٨)، ٤/ ١٨٣١، الرقم: ٤٥٦٠، و أحمد بن حنبل فى المسند، ٣/ ٣٢٩، الرقم: ١٤٥٦٢، وابن خزيمة فى الصحيح، ١/ ٦٥، الرقم: ١٢٥، وابن حبان فى الصحيح، ١٤/ ٤٨٠، الرقم: ٦٥٤٢، والدارمى فى السنن، ١/ ٢١، الرقم: ٢٧، وأبويعلى فى المسند، ٤/ ٨٢، الرقم: ٢١٠٧، والبيهقى فى الاعتقاد، ١/ ٢٧٢، وابن الجعد فى المسند، ١/ ٢٩، الرقم: ٨٢.

لاکھ بھی ہوتے تب بھی وہ پانی سب کے لئے کافی ہو جاتا، ہم پندرہ سو تھے۔'' اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٣٩٠/ ٧۔ عَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً وَالْحُدَيْبِيَةُ بِئْرٌ، فَنَزَحْنَاهَا حَتَّى لَمْ نَتْرُكْ فِيهَا قَطْرَةً، فَجَلَسَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَلَى شَفِيرِ الْبِئْرِ فَدَعَا بِمَاءٍ، فَمَضْمَضَ وَ مَجَّ فِي الْبِئْرِ، فَمَكَثْنَا غَيْرَ بَعِيدٍ، ثُمَّ اسْتَقَيْنَا حَتَّى رَوِينَا، وَ رَوَتْ أَوْ صَدَرَتْ رَكَائِبُنَا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں واقعہ حدیبیہ کے روز ہماری تعداد چودہ سو تھی۔ ہم حدیبیہ کے کنویں سے پانی نکالتے رہے یہاں تک کہ ہم نے اس میں پانی کا ایک قطرہ بھی نہ چھوڑا۔ سو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کنویں کے منڈیر پر آ بیٹھے اور پانی طلب فرمایا: اس سے کلی فرمائی اور وہ پانی کنویں میں ڈال دیا۔ تھوڑی ہی دیر بعد ہم اس سے پانی پینے لگے، یہاں تک کہ خوب سیراب ہوئے اور ہمارے سواریوں کے جانور بھی سیراب ہو گئے۔'' اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٣٩١/ ٨۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ فِي رِوَايَةٍ طَوِيلَةٍ: وَبَعَثَ قُرَيْشٌ

الحديث رقم٧: أخرجه البخاري فى الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة فى الإسلام، ٣/ ١٣١١، الرقم: ٣٣٨٤.

الحديث رقم٨: أخرجه البخاري فى الصحيح، كتاب: المغازي، باب: غَزْوَةُ الرَّجِيعِ، وَرِعْلٍ، وَذَكْوَانَ، وبِئْرِ مَعُونَةَ، ٤/ ١٤٩٩، الرقم: ٣٨٥٨، وفى كتاب: الجهاد، باب: هل يَسْتَاسِرُ الرَّجُلُ وَمَنْ لَمْ يَسْتَأْسِرْ وَمَنْ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ عند القتل، ٣/ ١١٠٨، الرقم: ٢٨٨٠، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢/ ٣١٠، الرقم: ٨٠٨٢، وعبد الرزاق فى المصنف، ٥/ ٣٥٣، الرقم: ٩٧٣٠، والطبراني فى المعجم الكبير، ٤/ ٢٢١، الرقم: ٤١٩١، ←

إِلَى عَاصِمٍ لِيُؤْتُوا بِشَيءٍ مِنْ جَسَدِهِ يَعْرِفُونَهُ وَكَانَ عَاصِمٌ قَتَلَ عَظِيمًا مِنْ عُظَمَائِهِمْ يَوْمَ بَدْرٍ فَبَعَثَ اللهُ عَلَيْهِ مِثْلَ الظُّلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ، فَحَمَتْهُ مِنْ رُسُلِهِمْ فَلَمْ يَقْدِرُوا مِنْهُ عَلَى شَيءٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک طویل روایت میں مروی ہے کہ کفارِ قریش نے ایک دستہ کو شناخت کے لئے حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کی لاش میں سے کوئی ٹکڑا کاٹ کر لانے کے لئے بھیجا۔ حضرت عاصم رضی اللہ عنہ نے غزوہ بدر میں ان کے سرداروں میں سے ایک کو قتل کیا تھا۔ سو (اس دستہ کے پہنچتے ہی) اللہ تعالیٰ نے ان کی لاش کے پاس بھڑوں کی مثل کوئی جانور بھیج دیئے جنہوں نے کسی کو ان کی لاش کے پاس بھی پھٹکنے نہیں دیا اور وہ ان کے جسم کا کوئی حصہ لے جانے میں کامیاب نہ ہوسکے۔'' اس حدیث کو امام بخاری اور احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

٣٩٢ / ٩۔ عَنْ أُمِّ مُبَشِّرٍ رضي الله عنها: أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ

...... واللالكائي في كرامات الأولياء، ١ / ١٠١، الرقم: ٥٣، والعسقلانى فى فتح البارى، ٧ / ٣٨٤، وابن عبد البر فى الإستيعاب، ٢ / ٧٧٩، الرقم: ١٣٠٥، والطبرى فى تاريخ الأمم والملوك، ٢ / ٧٨۔

الحديث رقم ٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أصحاب الشجرة أهل بيعة الرضوان ﷺ، ٤ / ١٩٤٢، الرقم: ٢٤٩٦، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: في فضل من بايع تحت الشجرة، ٥ / ٦٩٥، الرقم: ٣٨٦٠، و قال: هذا حديث حسن صحيح، و أبوداود في السنن، كتاب: السنة، باب: في الخلفاء، ٤ / ٢١٣، الرقم: ٤٦٥٣، و ابن ماجة في السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر البعث، ٢ / ١٤٣١، الرقم: ٤٢٨١، والنسائي في السنن الكبرى، ٦ / ٣٩٥، ٤٦٤، الرقم: ١١٣٢١، ١١٥٠٧، و أحمد بن حنبل في المسند، ٣ / ٣٥٠، الرقم: ١٤٨٢٠، ٦ / ٢٦٥، الرقم: ٢٦٤٨٣، ٢٧٠٨٧، ٢٧٤٠٢، ←

عِنْدَ حَفْصَةَ: لَا يَدْخُلُ النَّارَ إِنْ شَاءَ اللهُ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ أَحَدٌ الَّذِيْنَ بَايَعُوا تَحْتَهَا...... الحديث.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَ أَبُوْدَاوُدَ كِلَاهُمَا عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه وَابْنُ مَاجَةَ وَ لَفْظُهُ: عَنْ حَفْصَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صلی الله علیه وآله وسلم: إِنِّي لَأَرْجُو أَلَّا يَدْخُلَ النَّارَ أَحَدٌ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ.

''حضرت ام مبشر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضرت حفصہ کے پاس حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''ان شاء اللہ اصحاب شجرہ میں سے کوئی شخص دوزخ میں داخل نہیں ہو گا...... الحدیث۔''

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی اور ابوداود نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی اور امام ابوداود نے اس حدیث کو حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کے طریق سے روایت کیا ہے اور امام ابن ماجہ نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے اور ان کے الفاظ یہ ہیں: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں امید کرتا ہوں کہ ان شاء اللہ غزوۂ بدر اور حدیبیہ میں شمولیت کرنے والے صحابہ میں سے کوئی بھی دوزخ میں نہیں جائے گا۔''

٣٩٣/ ١٠۔ عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه: أَنَّ عَبْدًا لِحَاطِبٍ جَاءَ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم

...... وابن حبان في المصنف، ١١/ ١٢٥، ١٢٧، الرقم: ٤٨٠٠، ٤٨٠٢، وأبويعلى في المسند، ١٢/ ٤٧٢، الرقم: ٧٠٤٤.

الحديث رقم ١٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أهل بدر، ٤/ ١٩٤٢، الرقم: ٢٤٩٥، والترمذي في السنن، كتاب المناقب عن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم، باب: (٥٩)، ٥/ ٦٩٧، الرقم: ٣٨٦٤، و قال: هذا حديث حسن صحيح، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/ ٨٠، الرقم: ٨٢٩٦، و أحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ٣٢٥، ٣٤٩، الرقم: ١٤٥٢٤، ١٤٨١٣، و ابن أبي شيبة في ←

يَشْكُو حَاطِبًا فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، لَيَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: كَذَبْتَ لَا يَدْخُلُهَا فَإِنَّهُ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُوعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حاطب کا ایک غلام رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور حضرت حاطب کی شکایت کرتے ہوئے عرض کیا: یا رسول اللہ! حاطب دوزخ میں داخل ہو جائے گا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم جھوٹ کہتے ہو، وہ دوزخ میں داخل نہیں ہوگا کیونکہ وہ بدر اور حدیبیہ میں شریک ہوا۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم اور ترمذی اور نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ابو عیسیٰ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٣٩٤ / ١١۔ عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مَنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ إِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

...... المصنف، ٦ / ٣٩٨، الرقم: ٣٢٣٤٨، ٣٦٧٣٠، والحاكم في المستدرك، ٣ / ٣٤٠، الرقم: ٥٣٠٨، و قال: هذا حديث صحيح، والطبراني في المعجم الكبير، ٣ / ١٨٤، الرقم: ٣٠٦٤، والشيباني في الآحاد والمثاني، ١ / ٢٥٦، الرقم: ٣٣٣-٣٣٦.

الحديث رقم ١١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فيمن سب أصحاب النبي ﷺ، ٥ / ٦٩٦، الرقم: ٣٨٦٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ١٦١، و قال: رواه البزار رجال خداش بن عياش وهو ثقة.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جن لوگوں نے درخت کے نیچے (میرے ہاتھ پر) بیعت کی وہ ضرور بالضرور جنت میں جائیں گے لیکن سرخ اونٹ والا (جد بن قیس منافق اپنی اونٹنی کے پہلو سے چمٹ کر لوگوں سے چھپتا پھرتا رہا اور بیعت میں شریک نہ ہوا)۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور وہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٣٩٥ / ١٢۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ شَكَى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: يَا خَالِدُ لِمَ تُؤْذِي رَجُلًا مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ؟ لَوْ أَنْفَقْتَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا لَمْ تُدْرِكْ عَمَلَهُ. فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، يَقَعُوْنَ فِيَّ فَأَرُدُّ عَلَيْهِمْ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: لَا تُؤْذُوْا خَالِدًا فَإِنَّهُ سَيْفٌ مِنْ سُيُوْفِ اللهِ صَبَّهُ اللهُ عَلَى الْكُفَّارِ. رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانَ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں شکایت کی تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے خالد! تم اہل بدر میں شامل شخص کو کیوں تکلیف دیتے ہو اگر تم اُحد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کرو تو ان کے اس ایک عمل کے اجر کو نہیں پا سکتے، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! انہوں نے مجھ سے جھگڑا کیا تھا تو میں نے انہیں جواب دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خالد کو تکلیف مت دو کیونکہ یہ اللہ کی تلوار میں سے ایک تلوار ہے جس کو اللہ نے کفار کے سروں پر مسلط کر رکھا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن حبان اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم١٢: أخرجه ابن حبان فى الصحيح، ١٥ / ٥٦٥، الرقم: ٧٠٩١، و الطبراني فى المعجم الصغير، ١ / ٣٤٨، الرقم: ٥٨٠.

٣٩٦/ ١٣۔ عَنْ رَافِعِ بْنِ خُدَيْجٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَوْ أَنَّ مَوْلُوْدًا وُلِدَ فِي فِقْهِ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً مِنْ أَهْلِ الدِّيْنِ يَعْمَلُ بِطَاعَةِ اللهِ وَ يَجْتَنِبُ مَعَاصِيَ اللهِ كُلَّهَا إِلَى أَنْ يُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ، أَوْ يُرَدَّ إِلَى أَنْ لَا يَعْلَمُ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئًا لَمْ يَبْلُغْ أَحَدُكُمْ هَذِهِ اللَّيْلَةَ. وَ قَالَ: إِنَّ لِلْمَلَائِكَةِ الَّذِيْنَ شَهِدُوْا بَدْرًا لَفَضْلًا عَلَى مَنْ تَخَلَّفَ مِنْهُمْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے غزوہ بدر کے دن فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اگر کوئی مولود (بچہ) چالیس سال تک اہل دین کے ہاں دین کی سمجھ بوجھ حاصل کرتا ہے اور وہ اس دوران اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور تمام گناہوں سے بچتا رہا یہاں تک کہ وہ عمر کے انتہائی آخری حصے میں پہنچ گیا یا عمر کے اس حصے کو پہنچ گیا جس میں وہ سب کچھ جاننے کے بعد وہ کچھ نہیں جانتا تھا پھر بھی تم میں سے کوئی اصحاب بدر کی اس فضیلت والی رات کو نہیں پاسکتا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک جنہوں نے غزوہ بدر میں شرکت کی انہیں ان فرشتوں پر بھی فضیلت حاصل ہے جنہوں نے اس میں شرکت نہیں کی۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم١٣: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٤/ ٢٨٤، الرقم: ٤٤٣٥.

اَلْبَابُ الْعَاشِرُ:

مَنَاقِبُ الْعَشْرَةِ الْمُبَشَّرَةِ

﴿عشرہ مبشرہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے مناقب﴾

www.MinhajBooks.com

www.MinhajBooks.com

فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ الْعَشَرَةِ الْمُبَشَّرَةِ

﴿عشرہ مبشرہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے جامع مناقب کا بیان﴾

۱/۳۹۷۔ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَنْ يَأْتِيْنِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ؟ يَوْمَ الْأَحْزَابِ، قَالَ الزُّبَيْرُ: أَنَا، ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَأْتِيْنِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ؟ قَالَ الزُّبَيْرُ: أَنَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ هَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ احزاب (سے کچھ) پہلے فرمایا: میرے پاس دشمن کی خبر کون لائے گا؟ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے: میں (لاؤں گا) پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس دشمن کی خبر کون لائے گا؟

الحديث رقم ۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: فضل الطليعة، ۳/۱۰٤٦، الرقم: ۲٦۹۱، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة رضی اللہ عنہم، باب: من فضائل طلحة والزبير، ٤/۱۸۷۹، الرقم: ۲٤۱٥، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب: مناقب الزبير بن العوام، ٥/٦٤٦، الرقم: ۳۷٤٤-۳۷٤٥، و قال: هذا حديث حسن صحيح، و يُقَالُ الْحَوَارِيُّ النَّاصِرُ، وابن ماجة في السنن، كتاب: المقدمة، باب: فضل الزبير، ۱/٤٥، الرقم: ۱۲۲، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٦۰، الرقم: ۸۲۱۱، و أحمد بن حنبل في المسند، ۳/۳۱٤، و في فضائل الصحابة، ۲/۷۳۷، الرقم: ۱۲۷۱-۱۲۷۳، و النسائي في فضائل الصحابة، ۱/۳۳، الرقم: ۱۰۷، و ابن حبان في الصحيح، ۱٥/٤٤٤، الرقم: ٦۹۸٥، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/۳۷۷، الرقم: ۳۲۱٦۷-۳۲۱٦۸۔

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے: میں یا رسول اللہ! تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک ہر نبی کا کوئی نہ کوئی حواری (خاص ساتھی) ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر ہے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور الفاظ بخاری کے ہیں۔

٣٩٨ / ٢۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رضی الله عنهما قَالَ: كُنْتُ يَوْمَ الْأَحْزَابِ جُعِلْتُ أَنَا وَ عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ فِي النِّسَاءِ...... كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ يَأْتِ بَنِي قُرَيْظَةَ؟ فَيَأْتِيْنِي بِخَبَرِهِمْ، فَانْطَلَقْتُ فَلَمَّا رَجَعْتُ جَمَعَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَبَوَيْهِ، فَقَالَ: فِدَاكَ أَبِي وَ أُمِّي.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ هَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

’’حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جنگ خندق کے دنوں میں، میں اور حضرت عمر بن ابو سلمہ عورتوں کی حفاظت پر مامور تھے...... فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ کون ہے جو بنی قریظہ کی طرف جا کر مجھے ان کی خبر لا کر دے؟ پس میں گیا اور جب واپس لوٹا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے میرے لیے اپنے ماں باپ

الحديث رقم٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: مناقب الزبير بن العوام، ٣/ ١٣٦٢، الرقم: ٣٥١٥، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل طلحة والزبير، ٤/ ١٨٧٩، الرقم: ٢٤١٦، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب الزبير بن العوام، ٥/ ٦٤٦، الرقم: ٣٧٤٣، و قال: هذا حديث حسن صحيح، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/ ٦٠، الرقم: ٨٢١٣، و في فضائل الصحابة، ١/ ٣٣، الرقم: ١٠٩، و ابن ماجة في السنن، المقدمة، باب: فضل الزبير، ١/ ٤٥، الرقم: ١٢٣، و أحمد بن حنبل في المسند، ١/ ١٦٦، و ابن حبان في الصحيح، ١٥/ ٤٤٢، الرقم: ٦٩٨٤، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ٣٧٧، الرقم: ٣٢١٦٢.

(کے الفاظ) کو جمع فرمایا اور فرمایا کہ میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے اور یہ الفاظ امام بخاری کے ہیں۔

٣٩٩/ ٣۔ عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه، قَالَ: مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ جَمَعَ أَبَوَيْهِ لِأَحَدٍ إِلَّا لِسَعْدِ بْنِ مَالِكٍ، فَإِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَومَ أُحُدٍ: يَا سَعْدُ، ارْمِ فِدَاکَ أَبِي وَ أُمِّي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم بیان کرتے ہیں کہ میں نے نہیں سنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت سعد بن مالک کے سوا اور کسی کے لیے اپنے والدین محترمین (کے الفاظ) کو جمع فرمایا ہو، پس غزوۂ اُحد کے دن میں نے خود آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اے سعد! تیر اندازی کرو، میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤٠٠/ ٤۔ عَنْ سَعْدٍ رضی الله عنه إِنِّي لَأَوَّلُ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيْلِ اللهِ...... الحديث. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

الحديث رقم٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: إذ همت طائفتان منكم أن تفشلا، ٤/ ١٤٩٠، الرقم: ٣٨٣٣، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: في فضل سعد بن أبي وقاص رضی الله عنه، ٤/ ١٨٧٦، الرقم: ٢٤١١، والترمذى في السنن، كتاب: الأدب عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء في فداك أبي و أبي، ٥/ ١٣٠، الرقم: ٢٨٢٩، و قال أبو عيسى: هذا حديث حسن صحيح۔ و في كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب سعد بن أبي وقاص رضی الله عنه، ٣٧٥٥، و ابن ماجة في السنن، المقدمة، باب: فضل سعد بن أبي وقاص رضی الله عنه، ١/ ٤٧، الرقم: ١٢٩، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/ ٥٧، الرقم: ١٠٠٢١، و أحمد بن حنبل في المسند ١/ ١٢٤، و في فضائل الصحابة، ٢/ ٧٥٢، الرقم: ١٣١٤۔

الحديث رقم٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: ←

”حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں عربوں میں سے سب سے پہلا شخص ہوں جس نے اللہ کی راہ میں (جہاد کرتے ہوئے) تیر اندازی کی۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۴۰۱ / ۵۔ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِيْنٌ، وَ أَمِيْنُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

------- مناقب سعد بن أبي وقاص رضی اللہ عنہ، ۳/ ۱۳۶٤، الرقم: ۳۵۲۲، و في كتاب: الرقاق، باب: كيف كان عيش النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و أصحابه، ٥/ ۲۳۷۱، الرقم: ٦۰۸۸، و مسلم في الصحيح، كتاب: الزهد والرقائق، ٤/ ۲۲۷۷، الرقم: ۲۹٦٦، والترمذي في السنن، كتاب: الزهد عن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب: ماجاء في معيشة أصحاب النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ٤/ ۵۸۲، الرقم: ۲۳٦٦، وقال: هذا حديث حسن صحيح، و ابن ماجة في السنن، المقدمة، باب: فضل سعد بن أبي وقاص رضی اللہ عنہ، ۱/ ٤۷، الرقم: ۱۳۰، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/ ٦۱، الرقم: ۸۲۱۸، و أحمد بن حنبل في المسند، ۱/ ۱۸۱، ۱۸٦، الرقم: ۱۵۵٦، ۱٦۱۸.

الحديث رقم ٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: قصة أهل نجران، ٤/ ۱۵۹۲، الرقم: ٤۱۲۱، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل أبي عبيدة بن الجراح رضی اللہ عنہ، ٤/ ۱۸۸۱، الرقم: ۲٤۱۹، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب: مناقب معاذ بن جبل و زيد بن ثابت و أبي بن كعب و أبي عبيدة بن الجراح رضی اللہ عنہ، ٥/ ٦٦٤، ٦٦۷، الرقم: ۳۷۹۰، ۳۷۹٦، و قال: هذا حديث حسن صحيح، و ابن ماجة في السنن، المقدمة، باب: فضل أبي عبيدة بن الجراح رضی اللہ عنہ، ۱/ ٤۹، الرقم: ۱۳٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/ ٦۷، الرقم: ۸۲٤۲، و أحمد بن حنبل في المسند، ۳/ ۱۳۳، الرقم: ۱۲۳۸۰، والشاشي في المسند، ۲/ ۹۳، الرقم: ٦۱۷، والحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ۲/ ۱۱۷.

فرمایا: ہر امت کا کوئی نہ کوئی امین ہوتا ہے اور (میری) امت کا امین ابوعبیدہ بن جراح ہے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤٠٢/ ٦۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ رضی الله عنه قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی الله عنه فذكر الحديث في مقتله قَالَ: فَقَالُوْا: أُوْصِ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ: اسْتَخْلِفْ. قَالَ: مَا أَجِدُ أَحَدًا أَحَقَّ بِهٰذَا مِنْ هٰؤُلَاءِ النَّفَرِ أَوِ الرَّهْطِ الَّذِيْنَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم وَ هُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ، فَسَمّٰى عَلِيًّا وَ عُثْمَانَ وَالزُّبَيْرَ وَ طَلْحَةَ وَ سَعْدًا وَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ...... الحديث.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

''عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو (زخمی حالت میں) دیکھا، پھر ان کے قتل کیے جانے کے بارے میں حدیث بیان کی۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے عرض کیا: اے امیر المومنین! اپنے جانشین کے لیے وصیت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: میں ان چند حضرات کے سوا اور کسی کو امرِ خلافت کا زیادہ حقدار نہیں پاتا کیونکہ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وصال فرمایا تو ان سے راضی تھے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے (ان حضرات کے) نام لیے (وہ) حضرت علی، حضرت عثمان، حضرت زبیر، حضرت طلحہ، حضرت سعد اور حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہم ہیں۔'' اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

الحديث رقم٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: قصة البيعة والاتفاق على عثمان بن عفان رضی الله عنه، ٣/ ١٣٥٣-١٣٥٥، الرقم: ٣٤٩٧، و ابن حبان في الصحيح، ١٥/ ٣٥٠-٣٥٣، الرقم: ٦٩١٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨/ ١٥٠، و في الاعتقاد، ١/ ٣٦٥.

٤٠٣ / ٧۔ عَنْ قَيْسٍ ﷺ قَالَ: رَأَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ شَلَّاءَ وَقَى بِهَا النَّبِيَّ ﷺ يَومَ أُحُدٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ.

''حضرت قیس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت طلحہ ﷺ کے ایک ہاتھ کو شل (بیکار) دیکھا کیونکہ اس کے ساتھ انہوں نے غزوۂ احد میں حضور نبی اکرم ﷺ کے اوپر سے وار روکا تھا۔ اس حدیث کو امام بخاری اور امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٤٠٤ / ٨۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ عَلَى حِرَاءٍ هُوَ وَ أَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ وَ عَلِيٌّ وَ طَلْحَةُ وَ الزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اهْدَأْ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْصِدِّيْقٌ أَوْ شَهِيْدٌ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ التِّرْمِذِيُّ.

وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

الحديث رقم٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: إذهمت طائفتان منكم أن تفشلا والله وليهما، ٤ / ١٤٩٠، الرقم: ٣٨٣٦، و ابن ماجة في السنن، المقدمة، باب: فضل طلحة بن عبيد الله ﷺ، ١ / ٤٦، الرقم: ١٢٨، و الخلال في السنة، ٢ / ٤٦٩، الرقم: ٧٣٨، إسناده صحيح، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢ / ٧٤٥، الرقم: ١٢٩٢۔

الحديث رقم٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل طلحة والزبير ﷺ، ٤ / ١٨٨٠، الرقم: ٢٤١٧، والترمذى في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فى مناقب عثمان بن عفان ﷺ، ٥ / ٦٢٤، الرقم: ٣٦٩٦، و ابن حبان في الصحيح، ١٥ / ٤٤١، الرقم: ٦٩٨٣، و النسائى في السنن الكبرى، ٥ / ٥٩، الرقم: ٨٢٠٧، و أحمد بن حنبل فى المسند، ٢ / ٤١٩، الرقم: ٩٤٢٠، وابن أبى عاصم فى السنة، ٢ / ٦٢١، الرقم: ١٤٤١۔

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حرا پہاڑ پر تشریف فرما تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم تھے اتنے میں پہاڑ نے حرکت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ٹھہر جا، کیونکہ تیرے اوپر نبی، صدیق اور شہید کے سوا کوئی نہیں ہے۔“ اسے امام مسلم اور امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

٤٠٥/ ٩۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: أَبُوبَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَ عُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَ عُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَ عَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَ طَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ، وَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ، وَ سَعْدٌ فِي الْجَنَّةِ، وَ سَعِيْدٌ فِي الْجَنَّةِ، وَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ. رَوَاهُ التِّرمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ.

”حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر جنتی ہے، اور عمر جنتی ہے، اور عبدالرحمٰن بن عوف جنتی ہے اور سعد جنتی ہے اور سعید جنتی ہے اور ابوعبیدہ بن جراح جنتی ہے۔“ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا اور امام ابن ماجہ نے بھی اسے سعید بن زید سے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم٩: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: مناقب عبد الرحمن بن عوف الزهري رضي الله عنه، ٥/ ٦٤٧، الرقم: ٣٧٤٧ و ابن ماجة في السنن، المقدمة، باب: فضائل العشرة رضي الله عنهم، ١/ ٤٨، الرقم: ١٣٣، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/ ٥٦، الرقم: ٨١٩٤، و أحمد بن حنبل في المسند، ١/ ١٩٣، الرقم: ١٦٧٥، و في فضائل الصحابة، ١/ ٢٢٩، الرقم: ٢٧٨، و ابن حبان في الصحيح، ١٥/ ٤٦٣، الرقم: ٧٠٠٢، و أبو يعلى في المسند، ٢/ ١٤٧، الرقم: ٨٣٥، و خيثمة بن سليمان من حديث خيثمة، ١/ ٩٣، ٩٥.

٤٠٦/١٠۔ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ ﷺ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: عَشَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ: أَبُوْبَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَ عُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَ عُثْمَانُ وَ عَلِيٌّ، وَالزُّبَيْرُ، وَ طَلْحَةُ، وَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، وَ أَبُوْ عُبَيْدَةَ، وَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ ﷺ، قَالَ: فَعَدَّ هٰؤُلَاءِ التِّسْعَةَ وَ سَكَتَ عَنِ الْعَاشِرِ فَقَالَ الْقَوْمُ: نَنْشُدُکَ بِاللهِ يَا أَبَا الْأَعْوَرِ، مَنِ الْعَاشِرُ؟ قَالَ: نَشَدْتُمُوْنِي بِاللهِ أَبُو الْأَعْوَرِ فِي الْجَنَّةِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

وَ قَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هُوَ أَصَحُّ.

’’حضرت سعید بن زید ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دس آدمی جنتی ہیں، (اور وہ یہ ہیں) ابوبکر جنتی ہے، اور عمر جنتی ہے، اور عثمان، اور علی، اور زبیر، اور طلحہ، اور عبدالرحمٰن، اور ابو عبیدہ اور سعد بن ابی وقاص ﷺ) جنتی ہیں، راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعید بن زید نو آدمیوں کا نام گن کر دسویں پر خاموش ہوگئے۔ لوگوں نے کہا: ابو اعور! ہم آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتے ہیں (بتائیے) دسواں آدمی کون ہے؟ انہوں نے فرمایا: تم نے مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم دی ہے، (دسواں) ابو اعور جنتی ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی، احمد، حاکم، ابن حبان اور بیہقی نے روایت کیا ہے اور امام ابو عیسیٰ بیان کرتے ہیں کہ یہ حدیث اصح (صحیح ترین) ہے۔

الحديث رقم ١٠: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب عبدالرحمن بن عوف ﷺ، ٥/٦٤٨، الرقم: ٣٧٤٨، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٥٦، الرقم: ٨١٩٥، و أحمد بن حنبل في المسند، ١/١٨٨، الرقم: ١٦٣١، و ابن حبان في الصحيح، ١٥/٤٦٣، الرقم: ٧٠٠٢، والحاكم في المستدرك، ٣/٤٩٨، الرقم: ٥٨٥٨، والشاشي في المسند، ١/٢٤٧، الرقم: ٢١٠، والطيالسي في المسند، ١/٣٢، الرقم: ٢٣٦، والبيهقي في الاعتقاد، ١/٣٣٢، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٣/١٠٢، الرقم: ٩٠٣.

١١/٤٠٧۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَرْحَمُ أُمَّتِي بِأُمَّتِي أَبُوبَكْرٍ، وَأَشَدُّهُمْ فِي أَمْرِ اللهِ عُمَرُ، وَأَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ، وَأَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَأَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَأَقْرَؤُهُمْ أُبَيٌّ. وَلِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِيْنٌ وَأَمِيْنُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

وَ قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت انس بن مالک ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے سب سے زیادہ میری امت پر مہربان ابو بکر ہے، احکام الٰہی میں سب سے زیادہ سخت عمر ہے، شرم و حیاء میں سب سے زیادہ سچا عثمان ہے، حلال و حرام کو سب سے زیادہ جاننے والا معاذ بن جبل ہے، علم الفرائض کا سب سے زیادہ جاننے والا زید بن ثابت ہے اور سب سے اچھا قاری ابی بن کعب ہے اور ہر امت کا کوئی نہ کوئی امین ہوتا

الحديث رقم ١١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب معاذ بن جبل وزيد بن ثابت وأبي بن كعب وأبي عبيدة بن الجراح ﷺ، ٥/٦٦٤-٦٦٥، الرقم: ٣٧٩٠-٣٧٩١، وابن ماجة في السنن، المقدمة، باب: فضائل خباب ﷺ، ١/٥٥، الرقم: ١٥٤، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٦٧، ٧٨، الرقم: ٨٢٤٢، ٨٢٨٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢٨١، الرقم: ١٤٠٢٢، والحاكم في المستدرك، ٣/٤٧٧، الرقم: ٥٧٨٤، وأبو يعلى في المسند، ١٠/١٤١، الرقم: ٥٧٦٣، والطبراني في المعجم الصغير، ١/٣٣٥، الرقم: ٥٥٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٦/٢١٠، الرقم: ١١٩٦٨، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٥٨٢، الرقم: ١٢٤٢۔

ہے اور اس امت کا امین ابو عبیدہ بن الجراح ہے۔'' اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام ابو عیسیٰ کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن اور صحیح ہے اور امام حاکم کہتے ہیں اس کی اِسناد صحیح ہیں۔

۴۰۸ / ۱۲۔ عَنِ الزُّبَيْرِ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم يَوْمَ أُحُدٍ دِرْعَانِ فَنَهَضَ إِلَى صَخْرَةٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَأَقْعَدَ تَحْتَهُ طَلْحَةَ فَصَعَدَ النَّبِيُّ صلی الله علیه وآله وسلم حَتَّى اسْتَوَى عَلَى الصَّخْرَةِ فَقَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی الله علیه وآله وسلم يَقُولُ: أَوْجَبَ طَلْحَةُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو يَعْلَى.

وَقَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

''حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنگ احد کے روز حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دو زرہیں تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چٹان پر چڑھنا چاہا لیکن نہ چڑھ سکے چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو نیچے بٹھا کر اوپر چڑھے، یہاں تک کہ چٹان پر تشریف فرما ہوئے، راوی

الحديث رقم ۱۲: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم، باب: مناقب طلحة بن عبيد الله، ٥ / ٦٤٣، الرقم: ٣٧٣٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ١ / ١٦٥، الرقم: ١٤١٧، و ابن حبان في الصحيح، ١٥ / ٤٣٦، الرقم: ٦٩٧٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦ / ٣٧٦، الرقم: ٣٢١٦٠، والحاكم في المستدرك، ٣ / ٣٢٨، ٤٢١، الرقم: ٤٣١٢، ٥٦٠٢ - ٥٦٢٣، والشاشي في المسند، ١ / ٩٤، الرقم: ٣١، وأبو يعلى في المسند، ٢ / ٣٣، الرقم: ٦٧٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٦ / ٣٧٠، الرقم: ١٢٨٧٨، ٩ / ٤٦، والبزار في المسند، ٣ / ١٨٨، الرقم: ٩٧٢، وابن المبارك في الجهاد، ١ / ٨٠، الرقم: ٩٣.

بیان کرتے ہیں میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ طلحہ نے (اپنے لیے جنت) واجب کر لی ہے۔'' اس حدیث کو امام ترمذی، احمد، ابن حبان، حاکم، ابن ابی شیبہ اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے اور امام ابو عیسی بیان کرتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور امام حاکم بیان کرتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

٤٠٩/ ١٣۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى شَهِيْدٍ يَمْشِي عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ.

و في رواية: عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ رضي الله عنهما: قَالَ: نَظَرَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى طَلْحَةَ، فَقَالَ: هَذَا مِمَّنْ قَضَى نَحْبَهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

الحديث رقم ١٣: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب طلحة بن عبيد الله ﷺ، ٥/ ٦٤٤، الرقم: ٣٧٣٩–٣٧٤٠، وابن ماجة في السنن، المقدمة، باب: فضل طلحة بن عبيد الله ﷺ، ١/ ٤٦، الرقم: ١٢٥–١٢٧، والحاكم في المستدرك، ٣/ ٤٢٤، الرقم: ٥٦١٢، والطبراني في المعجم الكبير، ١/ ١١٧، الرقم: ٢١٥، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/ ٦١٤، الرقم: ١٤٠٣، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٣/ ٣٥، الرقم: ٨٣٢، إسناده حسن، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ١٤٩، والخطيب في مشكاة المصابيح، كتاب: المناقب، باب: مناقب العشرة ﷺ، الفصل: الثاني، ٢/ ٤٣٣، الرقم: ٦١٢٢.

’’حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص زمین پر چلتا پھرتا شہید دیکھ کر خوش ہونا چاہے اسے چاہیے کہ طلحہ بن عبداللہ کو دیکھے۔

اور ایک روایت میں حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضي اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھ کر فرمایا: طلحہ ان لوگوں میں سے ہے جو اپنی نذر پوری کر چکے۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام ابو عیسیٰ نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۱۰ / ۱۴۔ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعَتْ أُذُنِي مِنْ فِي رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَهُوَ يَقُوْلُ: طَلْحَةُ وَ الزُّبَيْرُ جَارَايَ فِي الْجَنَّةِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَ أَبُوْيَعْلَى وَالْبَزَّارُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے کانوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے دہن مبارک سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: طلحہ اور زبیر جنت میں میرے پڑوسی ہوں گے۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی، حاکم، ابویعلی اور بزار نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

الحديث رقم ۱۴: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب طلحة بن عبيد الله، ۵/ ۶۴۴، الرقم: ۳۷۴۱، والحاكم في المستدرك، ۳/ ۴۰۹، الرقم: ۵۵۶۲، وأبو يعلى في المسند، ۱/ ۳۹۵، الرقم: ۵۱۵، والبزار في المسند، ۳/ ۶۰، الرقم: ۸۱۸، و عبد الله بن أحمد في السنة، ۲/ ۵۶۰-۵۶۴، الرقم: ۱۳۰۹، ۱۳۲۰، والديلمي في مسند الفردوس، ۲/ ۴۵۳، الرقم: ۳۹۴۹.

٤١١/ ١٥. عَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: رَحِمَ اللهُ أَبَابَكْرٍ زَوَّجَنِي ابْنَتَهُ وَحَمَلَنِي إِلَى دَارِ الْهِجْرَةِ، وَأَعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَالِهِ، رَحِمَ اللهُ عُمَرَ، يَقُوْلُ الْحَقَّ، وَإِنْ كَانَ مُرًّا تَرَكَهُ الْحَقُّ وَمَالَهُ صِدِّيْقٌ، رَحِمَ اللهُ عُثْمَانَ تَسْتَحْيِيْهِ الْمَلَائِكَةُ، رَحِمَ اللهُ عَلِيًّا اللّٰهُمَّ، أَدِرِ الْحَقَّ مَعَهُ حَيْثُ دَارَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَزَّارُ وَأَبُوْ يَعْلَى وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

”حضرت علی ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابو بکر پر رحم فرمائے اس نے اپنی صاحبزادی میرے نکاح میں دی، اور ہجرت کے وقت مجھے (اپنی اونٹنی پر) سوار کیا، اور اپنے مال سے بلال کو آزاد کیا، اللہ تعالیٰ عمر پر رحم فرمائے کہ وہ حق کہتا ہے اگرچہ کڑوا ہی کیوں نہ ہو، حق بات نے اس کی یہ حالت کر دی ہے کہ اب اس کا کوئی دوست نہیں رہا، اللہ تعالیٰ عثمان پر رحم فرمائے کہ اس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ علی پر رحم فرمائے اے اللہ! علی جدھر رخ کرے حق کا رخ بھی ادھر ہی پھیر دے۔“ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٤١٢/ ١٦. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ﷺ قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ

الحديث رقم١٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب علي بن أبي طالب ﷺ، ٥/ ٦٣٣، الرقم: ٣٧١٤، والبزار في المسند، ٣/ ٥٢، الرقم: ٨٠٦، وأبو يعلى في المسند، ١/ ٤١٨، الرقم: ٥٥٠، والطبراني في المعجم الأوسط، ٦/ ٩٥، الرقم: ٥٩٠٦، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/ ٥٨١، الرقم: ١٢٤٦، ومحب الدين الطبري في الرياض النضرة، ١/ ٢٤٣، الرقم: ٨٧، والخطيب التبريزي في المشكاة، ٢/ ٤٣٥، الرقم: ٦١٣٤.

الحديث رقم١٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب سعد بن أبي وقاص ﷺ، ٥/ ٦٤٩، الرقم: ٣٧٥١، ←

اللهِ ﷺ: اَللَّهُمَّ، سَدِّدْ رَمْيَتَهُ وَأَجِبْ دَعْوَتَهُ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَغَوِيُّ وَالْبَزَّارُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَابْنُ رَاشِدٍ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ: اَللَّهُمَّ، اسْتَجِبْ لِسَعْدٍ إِذَا دَعَاکَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! اس (سعد) کی تیراندازی کو نشانے پر بٹھا اور اس کی دعا کو قبول فرما۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم، اور بغوی، اور بزار، اور ابن ابی عاصم، اور ابن رشد نے روایت کیا ہے۔ اور امام حاکم کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! جب سعد تجھ سے دعا مانگے تو اس کی دعا کو قبول فرما۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٤١٣ / ١٧۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَخْنَسِ رضی اللہ عنہ: أَنَّهُ کَانَ فِي

والحاكم في المستدرك، ٣ / ٢٨، ٥٧٢، الرقم: ٤٣١٤، ٦١٢٢، والبغوي في شرح السنة، ١٤ / ١٢٤، الرقم: ٣٩٢٢، والبزار في المسند، ٤ / ٥٠، وابن أبي عاصم في السنة، ٢ / ٦١٥، الرقم: ١٤٠٨، وابن راشد في الجامع، ١١ / ٢٣٨، والطبراني في المعجم الأوسط، ٤ / ٢٣٥، الرقم: ٤٠٦٩، واللالكائي في كرامات الأولياء، ١ / ١٢٨، الرقم: ٧٦، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٣ / ٣٠٦، الرقم: ١٠٠٧، إسناده صحيح، والخطيب في المشكاة، ٢ / ٤٣٣، الرقم: ٦١٢٤–٦١٢٥.

الحديث رقم١٧: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: السنة، باب: في الخلفاء، ٤ / ٢١١، الرقم: ٤٦٤٩، و أحمد بن حنبل في المسند، ١ / ١٨٨، الرقم: ١٦٣١، و ابن حبان في الصحيح، ١٥ / ٤٥٤، الرقم: ٦٩٩٣، ←

الْمَسْجِدِ فَذَكَرَ رَجُلٌ عَلِيًّا عليه السلام فَقَامَ سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ رضي الله عنه فَقَالَ: أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم أَنِّي سَمِعْتُهُ وَ هُوَ يَقُولُ: عَشْرَةٌ فِي الْجَنَّةِ: النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم فِي الْجَنَّةِ، وَ أَبُوبَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَ عُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَ عُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَ عَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَ طَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ فِي الْجَنَّةِ، وَ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ فِي الْجَنَّةِ، وَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ وَلَو شِئْتُ لَسَمَّيْتُ الْعَاشِرَ قَالَ: فَقَالُوا: مَنْ هُوَ؟ فَسَكَتَ. قَالَ: فَقَالُوا: مَنْ هُوَ؟ فَقَالَ: هُوَ سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت عبدالرحمٰن بن اخنس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ مسجد میں تھے کہ ایک آدمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا (غلط انداز سے) تذکرہ کیا تو حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: دس آدمی جنتی ہیں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (سب سے پہلے) جنتی ہیں اور ابو بکر جنتی ہیں، اور عمر جنتی ہیں، اور عثمان جنتی ہیں، اور علی جنتی ہیں، اور طلحہ جنتی ہیں، اور زبیر بن عوام جنتی ہیں، اور سعد بن مالک جنتی ہیں، اور عبدالرحمٰن بن عوف جنتی ہیں اور اگر میں چاہوں تو یقیناً دسویں آدمی کا نام لے سکتا ہوں۔ راوی بیان کرتے ہیں پس لوگوں نے عرض کیا دسواں آدمی کون ہے؟ آپ خاموش رہے، راوی بیان کرتے ہیں لوگوں نے دوبارہ عرض کیا: دسواں آدمی کون ہے؟ تو آپ نے فرمایا: وہ سعید بن زید ہے۔'' اس حدیث کو امام ابو داود اور احمد اور ابن حبان اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

------ وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ٣٥١، الرقم: ٣١٩٥٣، والشاشي في المسند، ١/ ٢٣٥، الرقم: ١٩٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ٤/ ٣٣٩، الرقم: ٤٣٧٤.

٤١٤ / ١٨۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَخْنَسِ رضي الله عنه قَالَ: شَهِدْتُ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ رضي الله عنه عِنْدَ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ فَذَكَرَ مِنْ عَلِيٍّ شَيْئًا. فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: عَشَرَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ فِي الْجَنَّةِ: أَبُوبَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَ عُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَ عَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَ عُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي الْجَنَّةِ وَ سَعِيْدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو فِي الْجَنَّةِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

’’حضرت عبدالرحمٰن بن اخنس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ کو حضرت مغیرہ بن شعبہ کے ہاں دیکھا، پس انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں کسی چیز کا تذکرہ کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بیان کرتے ہوئے سنا: قریش کے دس آدمی جنتی ہیں: ابوبکر جنتی ہے، اور عمر جنتی ہے، اور علی جنتی ہے، اور عثمان جنتی ہے، اور طلحہ جنتی ہے اور زبیر جنتی ہے اور عبدالرحمٰن جنتی ہے اور سعد بن ابی وقاص جنتی ہے اور سعید بن زید بن عمرو جنتی ہے۔ اس حدیث کو امام نسائی اور بزار نے روایت کیا، اور امام طبرانی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

٤١٥ / ١٩۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّهْوِ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى سَعِيْدِ بْنِ

الحديث رقم١٨: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ٥ / ٦٠، الرقم: ٨٢١٠، وفي فضائل الصحابة، ١٢٦٩، ١٢٧٤، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢ / ٣٥٠، الرقم: ٢٢٠١، وفي المعجم الصغير، ١ / ٥٩، الرقم: ٦٢، والحميدي في المسند، ١ / ٤٥، الرقم: ٨٤، ومحب الدين الطبري في الرياض النضرة، ١ / ٢١٥، الرقم: ٩٤.

الحديث رقم١٩: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ٥ / ٥٥، الرقم: ٨١٩٠، وفي فضائل الصحابة، ١ / ٢٧، الرقم: ٨٧، وأحمد بن حنبل ←

زَيْدٍ فَقُلْتُ: أَلاَ تَعْجَبُ مِنْ هَذَا الظَّالِمِ أَقَامَ خُطَبَاءَ يَشْتُمُوْنَ عَلِيًّا فَقَالَ: أَوَ قَدْ فَعَلُوْهَا؟ أَشْهَدُ عَلَى التِّسْعَةِ أَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ، وَلَوْ شَهِدْتُ عَلَى الْعَاشِرِ لَصَدَقْتُ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ عَلَى حِرَاءٍ، فَتَحَرَّکَ فَقَالَ: اثْبُتْ حِرَاءُ، فَمَا عَلَيْکَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيْقٌ أَوْ شَهِيْدٌ قُلْتُ: وَمَنْ کَانَ عَلَى حِرَاءٍ؟ فَقَالَ: رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، وَ أَبُوْبَکْرٍ، وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، وَعَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، وَسَعْدٌ. قُلْنَا: فَمَنِ الْعَاشِرُ؟ قَالَ: أَنَا. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَ أَحْمَدُ وَالْحَاکِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت عبد اللہ بن سہو بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سعید بن زید سے ملاقات کے لئے حاضر ہوا اور میں نے کہا: کیا تم اس ظالم شخص سے تعجب نہیں کرتے جس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہنے کے لئے خطباء مقرر کیے ہوئے ہیں، تو انہوں نے کہا: کیا واقعی انہوں نے ایسا کیا ہے؟ میں نو افراد کی گواہی دیتا ہوں کہ وہ جنتی ہیں اور اگر میں دسویں شخص (کے جنتی ہونے) کی بھی گواہی دوں تو یقیناً میں سچا ہوں۔ ایک دفعہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حرا پہاڑ پر تھے تو وہ (مارے خوشی کے) تھرتھرانے لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے حرا! ٹھہرا جا، پس تجھ پر سوائے نبی یا صدیق یا شہید کے اور کوئی نہیں ہے،

...... في المسند، ١/ ١٨٨، الرقم: ١٦٣٨، ١٦٤٤، ٥/ ٣٤٦، الرقم: ٢٢٩٨٦، والحاكم في المستدرك، ٣/ ٥٠٩، الرقم: ٥٨٩٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ٣٥١، الرقم: ٣١٩٤٨، والشيباني في الآحاد والمثاني، ٥/ ٣٤١، الرقم: ٢٩٠٢، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ١/ ١١٣، الرقم: ٨٢-٨٣، والنسائي في فضائل الصحابة، ١/ ١٧، ٢٧، ٣١، الرقم: ٥٢، ٨٧، ١٠١، وابن سعد في الطبقات، ٣/ ٣٨٣، والفاكهي في أخبار مكة، ٤/ ٣٦، الرقم: ٢٣٤١، ٢٤٢٣.

میں نے عرض کیا: اور حرا پر کون کون تھا؟ تو انہوں نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ کی ذات اقدس اور ابوبکر، اور عمر اور عثمان اور علی، اور زبیر اور عبدالرحمٰن بن عوف، اور سعد ﷺ تھے، ہم نے کہا: پس دسواں آدمی کون ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: دسواں آدمی میں ہوں۔'' اس حدیث کو امام نسائی، احمد، حاکم اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٤١٦ / ٢٠۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لِأَزْوَاجِهِ: إِنَّ الَّذِي يَحْنُو عَلَيْكُنَّ بَعْدِي لَهُوَ الصَّادِقُ الْبَارُّ، اللَّهُمَّ، اسْقِ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ مِنْ سَلْسَبِيْلِ الْجَنَّةِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو اپنی ازواج مطہرات سے فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک میرے بعد جو تم پر شفقت اور مہربانی کرے گا یقیناً وہ سچا اور نیک آدمی ہو گا (اور ساتھ ہی یہ فرمایا:) اے اللہ! عبدالرحمٰن بن عوف کو جنت کے چشمۂ سلسبیل سے سیراب فرما۔'' اس حدیث کو امام احمد، اور حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور امام حاکم کہتے ہیں کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

الحديث رقم ٢٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/ ٣٠٢، الرقم: ٢٦٦٢٠١، ٢٦٦٢٢، والحاكم في المستدرك، ٣/ ٣٥١، الرقم: ٥٣٥٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ٩/ ٥٦، الرقم: ٩١١٥، وفي المعجم الكبير، ٢٣/ ٣٧٨، الرقم: ٨٩٦، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/ ٦١٥، الرقم: ١٤١٢، وفي كتاب الزهد، ١/ ١٩٨، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢/ ٧٢٩، الرقم: ١٢٤٩، وابن راهوية في المسند، ٣/ ١٠١١، الرقم: ١٧٥٥، والحارث في المسند (زوائد الهيثمي)، ٢/ ٩٠٧، الرقم: ٩٨٧، والخطيب التبريزي في المشكاة، ٢/ ٤٣٤، الرقم: ٦١٣١۔

٤١٧/ ٢١۔ عَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَنْ يُؤَمَّرُ بَعْدَکَ؟ قَالَ: إِنْ تُؤَمِّرُوا أَبَابَكْرٍ ﷺ تَجِدُوْهُ أَمِينًا زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا رَاغِبًا فِي الآخِرَةِ، وَإِنْ تُؤَمِّرُوا عُمَرَ ﷺ تَجِدُوهُ قَوِيًّا أَمِينًا لَا يَخَافُ فِي اللهِ لَومَةَ لَائِمٍ، وَإِنْ تُؤَمِّرُوا عَلِيًّا ﷺ وَلَا أُرَاكُمْ فَاعِلِينَ تَجِدُوهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا يَأْخُذُ بِكُمُ الطَّرِيقَ الْمُسْتَقِيمَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

''حضرت علی ﷺ بیان کرتے ہیں کہ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! آپ کے بعد کس کو امیر بنایا جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم ابو بکر کو امیر بناؤ تو اس کو امانت دار، دنیا سے بے رغبت اور آخرت کا طالب پاؤ گے اور اگر تم عمر کو امیر بناؤ تو اس کو امانت دار اور اللہ کی خاطر کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نڈر پاؤ گے، اور اگر علی کو امیر بناؤ اور مجھے نہیں ایسا لگتا کہ تم اس کو امیر بنانے پر رضامند ہوں گے تو اس کو ہدایت یافتہ اور ہدایت دینے والا پاؤ گے جو تمہیں سیدھی راہ پر چلائے گا۔'' اس حدیث کو امام احمد، اور عبداللہ بن احمد نے روایت کیا ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

الحديث رقم ٢١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/ ١٠٨، الرقم: ٨٥٩، وفي فضائل الصحابة، ١/ ٢٣١، الرقم: ٢٨٤، و عبد الله بن أحمد في السنة، ٢/ ٥٤١، الرقم: ١٢٥٧، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٢/ ٨٦، الرقم: ٤٦٣، إسناده صحيح، والخطيب في المشكاة، ٢/ ٤٣٤، الرقم: ٦١٣٣.

مصادر التخریج

۱۔ **القرآن الحکیم**۔

۲۔ **آمدی**، سیف الدین ابی الحسن علی بن ابی علی بن محمد (۵۵۱۔۶۳۱ھ/۱۱۵۶۔۱۲۳۳ء)۔ **الاحکام فی اصول الاحکام**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء۔

۳۔ **ابن ابی شیبہ**، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان کوفی (۱۵۹۔۲۳۵ھ/ ۷۷۶۔ ۸۴۹ء)۔ **المصنف**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ۱۴۰۹ھ۔

٤۔ **ابن ابی عاصم**، ابوبکر بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶۔۲۸۷ھ/۸۲۲۔۹۰۰ء)۔ **الزھد**۔ قاہرہ، مصر: دارالریان للتراث، ۱۴۰۸ھ۔

۵۔ **ابن ابی عاصم**، ابوبکر بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶۔۲۸۷ھ/ ۸۲۲۔۹۰۰ء)۔ **السنۃ**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۰ھ۔

٦۔ **ابن الأثیر**، ابو الحسن علی بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد شیبانی جزری (۵۵۵۔ ۶۳۰ھ/۱۱۶۰۔۱۲۳۳ء)۔ **أسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۷۔ **ابن الأثیر**، ابو الحسن علی بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد شیبانی جزری (۵۵۵۔ ۶۳۰ھ/۱۱۶۰۔۱۲۳۳ء)۔ **الکامل فی التاریخ**۔ بیروت، لبنان: دار صادر، ۱۹۷۹ء۔

۸۔ **ابن تیمیہ**، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (۶۶۱۔۷۲۸ھ/ ۱۲۶۳۔۱۳۲۸ء)۔ **الصارم المسلول**۔ بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ۱۴۱۷ھ۔

٩۔ **ابن جارود،** ابو محمد عبد اللہ بن علی بن جارود نیشاپوری (۳۰۷ھ)۔ **المنتقی من السنن المسندة۔** بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتاب الثقافیۃ، ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۸۸ء۔

۱۰۔ **ابن جعد،** ابوالحسن علی بن جعد بن عبید ہاشمی (۱۳۳۔۲۳۰ھ/ ۷۵۰۔۸۴۵ء)۔ **المسند۔** بیروت، لبنان: مؤسسہ نادر، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۱۱۔ **ابن جوزی،** ابو الفرج عبد الرحمن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶۔۱۲۰۱ء)۔ **صفوة الصفوة۔** بیروت، لبنان، دارالکتب العلمیہ، ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۹ء

۱۲۔ **ابن جوزی،** ابو الفرج عبد الرحمن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶۔۱۲۰۱ء)۔ **المنتظم فی تاریخ الملوک والأمم۔** بیروت، لبنان: دار صادر، ۱۳۵۸ھ۔

۱۳۔ **ابن حبان،** ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰۔۳۵۴ھ/ ۸۸۴۔۹۶۵ء)۔ **الصحیح۔** بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۳ء۔

۱٤۔ **ابن حیان،** عبداللہ بن محمد بن جعفر بن محمد بن حیان أبو محمد الأنصاری (۲۷۴۔۳۶۹ھ)۔ طبقات المحدثین بأصبهان والواردین علیها۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۴۱۲ھ۔۱۹۹۲ء۔

۱۵۔ **ابن حجر عسقلانی،** احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **الإصابة فی تمییز الصحابة۔** بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۲ء۔

۱٦۔ **ابن حجر عسقلانی،** احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **تهذیب التهذیب۔** بیروت، لبنان: دارالفکر، ۱۴۰۴ھ/ ۱۹۸۴ء۔

۱۷۔ **ابن حجر عسقلانی،** احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **فتح الباری**۔ لاہور، پاکستان: دار نشر الکتب الاسلامیہ، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

۱۸۔ **ابن حجر عسقلانی،** احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **لسان المیزان**۔ بیروت، لبنان، مؤسسۃ الأعلمی المطبوعات ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء۔

۱۹۔ **عسقلانی،** احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **المطالب العالیۃ**۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفہ، ۱۴۰۷ھ/۱۹۷۸ء۔

۲۰۔ **ابن حزم،** علی بن احمد بن سعید بن حزم اندلسی (۳۸۴۔۴۵۶ھ/۹۹۴۔۱۰۶۴ء)۔ **الاحکام فی اصول الاحکام**۔ فیصل آباد، پاکستان: ضیاء السنہ ادارۃ الترجمہ والتعریف، ۱۴۰۴ھ۔

۲۱۔ **ابن حزم،** علی بن احمد بن سعید بن حزم اندلسی، (۳۸۴۔۴۵۶ھ/۹۹۴۔۱۰۶۴ء)۔ **المحلیٰ**۔ بیروت، لبنان: دار الآفاق الجدیدۃ۔

۲۲۔ **ابن خزیمہ،** ابو بکر محمد بن اسحاق (۲۲۳۔۳۱۱ھ/ ۸۳۸۔۹۲۴ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۰ھ/ ۱۹۷۰ء۔

۲۳۔ **ابن راہویہ،** ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم بن مخلد بن ابراہیم بن عبداللہ (۱۶۱۔۲۳۷ھ/۷۷۸۔۸۵۱ء)۔ **المسند**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الایمان، ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۲۴۔ **ابن رجب حنبلی،** ابو الفرج عبد الرحمٰن بن احمد (۷۳۶۔۷۹۵ھ)۔ **جامع العلوم و الحکم فی شرح خمسین حدیثا من جوامع الکلم**۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفہ، ۱۴۰۸ھ۔

۲۵۔ **ابن سعد،** ابو عبد اللہ محمد (۱۶۸۔۲۳۰ھ/۷۸۴۔۸۴۵ء)۔ **الطبقات الکبریٰ**۔

بیروت، لبنان: دار بیروت للطباعہ والنشر، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء۔

۲۶۔ **ابن عبد البر،** ابوعمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸۔۴۶۳ھ/ ۹۷۹۔۱۰۷۱ء)۔ **الإستیعاب فی معرفة الأصحاب۔** بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۴۱۲ھ۔

۲۷۔ **ابن عبد البر،** ابوعمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸۔۴۶۳ھ/ ۹۷۹۔۱۰۷۱ء)۔ **التمهید۔** مغرب (مراکش): وزات عموم الأوقاف و الشؤون الإسلامیہ، ۱۳۸۷ھ۔

۲۸۔ **ابن عساکر،** ابو قاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی (۴۹۹۔۵۷۱ھ/ ۱۱۰۵۔۱۱۷۶ء)۔ **تاریخ دمشق الکبیر (تاریخ ابن عساکر)۔** بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۱ء۔

۲۹۔ **ابن عساکر،** ابو قاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی (۴۹۹۔۵۷۱ھ/ ۱۱۰۵۔۱۱۷۶ء)۔ **تهذیب تاریخ دمشق الکبیر۔** بیروت، لبنان، دار المیسرہ، ۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۹ء۔

۳۰۔ **ابن قانع،** عبد الباقی (۲۶۵۔۳۵۱ھ)۔ **معجم الصحابة۔** مدینہ منورہ، مکتبۃ الغرباء الاثریۃ، ۱۴۱۸ھ۔

۳۱۔ **ابن قدامہ،** ابو محمد عبد اللہ بن احمد المقدسی (م ۶۲۰ھ)۔ **المغنی فی فقه الإمام أحمد بن حنبل الشیبانی۔** بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۵ھ۔

۳۲۔ **ابن قیسرانی،** ابو الفضل محمد بن طاہر بن علی بن احمد مقدسی (۴۴۸۔۵۰۷ھ/ ۱۰۵۶۔۱۱۱۳ء)۔ **تذکرة الحفاظ۔** ریاض، سعودی عرب: دار الصمیعی، ۱۴۱۵ھ۔

۳۳۔ **ابن کثیر،** ابو الفداء اسماعیل بن عمر (۷۰۱۔۷۷۴ھ/ ۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء)۔ **البدایة و النهایة۔** بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء۔

۳۴۔ **ابن کثیر،** ابو الفداء اسماعیل بن عمر (۷۰۱۔۷۷۴ھ/ ۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء)۔ **تحفة**

www.MinhajBooks.com

الطالب بمعرفة أحاديث مختصر ابن الحاجب۔ مکۃ المکرّمۃ، سعودی عرب: دارحراء، ۱۴۰۶ھ۔

۳۵۔ ابن کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن عمر (۷۰۱۔۷۷۴ھ/۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء)۔ تفسیر القرآن العظیم۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفہ،۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔

۳۶۔ ابن ماجہ، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۹۔۲۷۳ھ/۸۲۴۔۸۸۷ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء۔

۳۷۔ ابن مبارک، ابوعبدالرحمن عبداللہ بن واضح مروزی (۱۱۸۔۱۸۱ھ/۷۳۶۔۷۹۸ء)۔ کتاب الزھد۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۳۸۔ ابن الملقن، عمر بن علی بن الملقن الأنصاری (۷۲۳۔۸۰۴ھ)۔ خلاصة البدر المنير في تخريج كتاب الشرح الكبير للرافعي۔ الریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ۱۴۱۰ھ۔

۳۹۔ ابن مندہ، ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن یحییٰ (۳۱۰۔۳۹۵ھ/۹۲۲۔۱۰۰۵ء)۔ الإيمان۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۶ھ۔

۴۰۔ ابن ہشام، ابو محمد عبد الملک حمیری (م۲۱۳ھ/ ۸۲۸ء)۔ السيرة النبوية۔ بیروت، لبنان: دارالجیل، ۱۴۱۱ھ۔

۴۱۔ ابوداؤد، سلیمان بن اشعث سجستانی (۲۰۲۔۲۷۵ھ/ ۸۱۷۔۸۸۹ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

۴۲۔ ابوسعود، محمد بن محمد عمادی (۸۹۸۔۹۸۲ھ/ ۱۴۹۳۔۱۵۷۵ء)۔ اِرشاد العقل السلیم الی مزایا القرآن الکریم (تفسیر ابی سعود)۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

۴۳۔ ابو علا مبارک پوری، محمد عبد الرحمٰن بن عبد الرحیم (۱۲۸۳۔۱۳۵۳ھ)۔ تحفة الأحوذی۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٤٤۔ **ابوعوانہ**، یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم بن زید نیساپوری (۲۳۰۔۳۱۶ھ/ ۸۴۵۔ ۹۲۸ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۹۹۸ء۔

٤٥۔ **ابونعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶۔ ۴۳۰ھ/ ۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ **حلية الأولياء و طبقات الأصفياء**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء۔

٤٦۔ **أبونعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶۔ ۴۳۰ھ/ ۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ **المسند المستخرج على صحيح مسلم**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۹۶ء۔

٤٧۔ **ابویعلی**، احمد بن علی بن مثنیٰ بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰۔۳۰۷ھ/ ۸۲۵۔۹۱۹ء)۔ **المسند**۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱۴۰۴ھ/ ۱۹۸۴ء۔

٤٨۔ **ابویعلی**، احمد بن علی بن مثنیٰ بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰۔۳۰۷ھ/ ۸۲۵۔۹۱۹ء)۔ **المعجم**۔ فیصل آباد، پاکستان: إدارة العلوم الأثرية، ۱۴۰۷ھ۔

٤٩۔ **احمد بن حنبل**، ابو عبد اللہ بن محمد (۱۶۴۔۲۴۱ھ/ ۷۸۰۔۸۵۵ء)۔ **فضائل الصحابة**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ۔

٥٠۔ **احمد بن حنبل**، ابو عبد اللہ بن محمد (۱۶۴۔۲۴۱ھ/ ۷۸۰۔۸۵۵ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء۔

٥١۔ **ازدی**، ربیع بن حبیب بن عمر بصری، **الجامع الصحيح مسند الإمام الربيع بن حبيب**۔ بیروت، لبنان، دار الحکمۃ، ۱۴۱۵ھ۔

٥٢۔ **إسماعیلی**، ابو بکر احمد بن ابراہیم بن اسماعیل اسماعیلی، **معجم الشيوخ أبي بكر الإسماعيلي**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب، مکتبۃ العلم والحکم، ۱۴۱۰ھ۔

٥٣۔ **بخاری**، ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/ ۸۱۰۔

۸۷۰ء)۔ **الأدب المفرد**۔ بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۹ء۔

۵۴۔ **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/ ۸۱۰۔۸۷۰ء)۔ **التاریخ الکبیر**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۵۵۔ **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/ ۸۱۰۔ ۸۷۰ء)۔ **الجامع الصحیح**۔ بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

۵۶۔ **بزار**، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (۲۱۰۔۲۹۲ھ/ ۸۲۵۔۹۰۵ء)۔ **المسند** بیروت، لبنان: ۱۴۰۹ھ۔

۵۷۔ **بغوی**، ابو محمد حسین بن مسعود بن محمد (۴۳۶۔۵۱۶ھ/ ۱۰۴۴۔۱۱۲۲ء)۔ **شرح السنة**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ/ ۱۹۸۳ء۔

۵۸۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔ ۱۰۶۶ء)۔ **الإعتقاد**۔ بیروت، لبنان، دار الآفاق الجدید، ۱۴۰۱ھ۔

۵۹۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔ ۱۰۶۶ء)۔ **السنن الصغری**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبة الدار، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۸۹ء۔

۶۰۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔ ۱۰۶۶ء)۔ **السنن الکبری**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء۔

۶۱۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ **السنن الکبری**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبة الدار، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۸۹ء۔

www.MinhajBooks.com

٦٢۔ **بیہقی،** ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ **شعب الإیمان۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

٦٣۔ **ترمذی،** ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (۲۱۰۔۲۷۹ھ/ ۸۲۵۔۸۹۲ء)۔ **السنن۔** بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ۱۹۹۸ء۔

٦٤۔ **حارث،** ابن ابی اسامۃ (۱۸۶۔۲۸۲ھ)۔ **بغیة الباحث عن زوائد مسند الحارث۔** مدینہ منورہ، سعودی عرب: مرکز خدمۃ السنۃ و السیر ۃ النبویۃ، ۱۴۱۳ھ/ ۱۹۹۲ء۔

٦٥۔ **حاکم،** ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱۔۴۰۵ھ/ ۹۳۳۔۱۰۱۴ء)۔ **المستدرک علی الصحیحین۔** بیروت۔ لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۹۰/۱۴۱۱۔

٦٦۔ **حاکم،** ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱۔۴۰۵ھ/ ۹۳۳۔۱۰۱۴ء)۔ **المستدرک علی الصحیحین۔** مکہ، سعودی عرب: دار الباز للنشر و التوزیع۔

٦٧۔ **حسام الدین ہندی،** علاء الدین علی متقی (م ۹۷۵ھ)۔ **کنز العمال۔** بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۹۷۹/۱۳۹۹۔

٦٨۔ **حسینی،** ابراہیم بن محمد (۱۰۵۴۔۱۱۲۰ھ)۔ **البیان و التعریف۔** بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۱ھ۔

٦٩۔ **حکیم ترمذی،** ابو عبد اللہ محمد بن علی بن حسن بن بشیر۔ **نوادر الأصول فی احادیث الرسول۔** بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۹۹۲ء۔

٧٠۔ **حلبی،** علی بن برہان الدین (۱۴۰۴ھ)۔ **السیرة الحلبیة،** بیروت، لبنان،

دارالمعرفہ، ۱۴۰۰ھ۔

۷۱۔ **حمیدی**، ابوبکر عبداللہ بن زبیر (م ۲۱۹ھ/۸۳۴ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ + قاہرہ، مصر: مکتبۃ المتنبی۔

۷۲۔ **خطیب بغدادی**، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲۔۴۶۳ھ/۱۰۰۲۔ ۱۰۷۱ء)۔ **تاريخ بغداد**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۷۳۔ **خطیب بغدادی**، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲۔۴۶۳ھ/۱۰۰۲۔ ۱۰۷۱ء)۔ **الكفاية في علم الرواية**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: المکتبہ العلمیہ۔

۷۴۔ **خطیب بغدادی**، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲۔۴۶۳ھ/۱۰۰۲۔ ۱۰۷۱ء)۔ موضح أوهام الجمع والتفريق۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ ۱۴۰۷ء۔

۷۵۔ **خلال**، احمد بن محمد بن ہارون بن یزید الخلال، أبوبکر (۲۳۴۔۳۱۱ھ)۔ **السنة**۔ ریاض، سعودی عرب: ۱۴۱۰ھ

۷۶۔ **دارمی**، ابومحمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (۱۸۱۔۲۵۵ھ/۷۹۷۔۸۶۹ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ۔

۷۷۔ **دارقطنی**، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (۳۰۶۔۳۸۵ھ/ ۹۱۸۔۹۹۵ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۳۸۶ھ/ ۱۹۶۶ء۔

۷۸۔ **دیلمی**، ابوشجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ بن فناخسرو ہمذانی (۴۴۵۔۵۰۹ھ/ ۱۰۵۳۔۱۱۱۵ء)۔ **الفردوس بمأثور الخطاب**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۸۶ء۔

٧٩۔ **ذھبی**، شمس الدین محمد بن احمد الذھبی (٦٧٣۔٧٤٨ھ)۔ **میزان الإعتدال فی نقد الرجال**۔ بیروت، لبنان، دارالکتب العلمیہ، ١٩٩٥ء۔

٨٠۔ **ذھبی**، شمس الدین محمد بن احمد الذھبی (٦٧٣۔٧٤٨ھ)۔ **سیر أعلام النبلاء**۔ بیروت، لبنان، مؤسسۃ الرسالۃ، ١٤١٣ھ۔

٨١۔ **ذھبی**، شمس الدین محمد بن احمد الذھبی (٦٧٣۔٧٤٨ھ)۔ **تذکرۃ الحفاظ**

٨٢۔ **رویانی**، ابوبکر فی بن ہارون (م ٣٠٧ھ)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مؤسسہ قرطبہ، ١٤١٦ھ۔

٨٣۔ **زیلعی**، ابو محمد عبد اللہ بن یوسف حنفی (م ٧٦٢ھ)۔ **نصب الرایۃ لأحادیث الھدایۃ**۔ مصر، دار الحدیث، ١٣٥٧ھ۔

٨٤۔ **سعید بن منصور**، ابو عثمان الخراسانی، (م ٢٢٧ھ)، **السنن**۔ ریاض، سعودی عرب: دار العصیمی، ١٤١٤ھ۔

٨٥۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨٤٩۔٩١١ھ/ ١٤٤٥۔١٥٠٥ء)۔ **الإتقان في علوم القرآن**۔ مطبہ امیر، منشورات الرضی بیدار۔

٨٦۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨٤٩۔٩١١ھ/ ١٤٤٥۔١٥٠٥ء)۔ **تاریخ الخلفاء**۔ بغداد، عراق: مکتبۃ الشرق الجدید۔

٨٧۔ **سیوطی**، جلال الدین ابوالفضل عبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨٤٩۔٩١١ھ/ ١٤٤٥۔ ١٥٠٥ء)۔ **الجامع الصغیر فی أحادیث البشیر النذیر**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٨٨۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨٤٩۔٩١١ھ/ ١٤٤٥۔ ١٥٠٥ء)۔ **الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ۔

٨٩۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/۱۴۴۵۔۱۵۰۵ء)۔ **لباب النقول فی اسباب النزول**۔ قاھرہ، مصر: مطبعہ مصطفیٰ البابی الحلبی، ۱۳۵۴ھ/ ۱۹۳۵ء۔

٩٠۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/۱۴۴۵۔۱۵۰۵ء)۔ **شرح سنن ابن ماجة**۔ کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ۔

٩١۔ **شاشی**، ابوسعید ہیثم بن کلیب بن شریح (م ۳۳۵ھ/ ۹۴۶ء)۔ **المسند**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ العلوم والحکم، ۱۴۱۰ھ۔

٩٢۔ **شافعی**، ابو عبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (۱۵۰۔۲۰۴ھ/۷۶۷۔۸۱۹ء)۔ **المسند**۔ بیروت لبنان: دار الکتب العلمیہ

٩٣۔ **شافعی**، ابو عبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (۱۵۰۔۲۰۴ھ/۷۶۷۔۸۱۹ء)۔ **السنن المأثورة**۔ بیروت لبنان: دار المعرفۃ، ۱۴۰۶ھ۔

٩٤۔ **شوکانی**، محمد بن علی بن محمد (۱۱۷۳۔۱۲۵۰ھ/۱۷۶۰۔۱۸۳۴ء)۔ **نیل الأوطار شرح منتقی الأخبار**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء۔

٩٥۔ **شیبانی**، محمد بن حسن (۱۳۲۔۱۸۹ھ)۔ **الموطأ**۔ کراچی، پاکستان: میر محمد کتب خانہ۔

٩٦۔ **شیبانی**، ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد (۲۰۶۔۲۸۷ھ/۸۲۲۔۹۰۰ء)۔ **الآحاد و المثانی**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الرایہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔

٩٧۔ **صیداوی**، محمد بن أحمد بن جمیع، أبو الحسین (۳۰۵۔۴۰۲)۔ **معجم الشیوخ**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۴۰۵ھ۔

٩٨۔ **طاہر القادری**، ڈاکٹر محمد طاہر القادری۔ **عرفان القرآن**۔ لاہور، پاکستان: منہاج

القرآن پبلی کیشنز۔

٩٩۔ **طبرانی**، سلیمان بن احمد (٢٦٠۔٣٦٠ھ/٨٧٣۔٩٧١ء)۔ **مسند الشامیین**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٥ھ/١٩٨٤ء۔

١٠٠۔ **طبرانی**، سلیمان بن احمد (٢٦٠۔٣٦٠ھ/٨٧٣۔٩٧١ء)۔ **المعجم الأوسط**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف، ١٤٠٥ھ/١٩٨٥ء۔

١٠١۔ **طبرانی**، سلیمان بن احمد (٢٦٠۔٣٦٠ھ/٨٧٣۔٩٧١ء)۔ **المعجم الصغیر**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ١٤٠٣ھ/١٩٨٣ء۔

١٠٢۔ **طبرانی**، سلیمان بن احمد (٢٦٠۔٣٦٠ھ/٨٧٣۔٩٧١ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ موصل، عراق: مطبعۃ الزہراء الحدیثہ۔

١٠٣۔ **طبرانی**، سلیمان بن احمد (٢٦٠۔٣٦٠ھ/٨٧٣۔٩٧١ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ۔

١٠٤۔ **طبری**، ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید (٢٢٤۔٣١٠ھ/٨٣٩۔٩٢٣ء)۔ **تاریخ الأمم والملوک**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ١٤٠٧ھ۔

١٠٥۔ **طبری**، ابوعباس احمد بن محمد، (٦٩٤ھ)۔ **ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی**۔ دارالکتب العصریہ۔

١٠٦۔ **طبری**، ابوعباس احمد بن محمد، (٦٩٤ھ)۔ **الریاض النضرۃ**۔ بیروت، لبنان: دارالغرب الاسلامی، ١٩٩٦ء۔

١٠٧۔ **طحاوی**، ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ (٢٢٩۔٣٢١ھ/ ٨٥٣۔٩٣٣ء)۔ **شرح معانی الآثار**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٣٩٩ھ۔

١٠٨۔ **طحاوی**، ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ (٢٢٩۔٣٢١ھ/٨٥٣۔٩٣٣ء)۔ **مشکل الآثار**۔ بیروت، لبنان: دار صادر۔

١٠٩۔ **طیالسی،** ابوداؤد سلیمان بن داؤد جارود (١٣٣۔٢٠۴ھ/ ٧٥١۔٨١٩ء)۔ **المسند۔** بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

١١٠۔ **عبد اللہ بن احمد بن حنبل** (٢١٣۔٢٩٠ھ)۔ **السنۃ۔** دمام: دار ابن قیم، ١۴٠٦ھ۔

١١١۔ **عبد بن حمید،** ابو محمد بن نصر الکسی (م ٢۴٩ھ/ ٨٦٣ء)۔ **المسند۔** قاہرہ، مصر: مکتبۃ السنہ، ١۴٠٨ھ/ ١٩٨٨ء۔

١١٢۔ **عبدالرزاق،** ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (١٢٦۔٢١١ھ/ ٧۴۴۔٨٢٦ء)۔ **المصنف۔** بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١۴٠٣ھ۔

١١٣۔ **عجلونی،** ابو الفداء اسماعیل بن محمد بن عبد الهادی بن عبد الغنی جراحی (١٠٨٧۔١١٦٢ھ/ ١٦٧٦۔١٧۴٩ء)۔ **کشف الخفا و مزیل الألباس۔** بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١۴٠٥ھ۔

١١٤۔ **عظیم آبادی،** ابو الطیب محمد شمس الحق۔ **عون المعبود شرح سنن أبی داود۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ١۴١٥ھ۔

١١٥۔ **قرطبی،** ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن محمد بن یحيٰ بن مفرج اُموی (٢٨۴۔٣٨٠ھ/ ٨٩٧۔٩٩٠ء)۔ **الجامع لأحکام القرآن۔** بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

١١٦۔ **قزوینی،** عبدالکریم بن محمد الرافعی۔ **التدوین فی اخبار قزوین۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٩٨٧ء۔

١١٧۔ **قضاعی،** ابو عبد اللہ محمد بن سلامہ بن جعفر (م ۴٥۴ھ)۔ **مسند الشهاب۔** بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١۴٠٧ھ۔

١١٨۔ **کنانی،** احمد بن ابی بکر بن اسماعیل (٧٦٢۔٨۴٠ھ)۔ **مصباح الزجاجۃ فی زوائد ابن ماجۃ۔** بیروت، لبنان، دار العربیۃ، ١۴٠٣ھ۔

١١٩۔ **الالکائی،** ابو قاسم ھبۃ اللہ بن حسن بن منصور (۴۱۸ھ)۔ **شرح أصول إعتقاد أهل السنة والجماعة من الكتاب والسنة وإجماع الصحابة۔** ریاض، سعودی عرب، دار طیبۃ، ۱۴۰۲ھ۔

١٢٠۔ **مالک،** ابن انس بن مالکص بن ابی عامر بن عمرو بن حارث اصبحی (۹۳۔۱۷۹ھ/ ۷۱۲۔۷۹۵ء)۔ **الموطا۔** بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۵ء۔

١٢١۔ **مروزی،** محمد بن نصر بن الحجاج، ابو عبداللہ (۲۰۲۔۲۹۴ھ)۔ **السنة۔** بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ، ۱۴۰۸ھ۔

١٢٢۔ معمر بن راشد الأزدی (۱۵۱ھ)۔ الجامع۔ بیروت، لبنان: المکتب الإسلامی، ۱۴۰۳ھ۔

١٢٣۔ **نعیم بن حماد،** (م۲۸۸ھ)۔ **الفتن۔** قاہرہ، مصر: بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ، ۱۴۰۸ھ۔

١٢٤۔ **مزی،** ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمٰن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علی (۶۵۴۔۷۴۲ھ/ ۱۲۵۶۔۱۳۴۱ء)۔ **تهذيب الكمال۔** بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔

١٢٥۔ **مسلم،** ابن الحجاج قشیری (۲۰۶۔ ۲۶۱ھ/ ۸۲۱۔۸۷۵ء)۔ **الصحيح۔** بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

١٢٦۔ **مقدسی،** محمد بن عبد الواحد حنبلی (م۶۴۳ھ)۔ **الأحاديث المختارة۔** مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبۃ النہضۃ الحدیثیہ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

١٢٧۔ **مقدسی،** محمد بن عبد الواحد حنبلی (م۶۴۳ھ)۔ **الاحاديث المختاره۔** فضائل بیت المقدس۔ شام: دار الفکر، ۱۴۰۵ھ۔

١٢٨۔ **مقرئی،** ابو عمرو عثمان بن سعید دانی (۳۷۱۔۴۴۴ھ)۔ **السنن الواردة فی**

الفتن۔ ریاض: سعودی عرب، ۱۴۱۶ھ۔

۱۲۹۔ **مناوی،** عبدالرؤف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین (۹۵۲۔۱۰۳۱ھ/ ۱۵۴۵۔۱۶۲۱ء)۔ **فیض القدیر شرح الجامع الصغیر**۔ مصر: مکتبہ تجاریہ کبریٰ، ۱۳۵۶ھ۔

۱۳۰۔ **منذری،** ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (۵۸۱۔۶۵۶ھ/ ۱۱۸۵۔۱۲۵۸ء)۔ **الترغیب و الترھیب**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ۔

۱۳۱۔ **نسائی،** احمد بن شعیب (۲۱۵۔۳۰۳ھ/۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۵ء۔

۱۳۲۔ **نسائی،** احمد بن شعیب (۲۱۵۔۳۰۳ھ/۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ **السنن الکبریٰ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء۔

۱۳۳۔ **نسائی،** احمد بن شعیب (۲۱۵۔۳۰۳ھ/۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ **فضائل الصحابۃ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۵ھ۔

۱۳۴۔ **نووی،** ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (۶۳۱۔۶۷۷ھ/۱۲۳۳۔۱۲۷۸ء)۔ **شرح صحیح مسلم**۔ کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ، ۱۳۷۵ھ/ ۱۹۵۶ء۔

۱۳۵۔ **نووی،** ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (۶۳۱۔۶۷۷ھ/۱۲۳۳۔۱۲۷۸ء)۔ **تھذیب الأسماء واللغات**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۹۹۶ء۔

۱۳۶۔ **ھناد،** ھناد بن سری کوفی (۱۵۲۔۲۴۳ھ)۔ **الزھد**۔ کویت: دار الخلفاء للکتاب الإسلامی، ۱۴۰۶ھ۔

۱۳۷۔ **ہیثمی،** نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵۔

www.MinhajBooks.com

۱۴۰۵ء)۔ **مجمع الزوائد**۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

۱۳۸۔ **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵۔ ۱۴۰۵ء)۔ **موارد الظمآن إلی زوائد ابن حبان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

www.MinhajBooks.com

www.MinhajBooks.com

www.MinhajBooks.com

www.MinhajBooks.com

www.MinhajBooks.com